میراثِ خیر

حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی

مرتب

ذوالفقار علی قادری

پیکاک

میراثِ خیر

حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی

فقیر میاں علی محمد قادری

مرتب

ذوالفقار علی قادری

مترجم

ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا

قادری قلم قبیلو

کراچی/لاڑکانہ

پیکاک پرنٹرز و پبلشرز

کراچی

نام کتاب: میراثِ خیر

کلام: حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی

انتخاب: فقیر میاں علی محمد قادری

مترجم: ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا

مرتب: ذوالفقار علی قادری

سالِ اشاعت: مئی ۲۰۱۵ء

کمپوزنگ: ڈاکٹر سیّد ساجد حسین زیدی

لے آؤٹ و سرورق: ظفر آفتاب ابڑو

بہ تعاون: قادری قلم قبیلو لاڑکانہ / کراچی

ناشر: پیکاک پرنٹرز و پبلشرز، کراچی

قیمت: ۳۰۰ روپے

ISBN # 978-969-9543-32-6

کتاب ملنے کا پتہ

پیکاک بک ہاؤس، ۴۰۴ رفیق سینٹر، عبداللہ ہارون روڈ، صدر کراچی سندھ۔

رابطہ نمبر: 021-35682020, 0300-2152634

ذوالفقار علی قادری، کمرشل اسٹریٹ۔5 ڈیفنس فیز۔۴۔ کراچی

رابطہ نمبر: +92-021 35887643, 0333-2286792

ای میل: zulfikarkadri@gmail.com

www.facebook.com/kadrikalamkabeelo

فہرست

- عرضِ ناشر — ڈاکٹر آفتاب ابڑو — ۵
- ابتدائیہ — سید تلمیذ حسنین رضوی — ۹
- پیش لفظ — ذوالفقار علی قادری — ۱۱
- مقدمہ — ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا — ۱۳
- رباعیات حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی — ۳۵

رباعیات

رباعی نمبر	صفحہ نمبر	رباعی نمبر	صفحہ نمبر	رباعی نمبر	صفحہ نمبر
رباعی ۱	۳۶	رباعی ۱۳	۴۸	رباعی ۲۵	۶۰
رباعی ۲	۳۷	رباعی ۱۴	۴۹	رباعی ۲۶	۶۱
رباعی ۳	۳۸	رباعی ۱۵	۵۰	رباعی ۲۷	۶۲
رباعی ۴	۳۹	رباعی ۱۶	۵۱	رباعی ۲۸	۶۳
رباعی ۵	۴۰	رباعی ۱۷	۵۲	رباعی ۲۹	۶۵
رباعی ۶	۴۱	رباعی ۱۸	۵۳	رباعی ۳۰	۶۶
رباعی ۷	۴۲	رباعی ۱۹	۵۴	رباعی ۳۱	۶۷
رباعی ۸	۴۳	رباعی ۲۰	۵۵	رباعی ۳۲	۶۸
رباعی ۹	۴۴	رباعی ۲۱	۵۶	رباعی ۳۳	۶۹
رباعی ۱۰	۴۵	رباعی ۲۲	۵۷	رباعی ۳۴	۷۰
رباعی ۱۱	۴۶	رباعی ۲۳	۵۸	رباعی ۳۵	۷۱
رباعی ۱۲	۴۷	رباعی ۲۴	۵۹	رباعی ۳۶	۷۳

رباعی نمبر	صفحہ نمبر	رباعی نمبر	صفحہ نمبر	رباعی نمبر	صفحہ نمبر
رباعی ۳۷	۷۴	رباعی ۵۸	۹۵	رباعی ۷۹	۱۱۷
رباعی ۳۸	۷۵	رباعی ۵۹	۹۶	رباعی ۸۰	۱۱۸
رباعی ۳۹	۷۶	رباعی ۶۰	۹۷	رباعی ۸۱	۱۱۹
رباعی ۴۰	۷۷	رباعی ۶۱	۹۸	رباعی ۸۲	۱۲۰
رباعی ۴۱	۷۸	رباعی ۶۲	۹۹	رباعی ۸۳	۱۲۱
رباعی ۴۲	۷۹	رباعی ۶۳	۱۰۰	رباعی ۸۴	۱۲۲
رباعی ۴۳	۸۰	رباعی ۶۴	۱۰۱	رباعی ۸۵	۱۲۳
رباعی ۴۴	۸۱	رباعی ۶۵	۱۰۲	رباعی ۸۶	۱۲۴
رباعی ۴۵	۸۲	رباعی ۶۶	۱۰۳	رباعی ۸۷	۱۲۵
رباعی ۴۶	۸۳	رباعی ۶۷	۱۰۴	رباعی ۸۸	۱۲۶
رباعی ۴۷	۸۴	رباعی ۶۸	۱۰۴	رباعی ۸۹	۱۲۷
رباعی ۴۸	۸۵	رباعی ۶۹	۱۰۶	رباعی ۹۰	۱۲۸
رباعی ۴۹	۸۶	رباعی ۷۰	۱۰۸	رباعی ۹۱	۱۲۹
رباعی ۵۰	۸۷	رباعی ۷۱	۱۰۹	رباعی ۹۲	۱۳۰
رباعی ۵۱	۸۸	رباعی ۷۲	۱۱۰	رباعی ۹۳	۱۳۱
رباعی ۵۲	۸۹	رباعی ۷۳	۱۱۱	رباعی ۹۴	۱۳۲
رباعی ۵۳	۹۰	رباعی ۷۴	۱۱۲	رباعی ۹۵	۱۳۳
رباعی ۵۴	۹۱	رباعی ۷۵	۱۱۳	رباعی ۹۶	۱۳۴
رباعی ۵۵	۹۲	رباعی ۷۶	۱۱۴	رباعی ۹۷	۱۳۵
رباعی ۵۶	۹۳	رباعی ۷۷	۱۱۵		
رباعی ۵۷	۹۴	رباعی ۷۸	۱۱۶		

عرض ناشر

زیر نظر کتاب ''میراث خیر'' ابو سعید ابوالخیر خراسانی کی ۷۴ منتخب رباعیات کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل ایک لاجواب تصنیف ہے، جو پانچویں صدی ہجری میں تحریر ہوئی۔ اس عہد میں فارسی زبان کو ایران، سینٹرل ایشیا اور برصغیر میں بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اس دور کے معروف علماء، ادباء و شعراء فارسی زبان میں شعر و سخن تحریر کیا کرتے تھے۔ مکتب اور مدارس کے ساتھ ''شاہی دربار'' کو اس ضمن میں خاصی اہمیت حاصل تھی جہاں مختلف فکر کے علماء و مشائخ طویل مباحث کے بعد تحقیقی تصانیف ترتیب دیتے تھے۔ صرف غزنی میں سلطان محمود غزنوی کے دربار میں بیک وقت ۴۰۰ اکابرین موجود رہتے تھے۔ جو معاصر ادب کا نہ صرف مطالعہ کرتے تھے بلکہ ان پر تنقیدی نگاہ بھی رکھتے تھے۔

معروف سیاح ابو ریحان البیرونی، سلطان محمود غزنوی کی خصوصی دعوت پر غزنی آئے اور سلطان کے شاہی خرچہ پر ہندوستان کی سیر کی اور ''کتاب الہند'' تحریر کی۔ حکیم مجدد الدین عارف سنائی بھی آپ کی دربار سے وابستہ رہے۔ آپ نے تصوف پر مثنوی ''حدیقت الحقیقت'' تصنیف کی جو مولانا رومی کی مشہور ''مثنوی رومی'' کی اساس بنی۔ اس طرح ابوالخیر حسن کو بھی خوازم سے آپ ساتھ لائے۔ جنہوں نے طب منطق، تصوف اور فلسفے پر ۱۱۵ اہم کتابیں لکھیں۔

اس دور میں سلطان محمود کے آبائی شہر 'نیشاپور' میں کئی خانقاہیں موجود تھیں جن کا تذکرہ کتاب ہذا کی مترجمہ ڈاکٹر فائزہ زہرہ مرزا نے کیا ہے۔ لیکن وہ خانقاہیں اشرفیہ

اور مخصوص فکر کے فقیہوں تک محدود تھیں۔ ابو سعید ابوالخیر نے یہ روایت توڑی اور پہلی مرتبہ خانقاہ کو رجع العام کیا۔ جبکہ آپ نے تصوف کی بنیادی فکر کو سامنے رکھتے ہوئے، اس خانقاہ کی از سرِ نو تعمیر کی۔ آپ 'وحدت الوجود' کے قائل تھے، یہ فکر مولانا رومی کی توسط سے سندھ میں پھیلی، جس میں اللہ اور بندے کے درمیان کے تعلق کی تشریح کی گئی ہے۔ قادری مسلک کے لوگ بھی اس عقیدے سے وابستہ ہیں۔

ابو سعید نے مرشد اور مرید کے لئے دس دس نکات پر مشتمل ایک عملی چارٹر بھی وضع کیا، جن پر عمل پیرا ہونا طرفین کے لئے مشروط تھا۔ محترمہ فائزہ مرزا نے ان نکات کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو قابل توجہ ہیں، ان نکات کو بڑی انہاک سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ابو سعید کا فرمان ہے کہ تصوف بندگی نہیں بلکہ بندہ اور بندہ نواز کے مابین ربط اور ضبط کا نام ہے۔ جس کا بنیادی نقطہ لوگوں سے ملنا، لوگوں میں رہنا اور لوگوں کے دکھ درد کا ادراک رکھنا ہے۔

فارسی شاعری میں مثنوی کا ایک دور تھا۔ جس کو دوام مولانا روم نے بخشا، اس کے بعد 'رباعی' کا دور آتا ہے۔ جسے عمر خیام نے بام عروج پر پہنچایا۔ موصوف ابو سعید ابوالخیر بھی رباعیات کی صنف میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے موضوعات قرآن، حدیث اور اقوالِ اصحاب سے لیئے ہیں۔ آپ نے ان موضوعات کو بڑے عمدہ پیرائے اور بہترین الفاظ میں مرتب کیا ہے۔ جس طرح 'مثنوی رومی' کو پہلوی زبان میں قرآن کی تفسیر تصور کیا جاتا ہے۔ اس طرح ابو سعید بھی اپنی رباعیات کو "خیالِ اطہر" تصور کرتے ہیں۔ آپ نے دنیاوی مسائل کے حل کے لئے رباعیات کو مخصوص کیا ہے۔ مثلاً غربت و افلاس، محبوب، دوست کے وصال، رزق میں فراوانی، راہزنوں سے حفاظت، بیماری، پریشانی، بصری بیماری، مشکلات میں صبر، خلق کو مطیع کرنا وغیرہ کے لیئے بتایا گیا ہے کہ فلاں رباعی فلاں وقت اتنی بار پڑھنی چاہئے۔

ابو سعید کو 'دعا' پر بڑا یقین تھا۔ آپ کا فرمان ہے کہ 'دعا' خدا اور بندے کے

درمیان بلاواسطہ رابطہ ہے، جو لوگ 'دعا' کی اہمیت اور گہرائی کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، وہ وحدانیت پر کامل یقین رکھنے والے لوگ ہیں۔

یہ منتخب شدہ رباعیات سندھی ادب کے باکمال صاحب دیوان شاعر حاجی زوار علی محمد قادری (۱۸۵۶-۱۹۴۰) کی جوہر شناسی، علم و ادب، عقل و دانش کا نتیجہ ہیں جو انکی علمی فضیلت کا کھلا ثبوت ہیں۔ آپ نے جس عمدہ پیرائے میں ان رباعیات کی تشریح کی ہے وہ عدیم المثال ہے۔

''قادری قلم قبیلہ'' سے متعلق عرض کرتا چلوں کہ شمالی سندھ میں قادری خاندان علم و ادب سے گذشتہ دو صدیوں سے وابستہ ہے۔ اس خاندان کی علمی خدمات کا ایک وسیع دائرہ ہے، جس کی ابتدا حضرت سچل سرمست کی فکری ترویج سے ہوتی ہے، جس کے روحِ رواں فقیر میاں محمد صالح قادری تھے۔ چوتھی پیڑھی میں صاحب دیوان شاعر علی محمد قادری صاحب تھے۔ شعر و سخن کے ساتھ اس خاندان کی درس تدریس، صحافت اور افسانوی ادب میں بھی نمایاں خدمات ہیں۔ خاص طور پر جناب الطاف حسین قادری اور ڈاکٹر ایاز حسین قادری کا تو شمار صف اول میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ایاز حسین تو جامعہ کراچی میں سندھی شعبے کے بانی چیئرمین رہے اور شاہ عبداللطیف بھٹائی چیئر کے قیام میں آپ کا کلیدی کردار رہا۔ آپ کا شمار بانیانِ جدید سندھی افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔

قادری قلم قبیلے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ بغیر کسی غرض و غایت اس خاندان کا علم و فضل کا سلسلہ رواں دواں ہے یہ قبیلہ نہ تو کسی گروہ کے فیضور رہا، نہ کسی سے کوئی رقابت، صرف اور صرف علم و ادب کا شیدائی ہے۔ سندھ میں علم کو ترقی و ترویج ان کا نصب العین ہے۔ اس خاندان کو فیض مولیٰ سے ترسیل ہوتی ہے اور یہ بڑی فیاضی کے ساتھ علم و ادب، شعر و سخن کی ترقی و ترویج پر خرچ کرتا رہتا ہے۔ درج ذیل کتب اس بات کا عین ثبوت ہیں۔

''دعائے مشلول''، ''دعائے کمیل''، ''دعائے نور''، ''سفر عقیدت''،

''حسنِ خیال''، ''مجموعہ درد''، ''لالہ رخ''، ''مشعل ایاز''، ''زلف ایاز''، ''سوچیں''، ''گلدستہ مناجعات''، ''دیوانِ قادری''، ''دیوان فقیر''، ''بھلے پار جوں زیارتوں''، ''وقت چوے آؤں بادشاہ''، ''بلودادا'' وغیرہ۔

میں محترم ذوالفقار قادری صاحب کو مبارک باد کا مستحق سمجھتا ہوں جو بذات خود ایک مصنف اور اہل علم باعمل صوفی ہیں، دعا پر یقین رکھتے ہیں اور ایسی اساسی کتب کی اشاعت کا وسیلہ بنے ہیں جو نہ صرف اسلامی فکر کی احیاء کرتیں ہیں بلکہ برصغیر کے علم و ادب پر بھی ان کے دوررس اثرات نظر آتے ہیں۔

اس کار خیر میں اللہ پاک انکو اور ہمت و تقویت عطا کرے کہ ایسی ناپید اور ذہن و قلب کو سکون میسر کرنے والی کتب کی اشاعت و پذیرائی کرتے رہیں، جو ایمان کو تازہ اعتقاد کو پختہ اور دعا کو دوامیں تبدیل کرتی ہیں۔

ڈاکٹر آفتاب ابڑو
چیئرمین
پیکاک پرنٹرز اینڈ پبلشرز

ابتدائیہ

تصوف ایک خاص مسلک اور مخصوص مذہبی عقائد و افکار کا مجموعہ ہے۔ایران میں اسے بہت فروغ حاصل ہوااور ایرانی شعراء نے اسی راہ کواپنایا۔ سلجوقی دور میں ایرانی ادبیات کا احیاء ہوااور شاعری پروان چڑھی اسی دور کے باباطاہر عریان اپنی دوبیتی سے بہت مشہور ہوئے۔اورانھی کے معاصر ابو سعید فضل اللہ بن ابوالخیر ہیں وہ خارانی خراسان کے نواح مہنہ میں ۳۵۷ھ کو پیدا ہوئے،وہیں پر ابتدائی تعلیم حاصل کی اس کے بعد فقہ کی تحصیل کے لیے مرو تشریف لے گئے۔اور یہاں ابو عبداللہ الخسری کی شاگردی اختیار کی۔اسکے بعد انہوں نے اپنے زمانے کے مشہور بزرگوں ابوالفضل حسن سرخسی، ابوالعباس احمد قصاب اور ابوالحسن خرقانی سے معنوی اور روحانی فیض حاصل کیا۔اور مشہور صوفی بزرگ ابوعبدالرحمٰن سُلمی سے سیر وسلوک کی منزلیں طے کیں۔

ابو سعید کو فارسی شاعری کے صوفی شعراء میں اوّلیت اور اقدمیت حاصل ہے۔انکی شاعری اسرار ور موز، صفائے باطن اور طہارت قلب و نظر کے مضامین سے پُر ہے۔ وہ انسان کامل کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ وہ اپنی شاعری میں کبھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کبھی پنجتن پاک کا تذکرہ کرتے نظر آتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں

بحق آن دو گسوی محمد زبون گردان زبر دسان ملرا

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

یارب بمحمد وعلی وزہرا یارب بحسین و حسن وآل عبا
از لطف برآر حاجتم در دوسرا بی منت خلق یاعلی الاعلیٰ

ابو سعید نہایت شیریں مقال واعظ اور بہترین ناصح تھے۔ انکا یہ قول بہت مشہور ہے: ''دل میں جو خواہشات ہیں انہیں نکال دو اور ہاتھ میں جو کچھ ہے دے ڈالو اور جو کچھ تم پر گزرے اسے اللہ کی رضا سمجھو اور حرف شکایت زبان پر نہ لاؤ۔''

وہ اپنی ایک رباعی میں اپنا مسلک بیان کرتے ہیں:

گفتم کہ کرائی تو بدین زیبائی   گفتا خود را کہ من خودم یکتائی
ہم عشقم و عاشقم و ہم معشوقم   ہم آئینہ، ہم جمال، ہم بینائی

حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر خراسانی کی رباعیات کا یہ مجموعہ جو ذوالفقار قادری کے ایک بزرگ حاجی فقیر میاں علی محمد قادری کا مرتب کردہ ہے اس میں منتخب رباعیات ہیں جن کی تعداد ۹۷ ہے جو ان کے حسین و جمیل ذوق کی نشان دہی کرتا ہے۔ ویسے رباعیات ابو سعید کی تعداد ۴۴۳ کے قریب ہے جو متعدد بار ایران، ہندوستان اور پاکستان میں شائع ہوئی ہیں۔ موجودہ رباعیات کا ترجمہ ڈاکٹر فائزہ مرزا نے کیا جو خانوادۂ قلیچ کی مایہ ءِ ناز فرد ہیں اور مبسوط مقدمہ ان کی علمی و فکری بالغ نظری کا عکاس و غماز ہے۔ خداوندِ عالم اس کوشش کو مقبول و منظور فرمائے۔

والسلام

سید تلمیذ حسنین رضوی

نیو جرسی-امریکہ

پیش لفظ

تصوف کو سندھی ثقافت کی روح کہا جاتا ہے۔ تصوف و عرفان سے غیر معمولی وابستگی ہمارے خانوادے کو حاصل رہی ہے۔ یہ والہانہ وابستگی ہمارے پر دادا حاجی میاں علی محمد قادری کی ساری زندگی میں گردش خون کی طرح رہی ہے اور انہوں نے اس ضمن میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ مذکورہ کارنامہ قادری قلم قبیلے کا ضخیم ورثہ ہے۔ رباعیات شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی پر مشتمل یہ مجموعہ اس سلسلے کی روشن کڑی ہے۔

رُباعیات شیخ ابو سعید ابوالخیر کو فارسی ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ آپ کا کلام رباعیات پر مشتمل ہے اور یہ شاعری کی وہ صنف ہے کہ ہر شخص اس وادی میں قدم انداز نہیں ہوتا۔ فارسی شعراء میں عمر خیام کو بہ حیثیتِ رباعی گو شاعر نہایت ارفع مقام حاصل ہے۔

اس مجموعے میں میرے پر دادا زوّار حاجی فقیر میاں علی محمد قادری نے اپنے ذوق اور میلانِ تصوف و عرفان کے اعتبار سے ۹۷ رباعیات کا انتخاب کیا ہے۔ اور ہر رباعی کے آغاز میں اپنے مقصد کے حصول کے لیے اسے پڑھنے کی تاکید کی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اسے کتنی بار پڑھا جائے۔ جہاں رباعی کا آیت سے تعلق ہے اس آیت کی نشان دہی کی گئی ہے اور اسمائے حسنیٰ کی جانب بھی ان رباعیات کے ذریعے توجہ دلائی ہے کہ اگر یہ کام در پیش ہو تو اسے اتنی مرتبہ پڑھا جائے۔ جیسے رباعی نمبر ۲ میں فرماتے ہیں کہ کام کی خرابی اور کشائش کے لیے ہر روز پندرہ مرتبہ یا فتاح کے نام سے پڑھنا کارگر ہو گا۔

مصائب و آلام کے وقت صبر کرنے کے لیے رباعی نمبر ۵۶ کے ذیل میں

تحریر فرماتے ہیں کہ غنی بننے کے لیے اس رباعی کے ساتھ 'یا غنی' و 'یا مغنی' نو مرتبہ پڑھا جائے۔ انہوں نے اپنے مقدمے میں تحریر فرمایا ہے کہ سلطان السالکین مرشد العارفین قطب الاقطاب شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی قدس اللہ سرہ کی رباعیات سعادتوں تک رسائی، رزق کے حصول اور تسخیر قلوب کے لیے بے حد مؤثر ہیں۔ حق اندیشوں نے ان رباعیات سے اسم اعظم کا استخراج کیا ہے۔

میری خواہش پر فارسی زبان کی اسکالر ڈاکٹر فائزہ مرزا نے ان رباعیات کا اردو زبان میں نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا ہے۔ میں تہہ دل سے ان کا اور ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ اس سے قبل بھی میری توسط سے کئی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں اور قبولیت کی سند حاصل کی ہے۔ قادری قلم قبیلو لاڑکانہ / کراچی اور پیاک پرنٹرز و پبلشرز کی جانب سے رباعیات کا یہ نذرانہ پیش خدمت ہے۔

گر قبول افتد زہی عزّ و شرف

ذوالفقار علی قادری
کراچی

۵ مئی ۲۰۱۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

ایران میں سلجوقی حکومت ۴۲۹۔ ۵۵۲ھ تک قائم رہی۔ سطان طغرل (۴۲۹۔ ۴۵۵ھ) الپ ارسلان (۴۵۵۔ ۴۶۵ھ) ملک شاہ (۴۶۵۔ ۴۸۵ھ) اور سلطان سنجر (۵۱۱۔ ۵۵۲ھ) کے ادوار میں شعرا اور فضلا دربار سے وابستہ رہے۔

شاعری کے نقطہ نظر سے یہ دور، دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے حصے میں وہ شعراء آتے ہیں جو سبک خراسانی یعنی سامانی اور غزنوی دور کے شعرا سے متاثر تھے۔ اور انہی کی روشنی کا اتباع کرتے تھے۔ ان میں فخر الدین اسعد گرگانی (م۔ بعد از ۴۴۶ھ) ازرقی ہروی (م، ۴۶۵ھ)، اسدی طوسی (م، ۴۶۵ھ)، عطا بن یعقوب (م، ۴۰۱ھ) قطران تبریزی (م، ۴۶۵ھ)، ناصر خسرو (م، ۴۸۱ھ)، عمعق بخارائی (م، ۵۴۳ھ) مختاری غزنوی (م، ۵۴۴ھ)، صابر ترمزی (م، ۵۳۸۔ ۵۴۲ھ کے درمیان)، رشید الدین محمد وطواط (م، ۵۷۳ھ) محمد سوزنی سمرقندی (م، ۵۶۳ھ) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

دوسرے حصے میں وہ شعراء آتے ہیں جنہوں نے نئے اسلوب کی بنیاد رکھی اور سبک خراسانی سے ہٹ کر سبک عراقی میں داخل ہوئے۔ قصیدہ گو شعرا میں اوحد الدین علی بن اسحق انوری ابیوردی (م، ۵۸۳ھ)، افضل الدین بدیل خاقانی (م، ۵۹۵ھ)، ظہیر الدین فاریابی (م، ۵۹۸ھ)، امیر معزی (م، ۵۱۸ھ) وغیرہ نامور شعرا میں سے ہیں۔

مثنوی سراؤں میں نظامی گنجوی اس اسلوب کے سربرآوردہ نمائندہ ہیں، دور سلاجقہ میں رباعی گوئی کو بھی ایک اہم مقام ملا۔ عمر خیام، باباطاہر عریاں، خواجہ عبداللہ

انصاری، اور ابو سعید ابوالخیر اس دور کے وہ نمایاں رباعی گو شعرا ہیں جنہوں نے رباعی میں تصوف و عرفان کے مضامین داخل کر کے ایک نئے جذبے کو اجاگر کیا۔

ابو سعید ابوالخیر

ابو سعید ابوالخیر چوتھی اور پانچویں صدی (ہجری) کے مشہور فارسی شاعر اور عارف بزرگ ہیں

نام: شیخ ابو سعید فضل اللہ بن ابوالخیر

ولادت: وہ ابیورد اور سرخس کے درمیان واقع مقام ''مَیہنہ'' میں جو آج کل ترکمنستان میں واقع ہے یکم ماہ محرم ۳۵۷ھ میں پیدا ہوئے۔

والد کا پیشہ: ان کے والد پیشہ کے لحاظ سے دوا فروش تھے۔

تعلیم: ابو سعید ابتدائی تعلیم کے بعد روحانی تربیت کے لیے ابوالقاسم بشر یاسین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور روحانی تربیت حاصل کی۔

فقہ کی تعلیم: ابو سعید بچپن میں اپنے والد کے ساتھ صوفیا کی مجالس میں جاتے تھے اور یہیں سے ان کا میلان تصوف کی طرف ہوا۔ اُنہوں نے شافعی فقہ کی تعلیم ''مرو'' میں ''ابو عبداللہ الحصری'' اور ''ابو بکر القفال'' سے حاصل کی۔

علوم قرآن کی تعلیم: ابو سعید نے سرخس ہی میں علوم القرآن، تفسیر اور حدیث کی تعلیم ''ابو علی طاہر'' سے حاصل کی جو معتزلی فکر کے شدید مخالف تھے۔

تصوف کی تعلیم: شیخ ابو سعید نے تصوف کی تعلیم سرخس میں ہی صوفی ''ابوالفضل محمد بن حسن السرخسی'' کی خدمت میں حاصل کی اور ان کے ارادتمند ہو گئے۔

پہلا خرقہ: ان کا پہلا خرقہ مشہور صوفی ''السلمیٰ'' کا عطا کردہ تھا۔

دوسرا خرقہ: دوسرا خرقہ انہیں ''ابو العباس قصاب'' نے ''آمل'' میں عطا کیا تھا۔ ابو سعید کچھ عرصہ ابوالعباس قصاب کے پاس ''آمل'' میں ٹھہرے اور پھر ''میہنہ''

لوٹ آئے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔

وفات: ابوسعید نے اپنی زندگی کے بیشتر ایام اپنے مولد "میہنہ" ہی میں بسر کیے اور اُنہوں نے ۸۳ سال کی عمر پاکر ۴۴۰ھ میں وفات پائی اور میہنہ ہی میں دفن ہوئے۔

کتاب اسرار التوحید: کتاب "اسرار التوحید فی مقامات شیخ ابوسعید"۔ شیخ ابوسعید کے پوتے "محمد بن منور" نے لکھی ہے جس میں ابوسعید ابوالخیر کی زندگی کے حالات تفصیل سے درج ہیں۔ ڈاکٹر محمد رضا شفیعی کدکنی نے اس کتاب پر ایک مفصل مقدمہ لکھ کر اسے تہران سے ۱۳۶۶ھ میں زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔

ابوسعید ابوالخیر کی شخصیت: ابوسعید کی شخصیت صوفیانہ اخلاق سے رچی بسی تھی۔ وہ ہمیشہ عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے، کم کھاتے، کم بات کرتے، اور کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لیتے کہ خلل واقع نہ ہو۔ مہینوں پہاڑوں میں گزارتے اور شرعی احکام کی پابندی اور اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے تھے۔ وہ نہایت حلیم الطبع، نرم دل اور ہمدرد تھے اور خلائق کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔

ترک خود بینی و فروتنی: شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

تواضع سر رفعت افرازدت
تکبر بہ خاک اندر اندازدت (۱)

ابوسعید ابوالخیر کے کلام کی خوبی اور ہنر آفرینی اس بات میں ہے کہ وہ روزمرہ واقعات میں سے ایسے پتے کی بات اخذ کرتے تھے جو ان کے مریدوں کے لیے ایک درس ہوتا تھا اور یہی سادہ اور بے کار نظر آنے والی باتیں ان کے لیے اعلیٰ معانی اور مطالب کی حامل ہوتی تھیں۔ ابوسعید کی تعلیمات ایک سادہ زندگی اور روزمرہ محاوروں اور گفتگو سے نکلتی ہیں۔ وہ سوال کرنے والوں کو خود ان کے کیے ہوئے سوالات سے جوابات دیتے تھے۔ ایک دن ایک درویش ان کے پاس آیا اور کہنے لگا اے شیخ! میں نے بہت سفر کیے ہیں اور پیر گھسائے ہیں، نہ میں آسودہ ہوں اور نہ کسی اور کو آسودہ پایا ہے۔ شیخ نے کہا "اس

میں تعجب نہیں کہ تو نے مسافرت کی اور اپنا مقصد پالیا۔ اگر تو اس سفر میں ذرہ برابر بھی خود کو بھلا دیتا تو تو خود بھی آسودہ رہتا اور دوسرے بھی تیرے لیے آسودگی فراہم کرتے۔ آدمی کا زندان، اس کا وجود ہے کہ جب اس نے اس زندان سے قدم باہر نکالا تو اپنا مقصد پالیا۔ (۲) شیخ ابوسعید ریاکاری سے دور تھے، ان کا عقیدہ تھا کہ جب تک انسان خود بینی اور خود پسندی کو ترک نہیں کرتا وہ راہ راست یا صراط مستقیم پر نہیں چل سکتا۔ وہ کہتے ہیں:

تا با توی ترا بدین حرف چہ کار

کاین آب حیات است ز آدم بیزار (۳)

صداقت و اخلاص: شیخ ابوسعید ابوالخیر پیکرِ اخلاص تھے۔ ان کی عبادت صرف خدائے واحد و یکتا کے لیے تھی۔ قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ہوتا ہے۔

''هُوَالحَیُّ لَا اِلٰهَ الا هُو فَادْعُوهُ مُخلِصِینَ لَهُ الدِّینَ اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِینَ'' (۴)

(ترجمہ) وہ زندہ ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو اسی کی عبادت کرکے اس سے دُعا مانگو۔ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

ابوسعید کا ہر قول حق و صداقت پر مبنی تھا۔ وہ جس حقیقت کو بیان کرتے تھے اس میں خود پرستی، جاہ طلبی اور ریاکاری کا شائبہ بھی نہ تھا اور تملق و چاپلوسی سے ان کی گفتگو پاک تھی۔ ان کا وجود سورج کی طرح روشن اور دلپذیر تھا اسی وجہ سے ان کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات دل میں اُتر جاتی تھی اور روح کی طمانیت اور خوش دلی کا باعث بنتی تھی۔

دریادلی اور تحمل: آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عمل اور بردباری کی پیروی کرتے ہوئے ابوسعید لوگوں کو اپنی جانب جذب کرتے تھے اور گمراہوں کی مدد کرتے تھے۔ لوگ اُسی کے پاس آتے ہیں جو اُن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا اور ان کے عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''وَاِن تَصبِرُوا وَتَتَّقُوا فَاِنَّ ذَالِکَ مِن عَزمِ الاُمُورِ'' (۵)

(ترجمہ) ''اگر تم ان مصیبتوں کو جھیل جاؤ گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو بے شک

یہ بڑی ہمت کا کام ہے" ۔ایک اور جگہ ارشاد رب العزت ہے۔

"وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ "(۶)

(ترجمہ)"اور اے رسولؐ ہم نے تم کو سارے جہان کے لوگوں کے حق میں از سر تا پا رحمت بنا کر بھیجا۔ "

ابو سعید بھی اپنے مخالفوں کی دل جوئی کرنے اور برا بھلا کہنے والوں سے نیک سلوک کرنے کی وجہ سے دوستی اور شفقت کی فضا کو برقرار رکھنے اور دشمنوں کو دوست بنانے میں کامیاب رہے۔

اجتماع میں رہتے ہوئے خدا سے غافل نہ ہونا: ابو سعید کے نزدیک ایک حقیقی عارف وہی ہے جو معاشرے میں لوگوں کے درمیان رہتے ہوئے ایک لحہ بھی اللہ سے غافل نہ رہے۔ شیخ سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے۔اُنہوں نے کہا یہ آسان ہے،ان باتوں کی کوئی زیادہ اہمیت نہیں ہے حقیقی عارف وہ ہے جو لوگوں کے درمیان اُٹھے، بیٹھے، سوئے، کھائے، پیے اور بازاروں میں خرید و فروخت کرے،لوگوں کی دادرسی کرے اور ان کے ساتھ گھل مل جائے۔ لیکن وہ ایک لحہ بھی خدا سے غافل نہ رہے۔(۷)

ابو سعید خانقاہی نظام کا بانی: خانقاہوں کے بننے سے پہلے تاریخ میں صوفیوں اور عارفوں کے مراکز کو"رباط"۔"زاویہ"۔"دویرہ" "لنگر" اور "تکیہ" کہتے تھے۔(۸) کہا جاتا ہے کہ خانقاہ فارسی لفظ "خانہ گاہ" کا معرب ہے اور مسلمان صوفیوں کے درمیان رائج ہونے سے پہلے مانوی مذہب کی عبادت گاہ کے لیے استعمال ہوا جیسا کہ حدود العالم کا مؤلف لکھتا ہے۔

"سمرقند شہری است بزرگ و آبادان۔۔۔۔ و اندروی خانگاہ مانویان است"(۹)

خواجہ عبداللہ انصاری کے مطابق پہلی خانقاہ جو اسلام میں بنائی گئی وہ "رملہ" شام میں تھی۔(۱۰)

دوسری صدی ہجری کے وسط سے چوتھی صدی ہجری تک اگرچہ بعض

کتابوں میں صوفیوں کے مراکز 'رباط' اور 'دویرہ' کا تذکرہ ملتا ہے لیکن کسی خاص خانقاہی نظام یا آئین کی جانب اشارہ نہیں ملتا۔ چوتھی صدی کے اواخر میں خراسان بزرگ، فارس اور عراق میں کئی خانقاہیں بنائی گئیں اور پانچویں صدی ہجری میں خانقاہیں عرفانی نظام تعلیم و تربیت کا مرکز بن گئیں اور پھر آہستہ آہستہ وقف شدہ مقامات خانقاہوں میں شامل ہوتے گئے۔ ان خانقاہوں میں ابوسعید ابوالخیر کی خانقاہ نیشاپور میں ایک رسمی اور مکمل خانقاہ کے طور پر سامنے آئی۔ (۱۱)

اگرچہ ابوسعید کے زمانے یا اس سے پہلے خراسان کے گرد و نواح اور خصوصاً نیشاپور میں خانقاہیں بنائی گئی تھیں جیسے۔ خانقاہ ابو عبد الرحمان سلمی، خانقاہ امام قشیری، خانقاہ ابو علی طوسی، اور خانقاہ کرامیان لیکن سب سے پہلی رسمی خانقاہ ابوسعید ابوالخیر کی تھی جہاں عرفا کسی خاص نظم و ترتیب کے تحت عمل پیرا ہوتے تھے۔ (۱۲)

آثار البلاد کا مولف لکھتا ہے کہ "ابوسعید ابوالخیر وہ پہلا شخص ہے جس نے خانقاہی نظام بنایا۔ دن میں دو مرتبہ دستر خوان لگانے اور صوفیا کرام کے اطوار و آداب بھی ابوسعید سے منسوب ہیں۔ وہ تصوف کے آداب اور طور طریقوں کے بانی ہیں، تمام مشائخ صوفیہ ان کے شاگرد ہیں اور ان کے اطوار و آداب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اخذ کیے گئے ہیں۔ (۱۳)

ان کی نظر میں خانقاہ کو کسی قسم کی بھی مراعات ملے تو وہ مکمل طور پر صَرف کی جائے اور خانقاہ کا دروازہ مسافروں پر ہمیشہ کھلا رہنا چاہیے اور اس میں چراغ جلتا رہنا چاہیے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ جو شخص بھی خانقاہ میں آتا ہے وہ اپنا رزق ساتھ لاتا ہے۔ (۱۴)

ان کا دوسرا اصول مرید صادق اور مراد حقیقی کی نسبت ہے۔ ابوسعید پیر کو مراد حقیقی جانتے ہیں جس میں کم از کم یہ دس خاصیتیں ہونی چاہییں:

(۱)۔ ایسا پیر ہو جس کے مرید بھی ہوں۔

(۲)۔ ایسا راستہ بتائے جو دیکھا جائے۔

(۳)۔ مہذب اور مودب ہوتا کہ مودب بنایا جاسکے۔
(۴)۔ بے خطر اور سخی ہوتا کہ مال مریدوں کو دے سکے۔
(۵)۔ مرید کے مال سے آزاد ہوتا کہ اُسے اپنے لیے ضرورت نہ پڑے۔
(۶)۔ اگر اشاروں کنایوں میں نصیحت کر سکتا ہے تو عبارت آرائی نہ کرے۔
(۷)۔ اگر طریقے سے مرید کو ادب سکھا سکتا ہو تو سکھائے، سختی اور غصہ نہ کرے۔
(۸)۔ جو کچھ کہے پہلے خود اس پر عمل کرے۔
(۹)۔ جس چیز سے منع کرے اس سے خود بھی باز رہے۔
(۱۰)۔ جس مرید کو اللہ کی رضا کے لیے منتخب کرے اسے لوگوں کے کہنے پر رد نہ کرے۔

جب ایک پیر ایسے اخلاق سے آراستہ ہوگا تو اس کا مرید سوائے راہ حق و صداقت کے کسی اور راستے پر نہیں چلے گا۔ جو صفتیں کسی مرید میں نظر آتی ہیں وہ در حقیقت اس پیر کے ہی اوصاف ہیں۔ جس طرح شیخ ابو سعید نے ایک پیر کے اوصاف بتائے ہیں۔اس طرح ان کا کہنا ہے کہ ایک حقیقی مرید میں کم از کم یہ دس صفتیں ہونی چاہییں:

(۱)۔ وہ ہوشیار ہو، تاکہ پیر کے رمز و اشارات سمجھ سکے۔
(۲)۔ جسم کا مطیع نہ ہو، تاکہ پیر کا فرماں بردار رہے۔
(۳)۔ اس کی قوتِ سماعت تیز ہونی چاہیے تاکہ پیر کی گفتگو سمجھ سکے۔
(۴)۔ ایک مرید کا دل روشن ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے پیر کی بزرگی اور اس کا مرتبہ جان سکے۔
(۵)۔ اُسے سچا ہونا چاہیے تاکہ جو بھی خبر دے وہ سچ پر مبنی ہو۔
(۶)۔ وعدے کا پکا ہو، تاکہ جو کہے اُسے وفا کرے۔
(۷)۔ آزاد مرد ہو، تاکہ جو کچھ اس کے پاس ہو اُس سے دریغ نہ کرے۔
(۸)۔ وہ راز دار ہو۔
(۹)۔ نصیحت سننے والا ہو، تاکہ پیر کی نصیحتوں پر عمل کرے۔

(۱۰) ۔ عیّار یعنی جوان مرد ہو، تاکہ اپنی جان اس راہ میں قربان کر سکے۔
اگر مرید ان اوصاف کا حامل ہوگا تو پیر کا مقصدِ طریقت اس سے جلدی حاصل ہو گا۔ (۱۵)

اس کے علاوہ خانقاہ میں آنے والے مسافروں اور وہاں رہنے والوں کے لیے اُنہوں نے کچھ اصول بنائے جن کی پیروی ان کے بعد آنے والے صوفیا حضرات نے کی۔
ان کا کہنا تھا کہ خانقاہ میں کوئی بھی مسافر تین دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا چاہے وہ مہمان بو علی سینا ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۶)

ابو سعید کو جہاں کہیں خوشی نصیب ہوئی فوراً پا کوبی اور دست افشانی شروع کر دیتے۔ ان کے لیے سماع ایک قسم کی عبادت تھی۔ خانقاہ میں شعر خوانی، غزل خوانی عام تھی۔ یہاں تک کہ کئی فقہا نے اس کی مخالفت بھی کی۔ (۱۷)

وہ مریدوں کو روزانہ اوراد اور وظائف پڑھنے کے لیے دیتے۔ خانقاہ میں رہنے والے مسافروں کے اوقاتِ فراغت کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا ایک علم آموزی، دوسرا ذکر گوئی اور دوسروں کی خدمت کرنا اور انہیں آرام پہنچانا تیسرا کسبِ کار۔ (۱۸)

ان کی خانقاہ میں شہر کے عام آدمی سے لے کر رئیسِ شہر تک ان کی مجلس میں شریک ہوتے تھے اور ان سے کسبِ فیض کرتے تھے۔

شیخ ابو سعید کا ذوقِ سماع: ابو سعید سماع کے دلدادہ تھے۔ بعض علما و عُرفا کو ان کی محفل آرائی پر اعتراض تھا۔ اُنہوں نے مندرجہ ذیل رباعی میں اس کے جواز میں دلائل دیے ہیں:

صوفی بہ سماع سر ازان افشاند تا آتش خویشتن دمی بنشاند
عاقل است کہ دایہ گہوارۂ طفل از بہر سکون طفل می جنباند (۱۹)

ابو سعید فرماتے ہیں: ''سماع ھر کس رنگ روزگار وی دارد'' (۲۰)
(ترجمہ) ''ہر ایک کے سماع میں اس کے زمانے کا رنگ ہے''۔

شیخ ابو سعید ابوالخیر کے ہاں محفل سماع چل رہی تھی کہ نماز ظہر کی اذان ہوئی۔ محفل میں موجود عالم شرع شیخ خواجہ محمد قائمنی نے نماز کے لیے پکارا۔ مگر درویشوں کا سلسلہء رقص بند نہ ہوا۔

خود ابو سعید نے کہا ''ہم نماز میں ہیں'' یہ سُن کر خواجہ نماز باجماعت کے لیے چلے گئے۔ اس پر شیخ ابو سعید نے کہا ''باوجود مثالی عالم ہونے کے تصوف سے ذرہ بھر بھی واقف نہیں۔''(۲۱)

ابو سعید کی رباعی گوئی: ابو سعید وہ پہلے صوفی ہیں جنہوں نے صوفیانہ اسرار و رموز اور عاشقانہ واردات کے لیے رباعی کو ذریعہ اظہار بنایا۔ (۲۲)

ڈاکٹر ظہور الدین احمد ایک پاکستانی محقق اور فارسی ادب پر گہری نظر رکھنے والے دانشمند اپنی کتاب ایرانی ادب میں ابو سعید کی رباعیات کے حوالے سے یوں لکھتے ہیں۔

ہرمین ایتھے (۲۳) نے مختلف تذکروں سے جمع کر کے ۹۲ رباعیات پر مشتمل ایک مجموعہ شائع کیا۔ نکلسن نے اسی شبہے کا اظہار کیا تھا کہ مطبوعہ رباعیات ابو سعید کی اپنی نہیں بلکہ دوسروں کی ہیں۔ ''حالات و سخنان ابی سعید ابی الخیر'' مؤلفہ محمد بن ابو روح لطف اللہ میں صرف دو رباعیات مذکور ہیں۔ ابو سعید کے پوتے محمد بن منور نے ''اسرار التوحید'' میں لکھا ہے کہ اس کے دادا شعر نہیں کہتے تھے۔ اُس نے صرف ''ایک رباعی اور ایک فرد'' ان کی تصنیف بتایا ہے۔ ابو سعید کے شاعر ہونے کی ایک شہادت ان کے قریب العصر صوفی عین القضاۃ ہمدانی کی ہے جس نے اپنی کتاب ''تمہیدات'' میں تین اشعار نقل کیے ہیں۔ لاہور کی مطبوعہ رباعیات کی تعداد ۴۴۵ ہے، جن میں سے کچھ رباعیاں دیوان جامی میں ملتی ہیں۔ تین رباعیاں ایسی ہیں جن میں اہل تشیع کے مذہب کا اظہار ملتا ہے۔ یعنی حضرت علیؑ کو وصیِ رسول اللہ ﷺ کہا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ شیخ ابو سعید شیعہ نہیں تھے وہ فقہ شافعی کے متبع تھے۔ (۲۴)

ایران کے ایک مقرر اور عرفانیات کے ماہر ڈاکٹر محمد حسین الٰہی قمشہ ای کہتے

ہیں کہ ''ابو سعید ابوالخیر سے منسوب رباعیات جو خانقاہوں اور اہل معرفت کی زبان پر جاری اور ان کے دل و نظر کو منور کرنے والی ہیں اہل تحقیق کے نزدیک تردد کا شکار ہیں، لیکن اکثر رباعیات جو ہر عرفان اسلامی اور روایات و حکایات سے بھرپور ہیں جو ابو سعید کی فکر اور ان کی زندگی سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہیں اور ان رباعیوں میں بنیادی اسلامی اخلاق منعکس ہوتے ہیں۔(۲۵)

ابو سعید کی رباعیات میں مندرجہ ذیل موضوعات نظر آتے ہیں۔

(۱) خدا آگاہی: اسلامی عرفانی تعلیمات کی اصل بنیاد جہانِ ہستی میں خدا کے وجود کا احساس ہے یہی احساس انسان کو ہر برے عمل سے روکتا ہے۔ ابو سعید کی بہت سی رباعیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے دُعائیں مانگی گئی ہیں۔ اپنی کوتاہیوں اور بے عملیوں کا اعتراف کر کے مغفرت کے لیے دُعا کی گئی ہے اور توجہ کی توفیق مانگی گئی ہے۔

غمنا کم و از در تو با غم نروم(۲۶) جز شاد و اُمیدوار و خرم نروم
از درگہ ہچو تو کریمی ھرگز نومید کسی نرفت و من ہم نروم(۲۷)

(۲) انسان آگاہی: اسلامی عرفان کی رو سے انسان خدا کا خلیفہ ہے اور وہ تمام اسماء اور مراتب مجرد سے آگاہ ہے ''تاجِ کرّمنا'' اس کے سر پر ہے اور وہ عالمِ بحر و بر میں سیر کرتا ہے اور فرشتے اس کے آگے سجدہ ریز ہیں۔ اس کی جان روحِ خدا ہے۔ اخلاقی درستی کے لیے انسان کو اپنی ذات سے آگاہی ضروری ہے کیونکہ جب انسان اپنی ذات اور اپنے وجود کی عظمت کے بارے میں مطلع ہو گا تو وہ ہر بُرے کام سے جسے حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، اسے اپنی شان سے کمتر پائے گا اور اس بدی سے اجتناب کرے گا۔ ابو سعید کے نزدیک خدا کے نیک بندے کسی اور ہی مٹی سے بنے ہیں۔ اور وہ دونوں جہانوں سے آزاد ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

مردان خدا ز خاکدان دگرند　　مُرغان ہوا ز آشیان دگرند
منگر تو ازین چشم بدیشان کایشان　　فارغ ز دو کون و در مکان دگرند (۲۸)

(۳) دنیا کی بے ثباتی اور عبرتناک انجام: ابو سعید کی رباعیوں میں دُنیا کی بے ثباتی اور انسان کو عبرتناک انجام سے آگاہی کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ بعد میں یہی فکر عمر خیام کی رباعیات کا ایک جز تخیل بن گئی اور وہ کہتے ہیں:

چون حاصل عمر تو فریبی و رمی است　　زو داو مکن گرت بہ ہر دم ستمی است
مغرور مشو بہ خود کہ اصل من و تو　　گردی و شراری و نسیمی و نمی است (۲۹)

(۴) عقیدۂ وحدت الوجود: ابو سعید وحدت الوجود ''یا ہمہ اوست'' کے قائل تھے۔ اُنھوں نے ایک مرتبہ جوش میں آکے کہا تھا ''اللہ فی جُبّتی'' اور پھر اُنگلی سے جُبہ میں سوراخ کر کے بتایا کہ اندر موجود ہے۔

گفتم کہ کرائی تو بدین زیبائی　　گفتا خود را کہ من خودم یکتائی
ہم عشقم و ہم عاشق و ہم معشوقم　　ہم آینہ ہم جمال و ہم بینائی (۳۰)

(۵) دُعا اور التجا: ابو سعید نے بہت سی رباعیات میں اللہ کو مخاطب کر کے دُعائیں مانگی ہیں۔ وہ بلاؤں کو دور کرنے اور نفسانی خواہشات پر غلبہ پانے کے لیے یوں کہتے ہیں۔

خداوندا بگردانی بلا را　　ازین آفت نگہداری تو مارا
بہ حقِ آن دو گیسوی محمدؐ　　زبون گردان زبردستان مارا (۳۱)

اسی طرح ایک اور جگہ اپنی کوتاہیوں اور بے عملیوں کا اعتراف کر کے مغفرت کے لیے دُعا کی گئی ہے اور توجہ اور مدد مانگی گئی ہے۔ ان کی ایک رباعی ہے۔

مجنون و پریشان توام دستم گیر　　سرگشتہ و حیران توام دستم گیر
ہر بی سرو پا چو دستگیری دارد　　من بی سرو سامان توام دستم گیر (۳۲)

شعر فارسی میں کہا جو یوں ہے:

نشستہ بر درت این داد خواہت
ز مدّتھا بہ اُمید نگاہت

شعر کا مقطع یہ ہے:

بیا ای قادریؔ بی خود ز خود شو
بہ جز مستی در اینجا نیست راحت

اس غزل کی اس قدر دھوم مچی کہ لاڑکانہ میں ہر طرف شیرینی تقسیم کی گئی اور میاں غلام محمد کا سَر فخر سے بلند ہو گیا اور اُنہوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اُن کے خاندان میں ایک برجستہ شاعر کا اضافہ ہوا ہے۔ اس عزت افزائی سے میاں علی محمد قادریؔ کے حوصلے بلند ہو گئے اور وہ کچھ عرصے تک فارسی زبان میں شعر کہتے رہے۔ پھر ان کی طبیعت سندھی شعر گوئی کی طرف مائل ہوئی اور ان کا سندھی دیوان دو مرتبہ ۱۹۴۰ء اور ۲۰۰۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا۔ وہ قادری سلسلے کے سجادہ نشیں بھی ہوئے اور اُنہوں نے عام لوگوں کو فیض پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنا علمی ذوق بھی جاری رکھا۔

آپ کی تصنیفات:

(۱) حسن و عشق: یہ ایک منظوم داستان ہے جو منشی پوکرداس پبلیکیشن شکارپور کی جانب سے ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔

(۲) "لیلیٰ مجنوں: یہ معروف عشقیہ داستان کئی زبانوں میں منظوم صورت میں چھپ چکی ہے، میاں علی محمد قادریؔ نے بھی اس داستان کو سندھی زبان میں منظوم کیا ہے۔ یہ کتاب ان کے ادبی ارتقا کا ایک شاہکار ہے۔

(۳) واسوختہ: یہ ایک منظوم سندھی مسدس ہے جس میں عشق و وارفتگی کا بھرپور

اظہار کیا گیا ہے۔ سندھی زبان میں میاں علی محمد قادریؒ وہ پہلے شاعر ہیں جنہوں نے واسوختہ شاعری کا آغاز کیا ہے۔

(۴) گلدستہء نعت قادریؒ: یہ اُن کے سندھی نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ نعتیں دیوان قادریؒ سے استخراج کی گئی ہیں اور اس مجموعے میں حضرت فقیر میاں غلام محمد قادری متخلص بہ ''گدا'' کی دو مناجات بھی شامل کی گئی ہیں جو فقیر علی محمد قادریؒ کے اُستاد اور میاں محمد صالحؒ کے فرزند تھے۔ ان کا ذکر مؤلف کے شرح احوال میں آچکا ہے۔

(۵) دیوان قادریؒ: یہ میاں علی محمد قادری کا سندھی دیوان ہے جس میں غزلوں کے علاوہ، مستزاد، مخمس، مسدس، مثلث، قصیدہ، سلام، سی حرفی، قطعات، رباعیات بھی شامل ہیں اور آخر میں کچھ فارسی غزلیں بھی دی گئی ہیں۔

ہر غزل کے آغاز میں اس کا عروضی وزن اور بحر کا نام شاعر نے پڑھنے والوں کی آسانی کے لیے دے دیا ہے اور دیوان کے آخر میں مشکل الفاظ کے معنی بھی میاں علی محمد قادریؒ کے ہی دیے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ علمِ عروض کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

(۶) سفر نامے: میاں علی محمد قادریؒ چار مرتبہ جنوری ۱۹۲۴ء، اکتوبر ۱۹۲۴ء، مارچ ۱۹۲۵ء، اور ۱۹۲۶ء میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارات کو گئے۔ اُنہوں نے ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۶ء میں کیے گئے سفر کی روداد سفر نامے کے طور پر قلم بند کی۔ اس سفر نامے میں انہوں نے سفر کے دوران اپنے کہے ہوئے اشعار بھی قلمبند کیے ہیں جن سے سفر نامے کے متن میں اور بھی جاذبیت پیدا ہو گئی ہے۔

اب تک جن تصنیفات کا ذکر کیا گیا ہے وہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، لیکن ان کے علاوہ بھی فلسفے، ادب اور عرفان کے موضوعات پر ان کی دیگر کتب اس خاندان کے ذاتی کتب خانے میں منتظر طبع و نشر ہیں۔ اسی گنجینہ قادری میں سے دیوان حضرت امام سجاد علیہ السلام بھی ہے جو شائع ہو چکا ہے اور اس کی بڑی پذیرائی بھی ہوئی ہے۔

کچھ نسخۂ رباعیات ابو سعید کے بارے میں: میاں علی محمد قادریؒ جو خود علم تصوف و عرفان کے ماہر، عارفِ کامل اور سلسلہء قادریہ کے سجادہ نشیں تھے، فارسی زبان وادب اور شاعری سے ایک خاص دلچسپی اور لگاؤ رکھتے تھے۔ صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے کلام کو لوگ بڑی عزت واحترام سے دیکھتے تھے اور دیکھتے ہیں اور ان کے اشعار کو بڑی عقیدت سے پڑھتے بھی ہیں۔ بعض محفلوں اور خانقاہوں میں تو صوفیا کے اشعار کسی خاص مشکل کو حل کرنے کے لیے مناجات کے طور پر بھی پڑھے جاتے ہیں۔ ابو سعید ابو الخیر کی رباعیات کو بھی کچھ یہی درجہ حاصل تھا اور ان کی رباعیاں، مزاروں، درگاہوں، مسجدوں اور مقدس مقامات کے در و دیوار کی زینت بنی رہتی تھیں اور اب بھی کئی مساجد اور درگاہوں کی دیواروں پر یہ خوبصورت نقش ونگار کے ساتھ کندہ کی جاتی ہیں۔

میاں علی محمد قادریؒ کے پر پوتے جناب ذوالفقار علی قادریؒ کے بقول میاں صاحب نے اپنے شعری ذوق کے مطابق دورانِ سفر حجاز، عراق، بغداد، کربلا، نجف، کاظمین، سامرہ کے تاریخی مقامات، عمارات و مساجد میں ابو سعید کی رباعیات لکھی ہوئی دیکھیں اور وہ انہیں یادداشت میں محفوظ کرتے گئے اور ۹۷ رباعیات کا ایک مجموعہ تیار کر لیا۔ مجموعے کی آخری رباعی کے ساتھ یہ عبارت لکھی ہوئی ہے:

"این نسخہ رابہ حضور مرقد شریف قطب الاقطاب محبوب ربانی غوث سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نوشتہ شد" اَللّٰھُمَّ اغفر لِکَاتِبِہٖ وَالْجَمِیعِ اِلْمُؤمِنِینِ وَ اَلمؤمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِینَ وَ الْمُسْلِمَاتِ اَلاِحْیاءَ مِنْھُمْ وَ الْاَمْوَات بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِین۔ ۱۳۱۲ھ"

اس مجموعے کے مقدمے میں ان رباعیات کو اوّل و آخر اسم اعظم کے ساتھ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نسخے میں شامل ہر رباعی کے ساتھ اس کے پڑھنے کی خاص علت اور افادیت کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس مخصوص رباعی کا ورد کس معینہ مدت اور چند بار پڑھنے سے مقصد کا حصول ممکن ہوگا۔

رباعیات کے اس مجموعے کی تالیف سے مؤلف کی عرفانی شاعری کی جانب مخلصانہ عقیدت اور اس کے ورد سے اجابتِ دُعا پر یقین نظر آتا ہے۔

مجموعے کے ہر صفحے پر عمدہ خط نستعلیق سے رباعی کو لکھا گیا ہے، لیکن کہیں بھی کاتب کا نام مذکور نہیں ہوا۔ اسی سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کاتب نے ان رباعیات کی کتابت کو بہ طور ثواب انجام دیا ہے اور تواضع اور انکسار سے نام لکھنے سے گریز کیا ہے۔

محترم ذوالفقار علی قادری صاحب جو میاں علی محمد قادریؒ کے خانوادے کے چشم و چراغ ہیں اور آپ نے اس کام کا بیڑا اُٹھایا ہے کہ وہ اپنے اجداد کی تصنیفات و تالیفات کو عامّتہ النّاس تک پہنچائیں گے۔ انہوں نے راقم الحروف سے ان رباعیات کو اُردو میں ترجمہ کرنے کی خواہش کی تاکہ فارسی زبان سے ناآشنا افراد بھی اس کتاب سے بہرہ مند ہو سکیں اور ان کے آباواجداد کے علمی ذوق کی داد دیں۔

راقم الحروف نے اپنی کم علمی کے باوجود کوشش کی ہے کہ رباعیات کا بامحاورہ اُردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ اہل علم و فن کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کہیں سہو و خطا سرزد ہوئی ہو تو اسے اپنی وسیع النّظری سے درگزر کردیں۔

خدایا چنان کن سرانجام کار
تو خوشنود باشی و ما رستگار

ڈاکٹر فائزہ زہرا مرزا
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہء فارسی
جامعہء کراچی

اپریل ۲۰۱۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدان ایدک اللہ تعالے فی الدارین

رباعیات حضرت سلطان السالکین مرشد

العارفین قطب الاقطاب شیخ ابوسعید

ابوالخیر خراسانی قدس اللہ تعالی سرہٗ

کو کرداہمراہیت ولبیار غیرشود در وصول

بسعادات وحصول مدعیات وطلب

روزی وتسخیر قلوب وسائر امور تمام

دارد زیراکہ مراٰت حق اندیشان درین

رباعیات استخراج اسم اعظم کردہ

وہریک ازین ابیات را بجہتہ مہمی

و مدعای خاص ترتیب داده که بهمه اوست

آن تمنا باید بلا قصور دامان شاهد مقصود

و مطلب بدست آید و تخلف نکند مگر آنکه

قاری از اهل دعا نباشد و قاعده

خواندن آنست که هر یک ازین رباعیات

آراده خواندن کند از جهة شفای

بیمار باشد مظهر اسم یا شافی کرده و اگر

برای درد چشم بود مظهر اسم یا نور و

یا قیوم باید بود و همچنین برای هر مطلبی که باشد

میباید مظهر اسمی از اسمائی الهی بوده باشد

که مناسب آن مطلب و مدعا باشد با موثر

آید و دیگر رعایت محل اشارات که بشارت

شده یکبند و در ملاقات دو حرف
شکل یکد کرد و حرف میم و حا و دال و عین
و صاد و دو حرف جلاله که کلمهٔ طیبه است
پس چون بدین دستور عمل نماید البته باجابت
میرسد و متوجه هر مدعا و مطلب که گردد
بحصول آن کامران
و سرفراز خواهد شد

رباعیات حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی

ترتیب

زوار حاجی فقیر میاں علی محمد قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدان ایدک اللہ تعالیٰ، فی الدارین کہ این رباعیات حضرت سلطان السالکین مرشد العارفین قطب الاقطاب شیخ ابو سعید ابوالخیر خراسانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ گوکرداجمر است وبسیار غیر نودر وصول بہ سعادات و حصول مدعیات و طلب روزی و تسخیر قلوب و سائر امور تمام دارد۔ زیراکہ مرآتِ حق اندیشان درین رباعیات استخراج اسم آعظم کردہ و ہریک ازیں ابیات را بہ جہت مہمی و مدعای خاصی ترتیب دادہ کہ بہ مداومت آن نباید بلاقصور دامان شاہد مقصود و مطلب بہ دست آید وتخلف نکند مگرآنکہ قاری از اہل دُعا نباشد و قاعدہء خواندن آنست کہ ہریک ازاین رباعیات کہ آرادہٴ خواندن می کند از جہت شفائی بیمار باشد مظہر اسم یاشافی گردد و اگر برائی درد چشم بود مظہر اسم نور و یا قیوم باید بود و ہمچنین برائے ہر مطلبی کہ باشد باید مظہر اسمی از اسمائی الٰہی بودہ باشد کہ مناسب آن مطلب و مدعا باشد تا موئثر آید و دیگر رعایت محل اشارات کہ بشارت شدہ بکند و در ملاقات دو حرف مثل یکد گرد و حرف میم و حا و دال و عین و صاد و دو حرف مثل جلالہ کہ کلمہء طیبہ است۔ پس چون بدین دستور عمل نماید، البتہ بہ اجابت می رسد و متوجہ ہر مدعا و مطلب کہ گردد بہ حصول آن کامران و سرفراز خواہد شد۔

ترجمہ:۔ جان لو خدا دونوں جہانوں میں تمہارا مددگار ہو کہ یہ رباعیاں حضرت سلطان

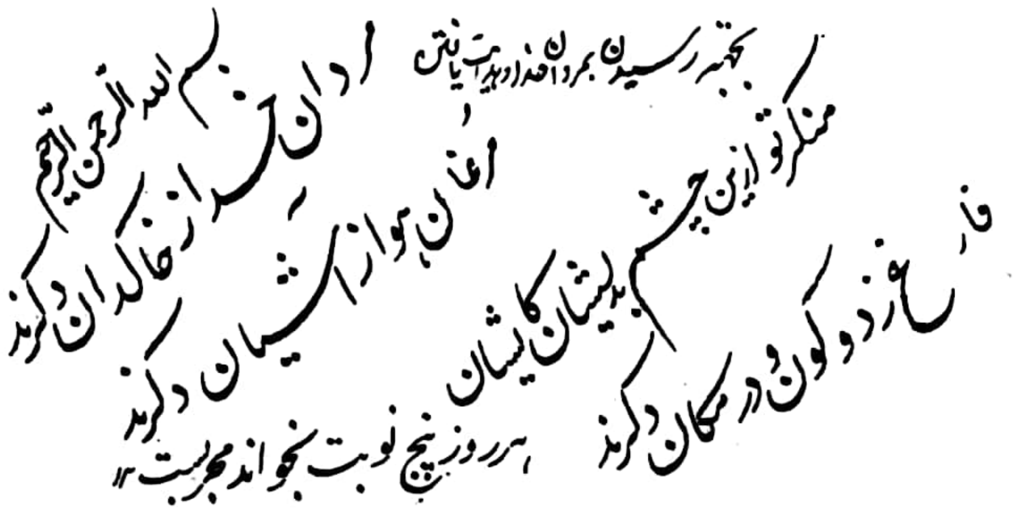
السالکلین مرشد العارفین، قطب الاقطاب شیخ ابوسعید ابوالخیر خراسانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ جو ایک نایاب شخصیت کے مالک ہیں اور سعادتوں، مدعاؤں، طلب رزق، تسخیر قلوب اور دیگر تمام امور کے حصول کے لیے فریاد کناں ہیں، اس لیے کہ حقیقت سمجھنے والوں کے آئینے نے ان رباعیوں میں سے اسم اعظم نکالا ہے اور اشعار میں سے ہر ایک کو کسی خاص مقصد اور اہم کام کے لیے مختص کیا ہے، جسے جاری رکھے بغیر کوئی مقصد اور مطلب حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو اس کی خلاف ورزی نہ کی جائے، سوائے اس کے کہ پڑھنے والا دُعا مانگنے والا ہی نہ ہو۔

ان رباعیوں کے پڑھنے کا طریقہ ہے کہ جب کسی رباعی کے پڑھنے کا ارادہ مریض کی شفایابی کے لیے ہو تو یہ "یاشافی" کا مظہر بن جاتی ہے اور اگر آنکھ میں درد کے لیے پڑھی جائے تو یہ "یانور" و "یاقیوم" کا مظہر بن جاتی ہے، اور اس طرح جس مقصد کے لیے بھی پڑھی جائے وہ اسمائے الٰہی کا مظہر بن جائے گی اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں مؤثر ثابت ہو گی۔ ان رباعیات کو پڑھنے کے لیے جو دوسری بات کو ذہن نشیں چاہیے، وہ یہ ہے کہ جن خاص مقامات پر کچھ اشارے کیے گئے ہیں ان کا خاص خیال رکھا جائے اور دو ایک جیسے حروف کے ملنے پر جیسے م، ح، د، ع، اور ص، اور دو حروف جلالہ جو پاک و طاہر حروف ہیں۔

پس اس طرح عمل کرنے سے یقیناً دُعا مستجاب ہو گی اور وہ شخص جو مدعا اور مقصد حاصل کرنا چاہے گا اسے حاصل کرنے میں وہ کامیاب اور سربلند ہو گا۔ (کچھ اشارے بطور بشارت کیے ہیں)

رباعیات

رباعی نمبر ۱



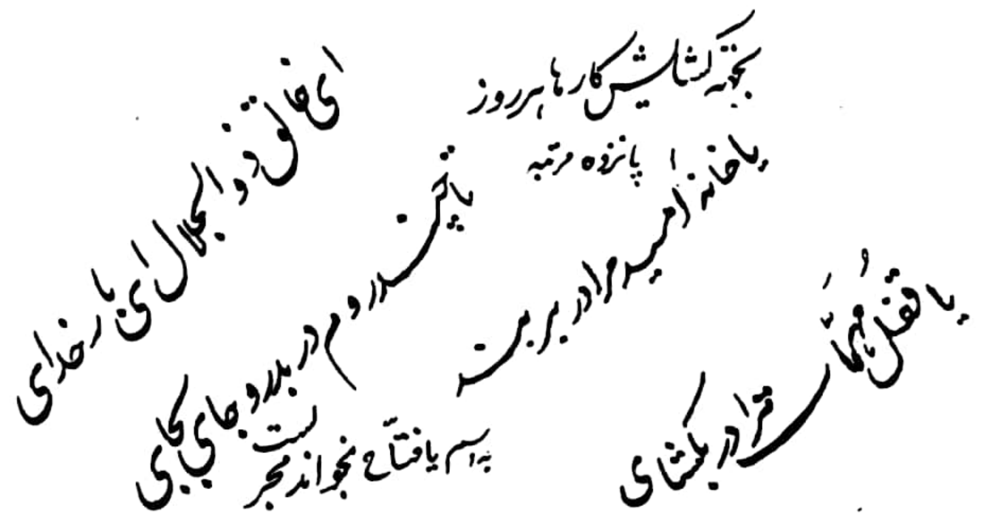
مردان خدا زخاکدان دگرند	مرغان ہوا ز آشیان دگرند
منگر تو ازین چشم بدیشان کایشان	فارغ زدو کون و در مکان دگرند

ترجمہ: خدا کے نیک بندے کسی اور ہی مٹی سے بنے ہیں۔ ہوا میں اُڑنے والے پرندے کسی اور گھونسلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو ان آنکھوں سے انہیں مت دیکھ کیوں کہ وہ دونوں جہانوں سے آزاد ہیں اور ایک دوسری جگہ پر ہیں۔

{بہ جہت رسیدن بہ مردان خدا و ہدایت یافتن ہر روز پنج نوبت بخواند مجرب است}

ترجمہ: ہدایت پانے اور خدا کے نیک بندوں تک رسائی کے لیے ہر روز پانچ مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۲


به جهت گشایش کارها هر روز
پانزده مرتبه
ای خالق ذوالجلال ای بار خدای
تا چند روم دربدر و جای بجای
یا خانهٔ امید مرا در بربست
یا قفل مهمات مرا در بگشای
به اسم یا فتاح بخواند مجربست

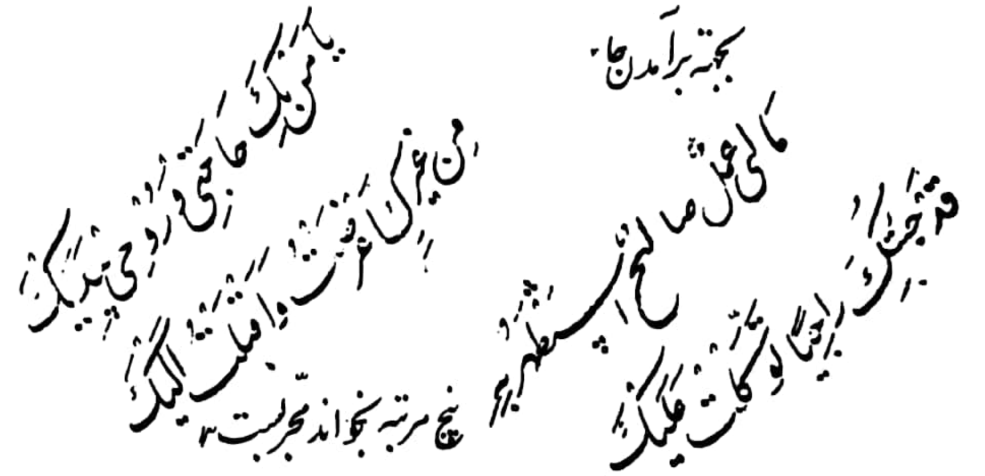
ای خالق ذوالجلال ای بار خدای	تا چند روم در بدر و جای به جای
یا خانهٔ اُمید مرا در بربند	یا قفل مهمات ترا در بگشای

ترجمہ: اے خالق ذوالجلال ! اور اے باری تعالیٰ ! میں کب تک در بدر ٹھوکریں کھاؤں اور مارا مارا پھروں یا تو میری اُمیدوں کے گھر کے دروازے کو بند کردے یا پھر تو اپنی مہمات کے دروازے کا قفل کھول دے۔

{به جهت گشایش کارها هر روز پانزده مرتبه به اسم "یافتاح" بخواند مجربست}

ترجمہ: کام کی فراخی کے لیے ہر روز پندرہ مرتبہ "یافتاح" کے نام سے پڑھے کارگر ہے۔

رباعی نمبر ۳


بجہت برآمدن حاجت
یا من بک حاجتی و روحی بیدیک
من غیرک اعرضت و اقبلت الیک
مالی عمل صالح استظہر بہ
قد جئتک راجیاً توکلت علیک
پنج مرتبہ بخواند مجربست

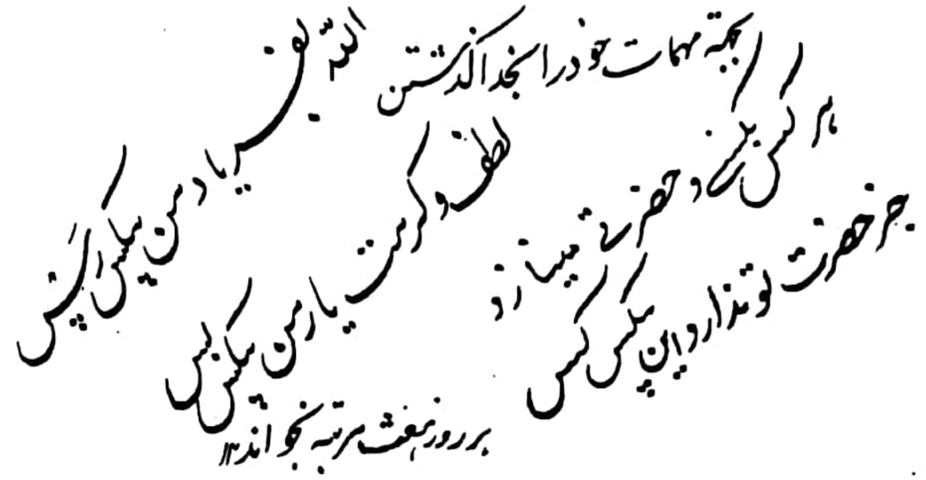
یا مَن بِکَ حاجتی و روحی بیدیکَ — من غیرکَ اعرضتُ واقبلتُ الیکَ
مالی عملٌ صالحٌ استظہر بہ — قَد جئتکَ را جیاً توکلت علیکَ

ترجمہ: اے وہ کہ جس کے پاس میں اپنی حاجت لے کر آیا ہوں۔ تیرے ہی دستِ قدرت میں میری جان ہے غیر سے میں نے رو گردانی کی ہے اور تیری طرف رجوع کیا ہے۔ میرے پاس نیک عمل نہیں جن سے میں مدد طلب کروں میں تیری طرف اُمیدوار بن کر آیا ہوں اور تجھی پر میں نے بھروسا کیا۔

{ بہ جہت برآمدن حاجت پنج مرتبہ بخواند مجربست }

ترجمہ: مراد پوری ہونے کے لیے پانچ بار پڑھے مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۴


به جهت مهمات خود را بخدا گذاشتن
الله به فریاد من بیکس رس
لطف و کرمت یار من بیکس بس
هر کس بکسی و حضرتی می نازد
جز حضرت تو ندارد این بیکس کس
هر روز هفت مرتبه بخواند

الله به فریاد من بیکس رس   لطف و کرمت یار من بیکس بس
ہر کس بہ کسی و حضرتی می نازد   جز حضرت تو ندارد این بیکس کس

ترجمہ: اے اللہ مجھ جیسے بے یار و مددگار کی فریاد سُن لے۔ تیرا لطف و کرم مجھ بیکس کے لیے کافی ہے۔ ہر ایک کسی نہ کسی شخص یا بزرگ شخصیت پر ناز کرتا ہے، مگر یہ بیکس سوائے تیری ہستی کے کسی اور کو نہیں رکھتا۔

{ بہ جہت مہمات خود را بہ خدا گذاشتن ہر روز ہفت مرتبہ بخواند }

ترجمہ: سخت اور مشکل کاموں کی صورت میں خود کو اللہ کے سپرد کرنے کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھی جائے۔

رباعی نمبر ۵

بجہت برطرف شدن گناہان ہر روز چہار مرتبہ بخوانند

افعال بدم ز خلق پنہان میکن
دشوار جہان بر دلم آسان میکن
امروز خوشم بدار و فردا با من
آنچہ از کرم تو میسزد آن میکن

افعال بدم ز خلق پنہان می کن　　دشوار جہان بر دلم آسان می کن
امروز خوشم بدار و فردا با من　　آنچہ از کرم تو می سزد آن می کن

ترجمہ: اے اللہ ! میرے برے اعمال کو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ کردے اور دنیاوی مشکلات کو میرے دل پر آسان بنادے۔ مجھے آج خوش رکھ اور کل میرے ساتھ وہ کر جو تیرے کرم کے شایان شان ہو۔

{بہ جہت برطرف شدن گناہان ہر روز چہار مرتبہ بخوانند}

ترجمہ: گناہوں کو ختم کرنے کے لیے ہر روز چار مرتبہ پڑھیں۔

رباعی نمبر ۶

مطابق آیۂ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

یا رب بکشا گرہ زکار من زار
رحمی کہ زخلق عاجزم در ہمہ کار
جز درگہ تو کی بودم در گاہی
محروم ازین در مکنم یا غفار

صد مرتبہ بخواند امید عفو است

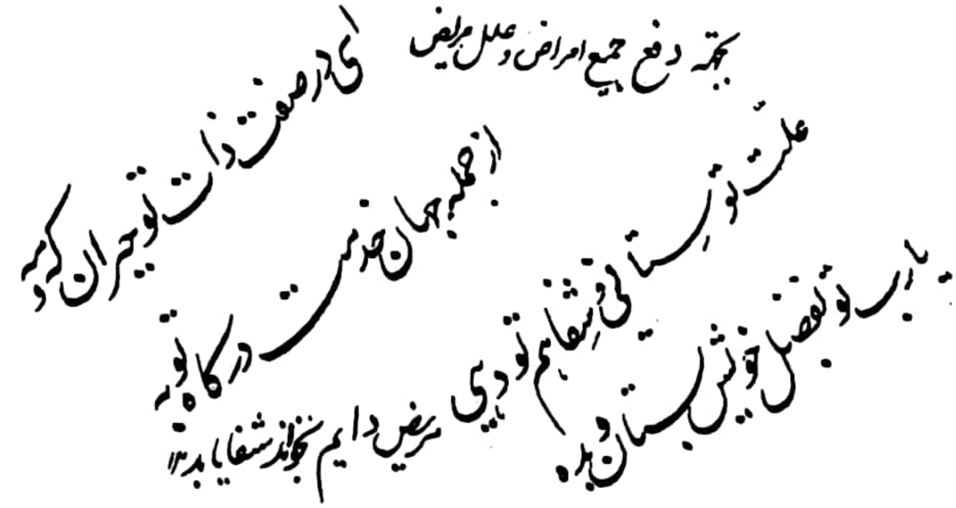
یا رب بکشا گرہ زکار من زار	رحمی کہ ز خلق عاجزم در ہمہ کار
جز درگہ تو کی بودم در گاہی	محروم ازین در مکنم یا غفار

ترجمہ: اے خدا! مجھ ناچار کے کاموں سے گرہ کھول دے۔ اے خدا! مجھ پر رحم کر کیوں کہ میں ہر کام میں مخلوق سے عاجز ہوں۔ میرے لیے سوائے تیری بارگاہ کے اور کون سی بارگاہ ہے۔ اے غفار! مجھے اس دروازے سے محروم نہ کر۔

{مطابق آیۃ "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" صد مرتبہ بخواند، اُمید است عفو است}

ترجمہ: آیۃ "لا تقنطوا من رحمۃ اللہ" کی مانند سو مرتبہ پڑھو، عفو و درگذر کی اُمید ہے۔

رباعی نمبر ۷



ای در صفت ذات تو حیران کہ و مہ — از جملہ جہان خدمت درگاہ تو بہ

علت تو ستانی و شفا ہم تو دہی — یارب تو بہ فضل خویش بستان و بدہ

ترجمہ: چھوٹے اور بڑے سب تیری ذات کی صفات میں حیران ہیں۔ تیری درگاہ کی خدمت پوری دُنیا سے بہتر ہے۔ بیماری بھی تو واپس لیتا ہے اور شفا بھی تو ہی دیتا ہے، اے اللہ! تو اپنے فضل سے بیماری دور کر دے اور شفا عطا کر دے۔

{بہ جہت دفع جمیع امراض و علل مریض، مریض دایم بخواند شفا یابد}

ترجمہ: مریض کی جملہ بیماریوں اور امراض کے دفع ہونے کے لیے اگر مریض مسلسل اس کا ورد رکھے گا شفا پائے گا۔

رباعی نمبر ۸

بجہت آمدن باران چہل تن ہر یک
یارب سبب حیات حیوان بفرست
از خوان کرم نعمت الوان بفرست
از بہر لب تشنۂ حیوان و نبات
از دایۂ ابر شیر باران بفرست
چہل بار این رباعی را بخواند

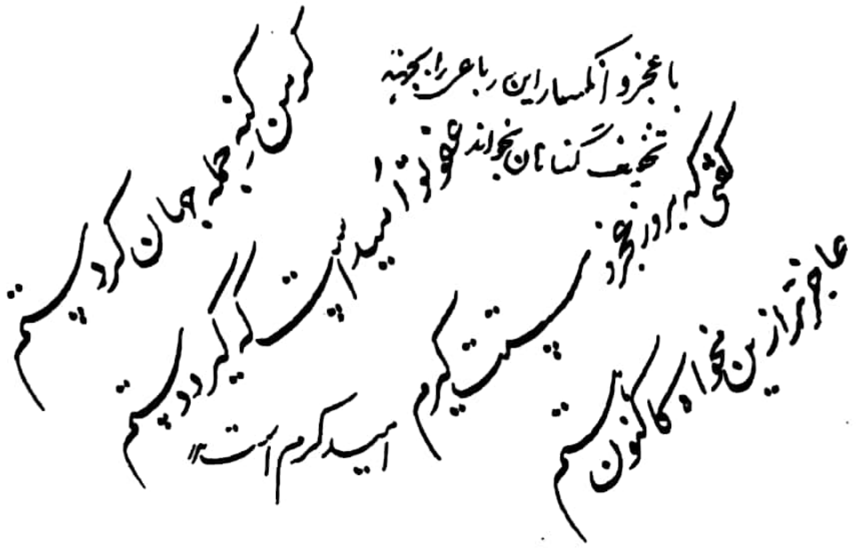
یارب سبب حیات حیوان بفرست   از خوان کرم نعمت الوان بفرست
از بہر لب تشنۂ حیوان و نبات   از دایۂ ابر شیر باران بفرست

ترجمہ: اے اللہ جانداروں کی زندگی کے اسباب بھیج۔ تو اپنے کرم کے دستر خوان سے رنگا رنگ نعمتیں بھیج نباتات اور جانداروں کے پیاسے ہونٹوں کے لیے ابر کی دایہ سے بارش کا دودھ بھیج دے۔

{ بہ جہت آمدن باران چہل تن ہر یک چہل بار این رباعی را بخواند }

ترجمہ: باران رحمت کے نزول کے لیے پڑھیں۔ چالیس افراد چالیس مرتبہ یہ رباعی پڑھیں۔

رباعی نمبر ۹



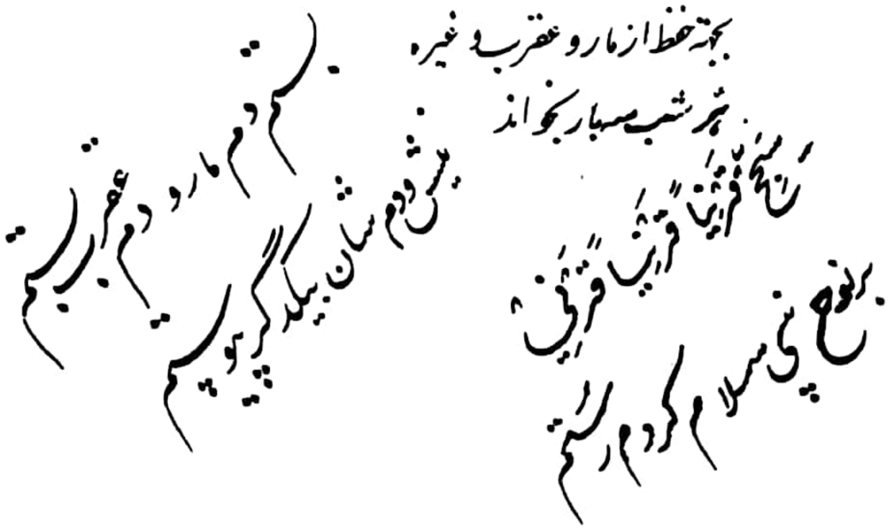
گر من گنہِ جملہ جہان کردستم	عفو تو اُمید است کہ گیرد دستم
گفتی کہ بہ روز عجز دستت گیرم	عاجز تر ازین مخواہ کاکنون ہستم

ترجمہ: اگر میں نے تمام دُنیا کے گناہ کیے ہیں مجھے اُمید ہے کہ تیرا عفو میرا ہاتھ تھامے گا۔ تو نے کہا تھا کہ میں عاجزی کے دن تیرا ہاتھ تھام لوں گا، اے اللہ! میں اس وقت جس عاجزی میں ہوں تو مجھے اس سے بڑھ کر عاجز نہ بنا۔

{ باعجز وانکسار این رباعی را بہ جہت تخفیف گناہان بخواند اُمید کرم است }

ترجمہ: یہ رباعی گناہوں میں کمی کے لیے بہ عجز وانکسار کے ساتھ پڑھی جائے تو کرم کی اُمید ہے۔

رباعی نمبر ۱۰



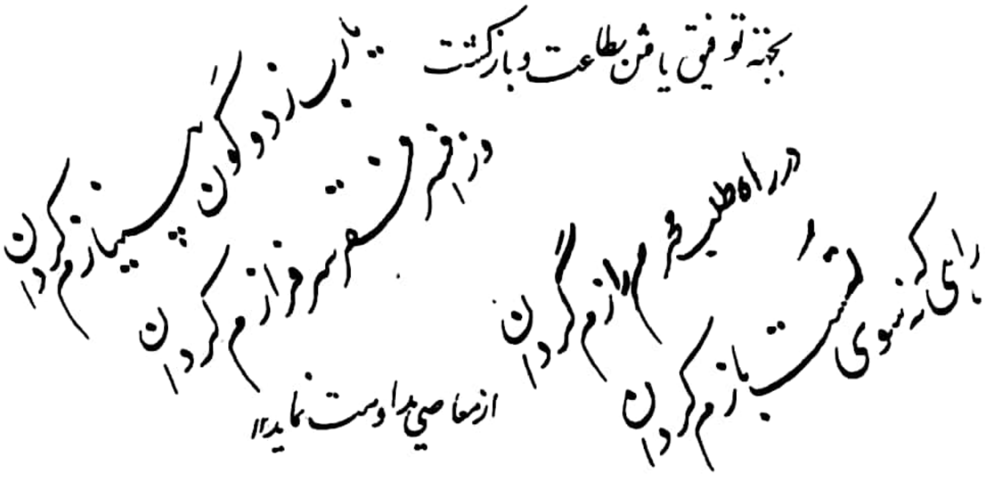
بستم دم مار و دم عقرب بستم   نیش و دُم شان بیکد گر پیوستم
یَا قرنیاً قرنیاً قرنی   بر نوحؑ نبی سلام کردم رستم

ترجمہ: میں نے سانپ اور بچھو کی دُم کو باندھ دیا۔ میں نے ان کے ڈنگ اور دُم کو ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کر دیا ہے۔ اے قرنی، اے قرنی، میرے قرنی مجھے نرم گفتار بنادے۔ میں نے نوحؑ نبی پر سلام بھیجا اور میں نجات پا گیا۔

{ بہ جہت حفظ از مار و عقرب و غیرہ ہر شب سہ بار بخوانند }

ترجمہ: سانپ اور بچھو سے محفوظ رہنے کے لیے ہر رات تین بار پڑھی جائے۔

رباعی نمبر ۱۱



یارب ز دو کون بی نیازم گردان   و ز افسر فقر سرفرازم گردان
در راه طلب محرم رازم گردان   راهی که نه سوی تُست بازم گردان

ترجمہ: اے اللہ مجھے دونوں جہانوں سے بے نیاز کردے۔ اور فقر کی افسری سے مجھے سرفراز کردے۔ راہ طلب میں مجھے محرم راز بنادے، وہ راستہ جو تیری طرف نہیں جاتا وہاں سے مجھے پلٹادے۔

{ بہ جہت توفیق یافتن و بازگشت از معاصی مداومت نماید }

ترجمہ: طاعت الٰہی کی توفیق پانے اور گناہوں سے بچنے کے لیے اسے پابندی سے پڑھے۔

رباعی نمبر ۱۲

بجہت کفارۂ گناہان این رباعی را ورد سازد امید عفوست

دارم گنہی ز قطرۂ باران بیش
از شرم گنہ فکندہ ام سر در پیش
آواز آمد کہ غم مخور ای درویش
تو در خور خود کنی و ما در خور خویش

دارم گنہی ز قطرۂ باران بیش	از شرم گنہ فکندہ ام سر در پیش

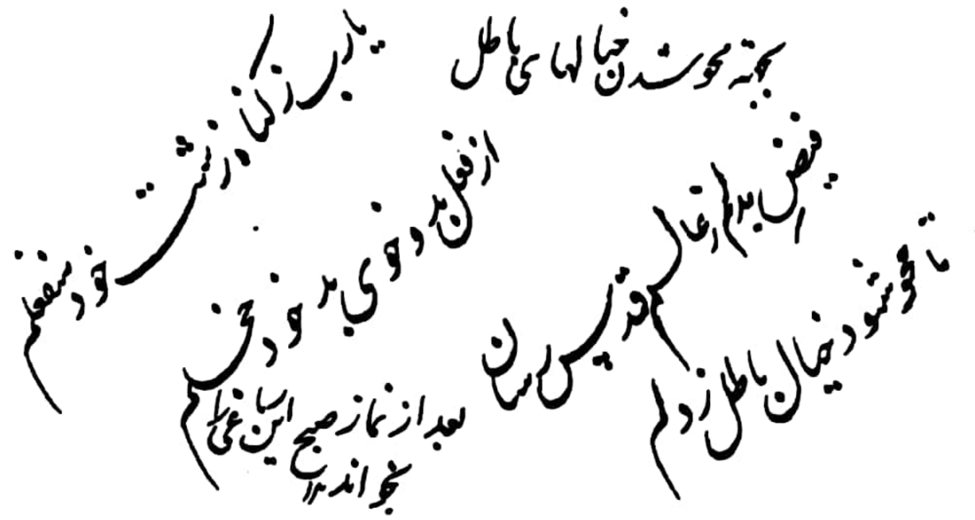
آواز آمد کہ غم مخور ای درویش	تو در خور خود کنی و ما در خور خویش

ترجمہ: میرے گناہ بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں، گناہ کے شرم سے میں نے اپنا سر جھکا دیا ہے۔ آواز آئی کہ اے درویش! غم مت کھا تو اپنی بساط کے مطابق کر اور میں اپنے شایان شان کروں گا۔

{ بہ جہت کفارۂ گناھان این رباعی را ورد سازد، اُمید عفواست }

ترجمہ: گناہوں کا کفارہ دینے کے لیے اس رباعی کا ورد کریں، عفو کی اُمید ہے۔

رباعی نمبر ۱۳



یا رب زگناہ زشت خود منفعلم — از فعل بد و خوی بد خود خجلم

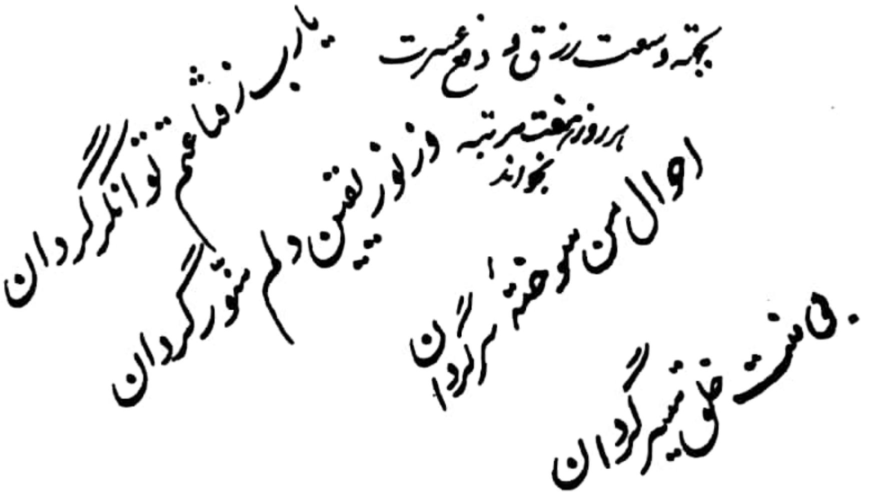
فیضی بہ دلم زعالم قدس رسان — تا محو شود خیال باطل ز دلم

ترجمہ: اے اللہ! میں اپنے بُرے گناہ سے شرمندہ ہوں، میں اپنے بُرے کام اور بُری عادت سے شرمندہ ہوں۔ میرے دل کی طرف عالم قدس سے فیض بھیج تاکہ تمام باطل خیالات میرے دل سے مٹ جائیں۔

{بہ جہت محو شدن خیالہای باطل بعد از نماز صبح این رباعی را بخواند}

ترجمہ: باطل خیالات کو مٹانے یا دور کرنے کے لیے نماز صبح کے بعد اس رباعی کو پڑھیں۔

رباعی نمبر ۱۴



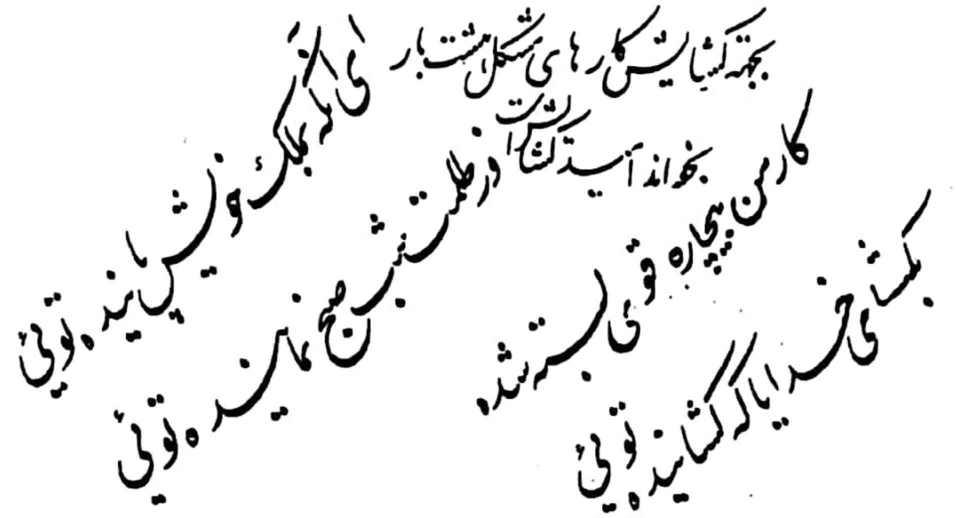
یارب ز قناعتم توانگر گردان   وز نور یقین دلم منور گردان
احوال من سوختهٔ سرگردان   بی منت خلق میسر گردان

ترجمہ: یارب! مجھے قناعت سے مالا مال کر دے، یقین کے نور سے میرا دل منور کر دے۔ مجھ جیسے پریشان اور دل جلے کے حالات کو مخلوقات کا احسان اُٹھائے بغیر ہی میسر کر دے۔

{بہ جہت وسعت رزق و دفع عسرت ہر روز ہفت مرتبہ بخوانند}

ترجمہ: رزق میں وسعت اور تنگ دستی دور ہونے کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھیں۔

رباعی نمبر ۱۵



ای آنکه بہ ملک خویش پائندہ توئی　　وز ظلمت شب صبح نمائندہ توئی

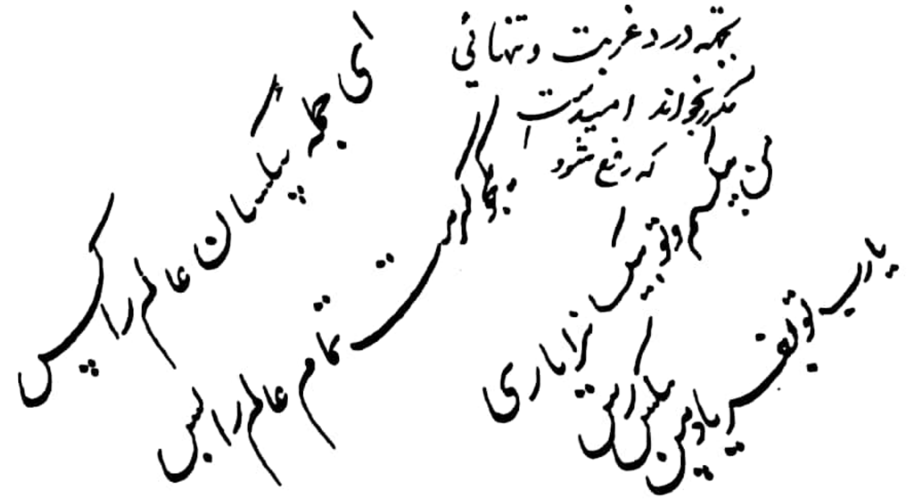
کار من بیچارہ قوی بستہ شدہ　　بگشای خدایا کہ گشایندہ توئی

ترجمہ: اے وہ کہ تو ہی اپنی سلطنت میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور رات کی تاریکی سے صبح کا نمائندہ تو ہی ہے۔ مجھ بیچارے کا کام مضبوط بندش میں جکڑا ہو ہے۔ تو ہی کھول دے اے اللہ! کیوں کہ تو ہی کھولنے والا ہے۔

{ بہ جہت گشائیش کارہائی مشکل، ہشت بار بخواند، اُمید گشائیش است }

ترجمہ: مشکل کاموں کی فراخی کے لیے آٹھ بار پڑھی جائے، فراخی کی اُمید ہے۔

رباعی نمبر ۱۶



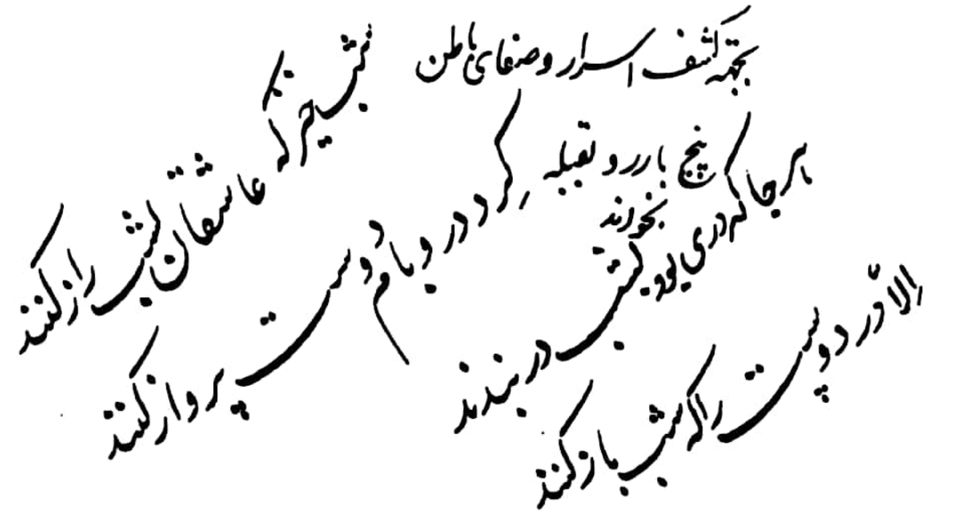
ای جملہ بیکسانِ عالم را کس | یک جو کرمت تمام عالم رابس
من بیکسم و تو بیکسان را یاری | یارب تو بہ فریاد من بیکس رس

ترجمہ: اے دُنیا کے تمام بیکسوں کے والی تیرا جو برابر کرم تمام دُنیا کے لیے کافی ہے۔ میں بیکس ہوں اور تو بیکسوں کا مددگار ہے۔ اے خدا! تو مجھ بیکس کی فریاد کو پہنچ۔

{ بہ جہت درد غربت و تنہائی مکرر بخواند، اُمید است کہ رفع شود }

ترجمہ: غربت اور تنہائی کی تکلیف کے لیے مسلسل پڑھے۔ اُمید ہے کہ تنہائی دور ہو گی۔

رباعی نمبر ۱۷



شب خیز کہ عاشقان بہ شب راز کنند　　گرد در و بام دوست پرواز کنند

ہر جا کہ دری بود بہ شب در بندند　　الا در دوست را کہ شب باز کنند

ترجمہ: رات کو اُٹھا کریں کیوں کہ عاشق رات ہی کو راز و نیاز کی باتیں کرتے ہیں اور دوست کے گھر اور دروازے کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ جہاں کہیں دروازہ ہوتا ہے لوگ رات کو دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ سوائے دوست کے دروازے کے جسے رات کے وقت ہی کھولتے ہیں۔

{ بہ جہت کشف اسرار و صفائی باطن پنج بار، رو بہ قبلہ بخوانند }

ترجمہ: کشف اسرار (رازوں کو منکشف کرنے) اور باطن کی پاکیزگی کے لیے پانچ بار، رو بہ قبلہ ہو کر پڑھے۔

رباعی نمبر ۱۸

این رباعی را به اسم یا حیُّ و یا قیّومُ بخواند

هنگام سپیده دم خروس سحری
دانی که چرا همی کند نوحه گری
یعنی که نمودند در آئینۂ صبح
کز عمر شبی گذشت و تو بی خبری

غنیمت است چه جای یکشب است

هنگام سپیده دم خروس سحری — دانی که چرا ہمی کند نوحہ گری

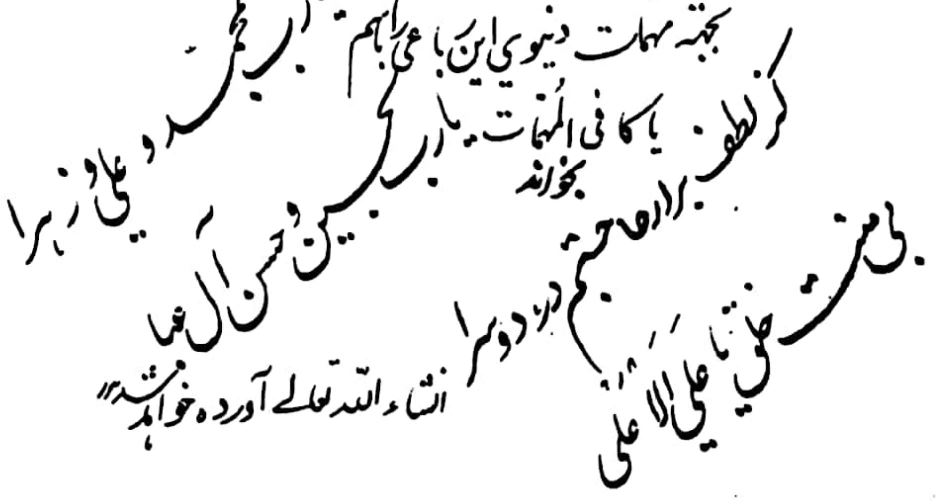
یعنی کہ نمودند در آئینہ صبح — کز عمر شبی گذشت تو بی خبری

ترجمہ: پو پھٹتے وقت مرغ سحر تم جانتے ہو کہ وہ نوحہ کیوں کرتا ہے؟ اس لیے کہ صبح کے آئینے میں دکھایا گیا ہے کہ زندگی کی ایک رات گزر گئی اور تو اب بھی بے خبر ہے۔

{این رباعی را بہ اسم یا حیُّ و یا قیومُ بخواند، غنیمت است چہ جای یکشب است}

ترجمہ: اس رباعی کو "یَا حَیُّ وَ یَا قَیُّوْمُ" کے ورد کے ساتھ پڑھے، غنیمت ہے چاہے ایک رات کے لیے ہی ہو۔

رباعی نمبر ۱۹


بجہتہ مہمات دنیوی این رباعی را باسم یا کافی المہمات بخوانند
یارب بمحمد و علی و زہرا
یارب بحسین و حسن آل عبا
کز لطف برار حاجتم در دوسرا
بی منت خلق یا علی الاعلی
انشاء اللہ تعالیٰ آوردہ خواہد شد

یا رب بہ محمدؐ و علیؑ و زہراؑ   یارب بہ حسینؑ و حسنؑ آلِ عبا
کز لطف برار حاجتم در دوسرا   بی منت خلق یا علی الاعلیٰ

ترجمہ: یااللہ! بہ طفیل حضرت محمدؐ، حضرت علیؑ اور حضرت زہراؑ، یااللہ بہ حق حسینؑ و حسنؑ اور آلِ عبا اپنے لطف و کرم سے دونوں جہانوں میں میری حاجتیں پوری کر، مخلوقات کا احسان اُٹھائے بغیر اے سب سے بلند و بالا۔

{بہ جہت مہمات دنیوی این رباعی را بہ اسم ''یاکافی المہمات'' بخوانند،
انشاللہ تعالیٰ آوردہ خواہد شد}

ترجمہ: دنیوی اہم امور کے لیے یہ رباعی ''یاکافی المہمات'' کے نام کے ساتھ پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مراد مل جائے گی۔

رباعی نمبر ۲۰

بجہت گشایش کارہا وافزونی رزق
ہر صبح پنجم مرتبہ بخوانند
ای خالق خلق رہنمائی بفرست
ای رازق رزق درکشائی بفرست
کارِ من بیچارہ گرہ در گرہ است
رحمی بکن و گرہ کشائی بفرست

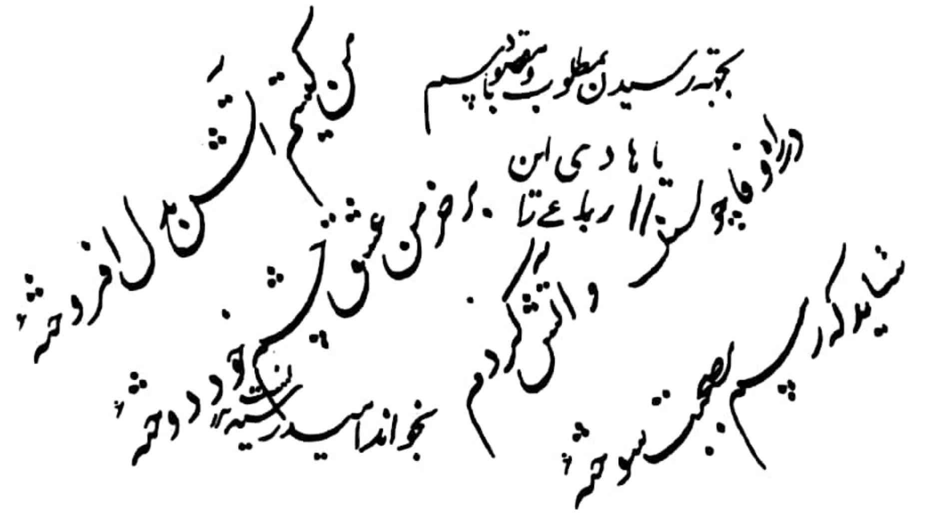
ای خالقِ خلق رہنمائی بفرست　　ای رازقِ رزق درگشائی بفرست
کارِ من بیچارہ گرہ در گرہ است　　رحمی بکن و گرہ گشائی بفرست

ترجمہ: اے مخلوق کے پالنے والے تو کوئی رہنما بھیج، اے رزق کے پہنچانے والے مشکل حل کرنے والے کو بھیج، اے رزق بہم پہنچانے والے دروازۂ رزق کھولنے والے کو بھیج، بے حد اُلجھ گیا ہوں، مجھ پر رحم کر اور کسی گرہ کشا کو بھیج۔

{ بہ جہت گشایش کارہا وافزونی رزق ہر صبح پنج مرتبہ بخوانند }

ترجمہ: فراخی کار اور رزق و روزی میں افزونی کے لیے ہر صبح پانچ مرتبہ پڑھی جائے۔

رباعی نمبر ۲۱



من کیستم آتش بہ دل افروختہ ای ۔۔۔ بر خرمن عشق چشم خود دوختہ ای
در راہ وفا چو سنگ و آتش گردم ۔۔۔ شاید کہ رسم بہ صحبت سوختہ ای

ترجمہ: میں کون ہوں کہ تونے میرے دل میں آگ بھڑکائی ہے۔ تونے عشق کے خرمن میں اپنی آنکھیں گاڑ دی ہیں۔ میں وفا کے راستے میں پتھر اور آگ کی مانند بن جاتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ میں کسی دل جلے کی صحبت میں پہنچ جاؤں۔

{بہ جہت رسیدن بہ مطلوب و مقصود بہ اسم "یاھادی" این رباعی را بخواند، اُمید رسیدن است}

ترجمہ: اپنے مطلب اور مقصد کو پہنچنے کے لیے "یاہادی" کے نام کے ساتھ اس رباعی کو پڑھے۔ اُمید ہے کہ اپنے مقصد کو پہنچے گا۔

رباعی نمبر ۲۲

بجہت بوصال رسیدن یار جانی سہ روز
حق تعالیٰ کہ مالک الملک است
لیس فی الملک غیرہ مالک
برساند بیکدگر مارا
انہ قادر علیٰ ذلک
بسم اللہ الرحمن الرحیم گفتن
از لوازم این رباعیاست مگر در تفریق ظالمان نباید گفت

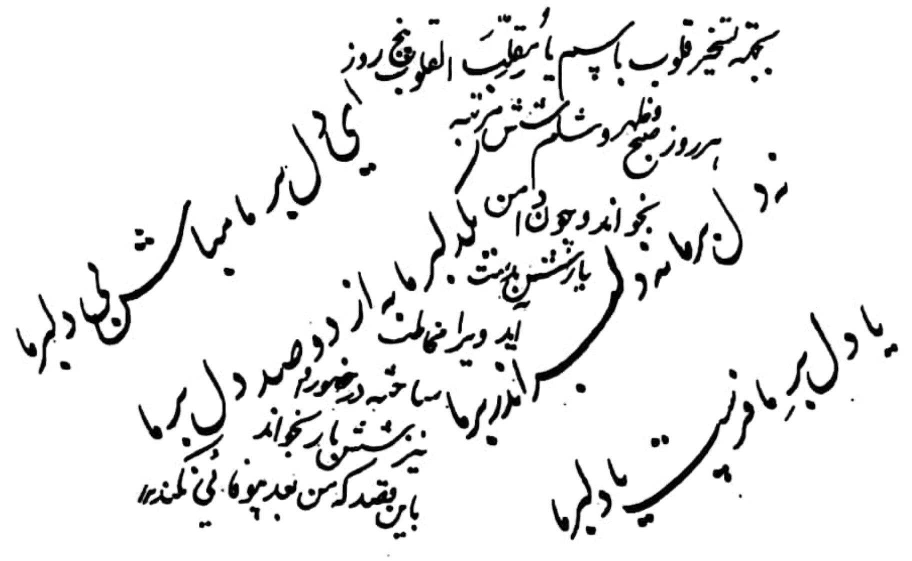
حق تعالیٰ کہ مالک الملک است   لیس فی الملک غیرہٗ مالک
برساند بہ یکدگر ما را   اِنّہٗ قادِرٌ علیٰ ذالک

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو اس دُنیا کا مالک ہے، سوائے اس کے دُنیا کا کوئی اور مالک نہیں۔ وہ ہمیں ایک دوسرے تک پہنچاتا ہے، وہی اس بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

{ بہ جہت بہ وصال رسیدن یار جانی سہ روز ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم''
گفتن از لوازم این رباعیا تست مگر در تفریق ظالمان نباید گفت }

ترجمہ: محبوب دوست کا وصال حاصل کرنے کے لیے تین دن تک ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کہنا اس رباعی کا لازمہ ہے، لیکن ظالموں کو پراگندہ کرنے کے لیے نہیں پڑھنی چاہیے۔

رباعی نمبر ۲۳



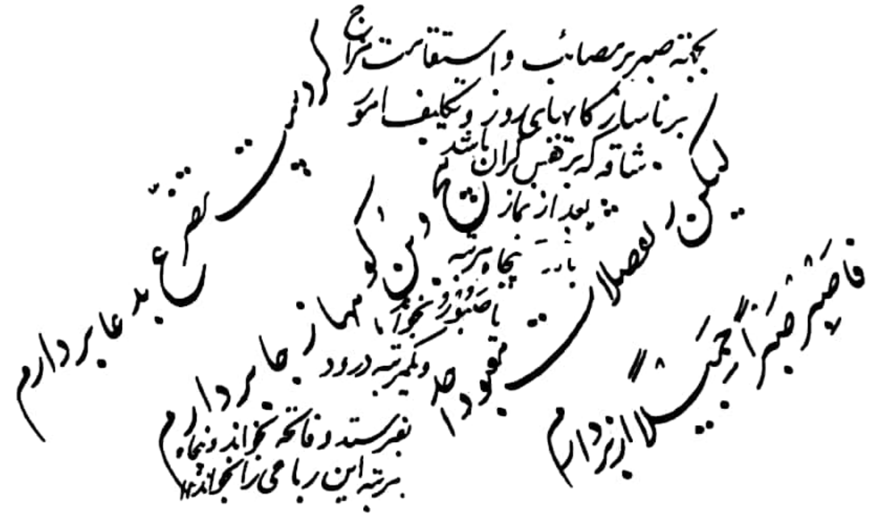
ای دل بر ما مباش بی دلبر ما	یک دلبر ما بہ کہ دو صد دل بر ما
نہ دل بر ما نہ دلبر اندر بر ما	یا دل بر ما فرست یا دلبر ما

ترجمہ: اے دل تم ہمارے پہلو میں بغیر دلبر کے نہ رہو، ہمارا ایک دلبر دو سو دلوں سے بہتر ہے، نہ تو دل ہمارے پہلو میں ہے اور نہ ہی دلبر، یا تو ہمارے پہلو میں دل بھیجو یا ہمارا دلبر۔

{بہ جہت تسخیر قلوب بہ اسم یامقلب القلوب پنج روز ہر روز صبح وشام شش مرتبہ بخواند وچون دامن یارش بہ دست آید وی را مخاطب ساختہ در حضورم نیز شش بار بخواند بہ این قصد کہ من بعد بی وفائی نکند}

ترجمہ: دلوں کو تسخیر کرنے کے لیے "یامقلب القلوب" کے ورد کے ساتھ پانچ روز تک صبح، دوپہر اور رات چھ مرتبہ پڑھے اور جب محبوب مل جائے تو اُس کے سامنے بھی چھ بار پڑھے اس نیت کے ساتھ کہ اس کے بعد وہ پھر کبھی بے وفائی نہیں کرے گا۔

رباعی نمبر ۲۴



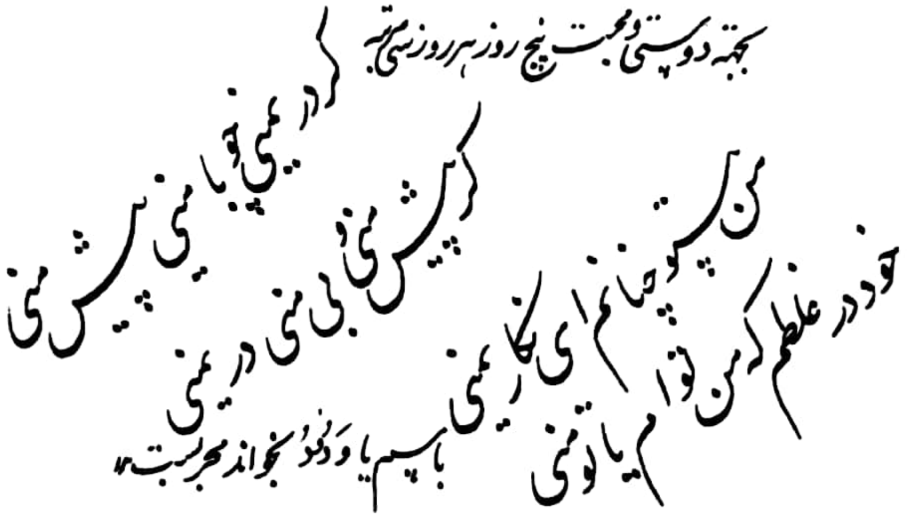
گر دست تضرع بہ دُعا بردارم — بیخ و بن کوہ ھا ز جا بردارم
لیکن ز تفضلات معبودِ احدؔ — فاصبر صبراً جمیلًا ازبر دارم

ترجمہ: اگر عاجزی کا ہاتھ دُعا کے لیے اُٹھاؤں تو پہاڑ تک کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دوں۔ لیکن خدائے واحد کی مہربانیوں سے ہر وقت صبر کرو، صبر جمیل کی تلقین، ازبر رکھتا ہوں۔

{ بہ جہت صبر بر مصائب واستقامت مزاج بر ناسازگاریہای روز وتکلیف امور شاقہ کہ بر ہر نفس گران باشد، بعد از نماز بادرود پنجاہ مرتبہ "یاصَبورُ" بخواند ویک مرتبہ درود بفرستد وسورۂ فاتحہ بخواند وپنجاہ مرتبہ این رباعی رابخواند }

ترجمہ: مصیبتوں پہ صبر کرنے، روزانہ کی ناسازگاریوں میں استقامت مزاج اور ان مشکل امور کے لیے جو ہر انسان پر گراں گزرتے ہیں نماز کے بعد درود کے ساتھ پچاس مرتبہ "یاصَبورُ" پڑھے اور ایک مرتبہ درود بھیجے اور سورۂ فاتحہ پڑھے اور پچاس مرتبہ اس رباعی کا ورد کرے۔

رباعی نمبر ۲۵



گر در یمنی چو با منی پیش منی   گر پیش منی و بی منی در یمنی
من بی تو چنانم ای نگار یمنی   خود در غلطم کہ من توام یا تو منی

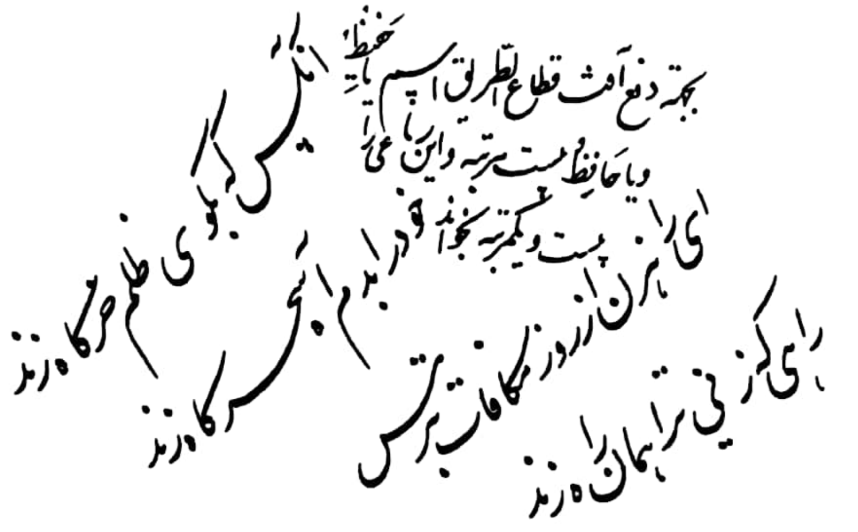
ترجمہ: چاہے تو یمن میں ہو یا میرے ساتھ ہو، تو میرے پاس ہی ہے۔ اگر تو میرے پاس ہے مگر مجھ سے جدا ہے تو گویا تو یمن میں ہی ہے۔ اے میرے پیارے محبوب میں تیرے بغیر اس طرح ہوں کہ خود میں دھوکے میں ہوں کہ یہ میں ہوں یا تو ہے۔

{ بہ جہت دوستی و محبت پنج روز ہر روز سی مرتبہ بہ اسم "یاوَدُودُ" بخواند مجرب است }

ترجمہ: دوستی اور محبت بڑھانے کے لیے پانچ دن ہر روز تیس مرتبہ "یاوَدُودُ" کہہ کر یہ رباعی پڑھے۔ بہت مجرب ہے۔

Scanned by CamScanner

رباعی نمبر ۲۶



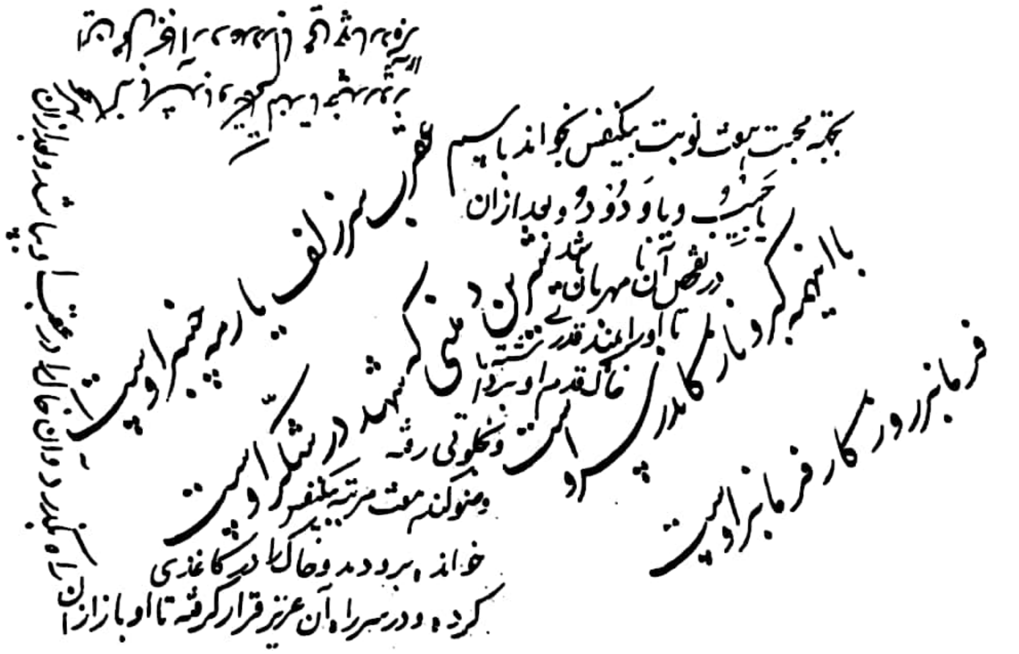
آنکس کہ بہ کوی ظلم خرگاہ زند　　خود را بہ دام آہ سحر گاہ زند
ای راہزن از روز مکافات بترس　　راہی کہ زنی ترا ہمان راہ زند

ترجمہ: ہر وہ شخص جو ظلم کی گلی میں خیمہ لگاتا ہے، وہ اپنے آپ کو آہ سحری کے دام میں پھنساتا ہے۔ اے راہزن مکافات کے دن سے ڈر تو جس راستے پہ لوٹے گا تجھے بھی اسی راستے پہ لوٹایا جائے گا۔

{بہ جہت دفع آفت قطاع الطریق اسم "یاحفیظ و یاحافظ"
بیست مرتبہ و این رباعی را بیست و یک مرتبہ بخواند}

ترجمہ: راہزنوں اور لٹیروں کی آفت کو دور کرنے کے لیے بیس مرتبہ یاحفیظ و یا حافظ اور یہ رباعی اکیس بار پڑھے۔

رباعی نمبر ۲۷



عقرب سر زلف یار مہ چنبر اوست　　شیرین دہنی کہ شہد در شکر اوست

بااین ہمہ کبر و ناز کاندر سر اوست　　فرمانبر روزگار فرمانبر اوست

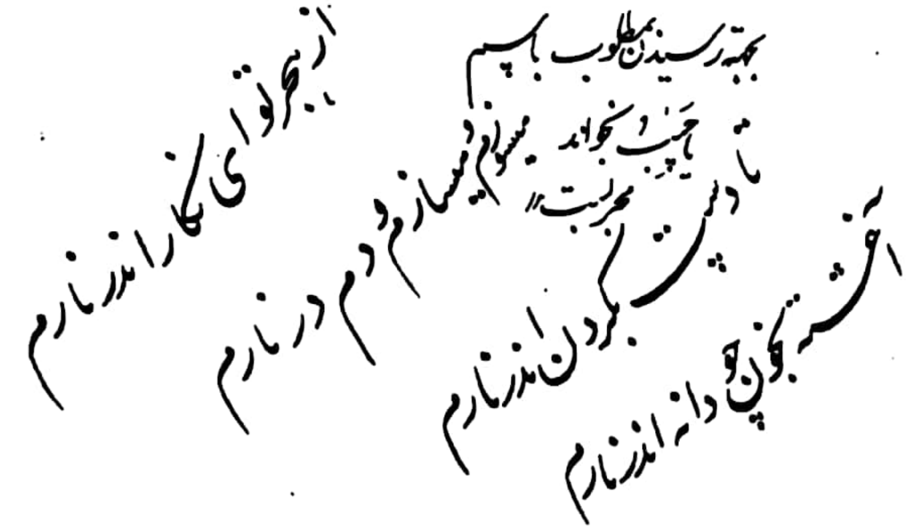
ترجمہ: یار کی زلف گویا بچھو ہے اور اس کا گول مکھڑا چاند ہے۔ وہ ایک شیریں سخن ہے جس کے منہ میں شہد گھلا ہوا ہے باوجود اس قدر غرور اور تکبر کے جو اس کے سر میں بھرا ہوا ہے۔ جو زمانے کا حاکم ہے وہی اس کا بھی فرماں بردار ہے۔

{ بہ جہت محبت ہفت نوبت بہ یک نفس بخواند بہ اسم "یا حبیب و یا وُدُودُ" و بعد از آن در تفحص آن نامہربان باشد تا او را ببیند قدری خاک قدم او برداشتہ و بہ خلوتی رفتہ وضو کند، ہفت مرتبہ بہ یک نفس خواندہ برود مد و خاک را در کاغذی کردہ و در سر راہ

آن عزیز قرار گرفتہ تا او باز آن راہ بگذر د و آن خاک را در عقب او بپاشد و بعد از آن بہ ہر نحو کہ باشد بہ او تکلم کند تا چند روز این عمل بجا آرد عدد رباعی چہاردہ مرتبہ }

ترجمہ: محبت پیدا کرنے کے لیے سات مرتبہ ایک ہی سانس میں "یا حبیب اور یا وَدُودُ" کہے اور پھر اس نامہربان کی جستجو میں رہے یہاں تک کہ اسے دیکھے اور اس کے پیروں کی مٹی اُٹھا کر خلوت میں جا کر وضو کرے اور سات مرتبہ ایک ہی سانس میں یہ پڑھ کر اس پر دم کرے اور خاک کو کسی کاغذ میں لپیٹ کر اس عزیز محبوب کے راستے میں رکھ دے، تاکہ وہ اس راستے سے دوبارہ پلٹے اور اس خاک کو اس محبوب کے پیچھے چھڑکے اور پھر جیسے بھی ممکن ہو اس سے بات کرے اور یہ عمل چند روز مسلسل انجام دے اور یہ رباعی چودہ مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۲۸



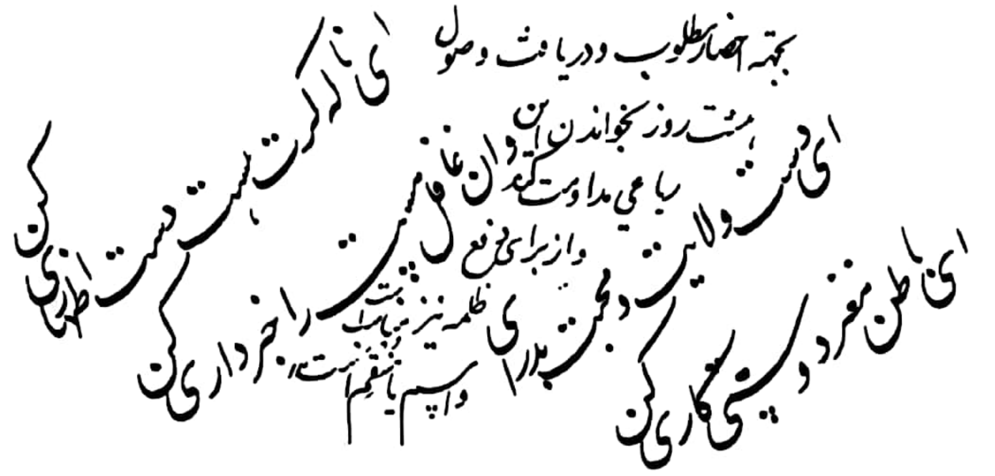
از ہجر تو ای نگار اندر نارم   می سوزم و می سازم و دم در نارم
تا دست بہ گردن اندر نارم   آغشتہ بہ خون چو دانہ اندر نارم

ترجمہ: اے محبوب میں تیرے ہجر کے سبب آگ میں جل رہا ہوں۔ میں جل رہا ہوں اور نبھا رہا ہوں مگر دم تک نہیں مارتا۔ جب تک تیری گردن میں بانہیں نہ ڈالوں گا، انار کے دانوں کی طرح خون میں لتھڑا ہوا رہوں گا۔

{ بہ جہت رسیدن بہ مطلوب بہ اسم حبیب بخواند مجربست }

ترجمہ: مطلب کی رسائی کے لیے ''یاحبیب'' کا ورد کرے مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۲۹



ای نالہ گرت ہست دست اظہاری کن　　　وان غافل مست را خبر داری کن

ای دست ولایت و محبت بہ درای　　　ای باطن مغز دوستی کاری کن

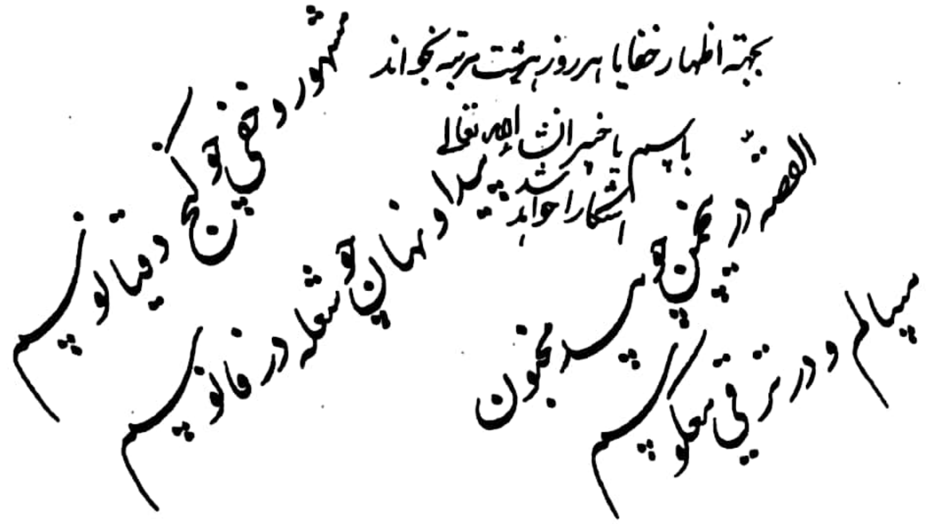
ترجمہ:　اگر تیری کوئی فریاد ہے تو اس کا اظہار کر، اور اس مست غافل کو خبر دار کر، اے ولایت و محبت کے ہاتھ باہر آ، اے دوستی کے چھپے ہوئے دماغ کوئی کام کر۔

{ بہ جہت احضار مطلوب ودریافت وصول ہشت روز بخواند این رباعی مداومت کند واز برای دفع ظلم نیز مناسب است واسم "یا منتقم" است }

ترجمہ:　مطلوب کو حاضر کرنے اور کسی شے کو پالینے کے لیے آٹھ دن تک اس رباعی کو پڑھتا رہے، اور ظلم کو دور کرنے کے لیے بھی مناسب ہے اور اسم اعظم "یا منتقم" ہے۔

Scanned by CamScanner

رباعی نمبر ۳۰



مشہور و خفی چو گنج دقیانوسم　　پیدا و نہاں چو شعلہ در فانوسم

القصہ درین چمن چو بید مجنون　　می بالم و در ترقی معکوسم

ترجمہ: دقیانوس کے خزانے کی طرح مشہور اور پوشیدہ ہوں، فانوس کے شعلے کی طرح ظاہر اور پوشیدہ ہوں۔ القصہ اس باغ میں بید مجنوں کی طرح بڑھتا تو ہوں لیکن میری ترقی برعکس ہے۔

{بہ جہت اظہار خفایا ہر روز ہشت مرتبہ بہ اسم "یا خبیر" انشاءاللہ تعالیٰ آشکار خواہد شد}

ترجمہ: پوشیدہ رازوں کے ظاہر کرنے کے لیے ہر روز آٹھ بار پڑھے "یا خبیر" کے نام کے ساتھ، انشاءاللہ راز ظاہر ہو گا۔

رباعی نمبر ۳۱

بجہت غنی شدن ہر روز نہ مرتبہ بخواند اسم یا غنی و یا مغنی مجرب است

طالع سر عاقبت فروشی دارد
همت هوس پلاس پوشی دارد
این خانہ سوال بخشند دو کون
استغنایم سرخموشی دارد

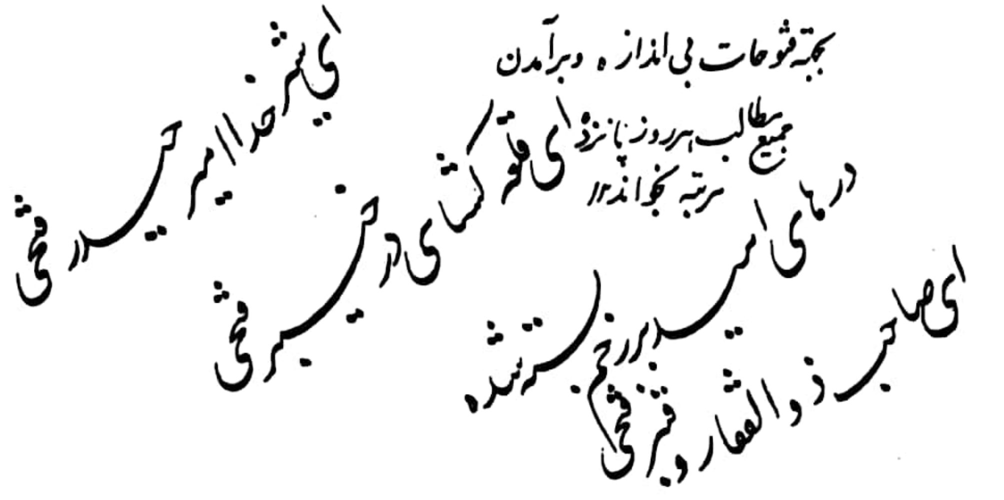
طالع سر عاقبت فروشی دارد همت هوس پلاس پوشی دارد
این جانہ بہ [یک] سوال بخشند دو کون استغنایم سر خموشی دارد

ترجمہ: میرا بخت عاقبت بیچنے کا ارادہ رکھتا ہے، ہمت ٹاٹ پہننے کی خواہش رکھتی ہے، اس گھر میں ایک سوال پر دونوں جہان بخشتے ہیں۔ میرا استغنا خاموشی چاہتا ہے۔

{بہ جہت غنی شدن ہر روز نو مرتبہ بخواند اسم "یا غنی و یا مغنی" مجربست}

ترجمہ: غنی بننے کے لیے ہر روز نو مرتبہ "یا غنی و یا مغنی" کے ناموں کے ساتھ پڑھے، بہت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۳۲



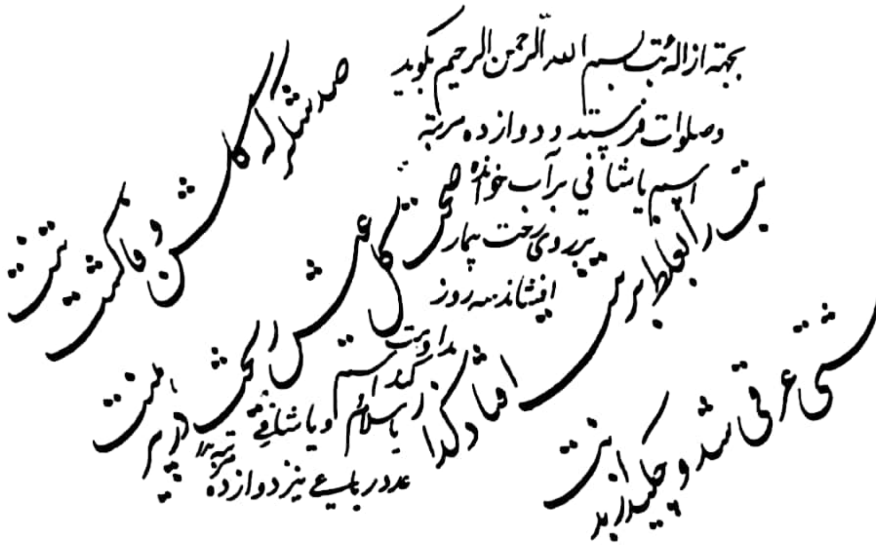
ای شیر خدا، امیر حیدرؑ فتحی — ای قلعہ کشای درِ خیبر فتحی
در ہای اُمید بر رُخم بَستہ شد — ای صاحبِ ذوالفقار و قنبرؓ فتحی

ترجمہ: اے شیر خدا اے امیر حیدرؑ فتح نصیب کر اور اے در خیبر کے قلعہ کشا فتح نصیب کر، اُمید کے دروازے میرے چہرے پر بند ہو چکے ہیں، اے صاحب ذوالفقار اور قنبرؓ کے مالک فتح نصیب کر۔

{بہ جہت فتوحات بی اندازہ و برآمدن جمیع، مطالب ہر روز پانزدہ مرتبہ بخواند}

ترجمہ: بے انتہا فتوحات چاہنے اور تمام مقاصد کو بر لانے کے لیے ہر روز پندرہ مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۳۳



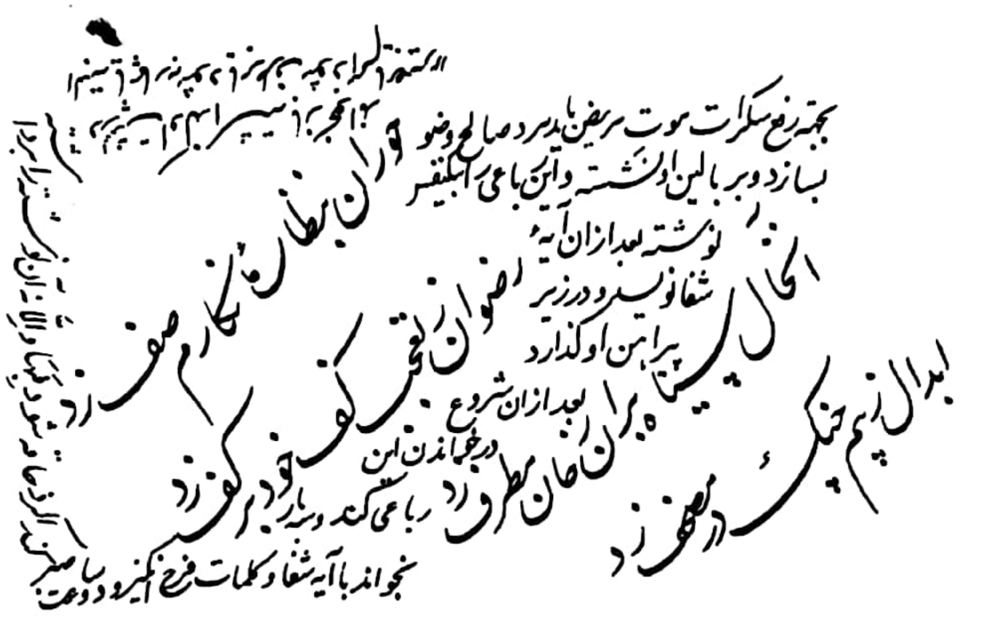
صد شکر کہ گلشن وفا گشت تنت　　　　صحت گل عیش ریخت در پیرہنت
تب را بہ غلط بر تنت افتاد گذار　　　　مشتی عرقی شد و چکید از بدنت

ترجمہ: خدا کا ہزار شکر ہے کہ تیرا بدن باغ وفا بن گیا، صحت نے تیرے پیراہن میں عیش وآرام کے پھول بکھیر دیے۔ بخار غلطی سے تیرے جسم پر آپڑا، وہ ایک مٹھی پسینا بن کر تیرے بدن سے ٹپک پڑا۔

{بہ جہت ازالہ تب ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بگوید وصلوات فرستد،
ودوازدہ مرتبہ اسم ”یاشافی بر آب خواندہ برروی رخت بیمار افشاند،
سہ روز مداومت کند ”اسم یاسلام ویاشافی“ عدد رباعی نیز دوازدہ مرتبہ}

ترجمہ: بخار اُتارنے کے لئے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کہے اور صلوات بھیجے اور بارہ مرتبہ یاشافی پڑھ کر پانی پر دم کر کے بیمار کے کپڑوں پر چھڑکے اور تین دن تک یہ عمل جاری رکھے۔ یاسلام اور یاشافی کو اس رباعی کے ساتھ بارہ مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۳۴



حوران بہ نظارۂ نگارم صف زد   رضوان ز تعجب کف خود بر کف زد
آن خال سیاہ بر آن رخان مطرف زد   ابدال ز بیم چنگ در مصحف زد

ترجمہ: حوروں نے میرے معشوق کے دیدار کے لیے صف بندی کر لی ،اور داروغہ ٔبہشت نے تعجب سے ہاتھ پر ہاتھ مارا، اس سیاہ تل کو ایسے خوشنما چہروں پر لگایا ابدال نے ڈر سے قرآن کو تھام لیا۔

{ بہ جہت رفع سکرات موت مریض باید مرد صالح وضو بسازد و بر بالین او نشستہ و این رباعی را بہ یک نفس نوشتہ بعد از آن آیہ شفا نویسد و در زیر پیراہن او گذارد۔ بعد از آن شروع در خواندن این رباعی کند و سہ بار بخواند با آیہ شفا و کلمات فرح انگیز و دو

ساعت صبر کند۔ اگر ذحاقہ شود فبہا والانہ آن نوشتہ را برداشتہ در پشت او گذاشتہ باز بخواند۔ البتہ یا بیمار بہ شود یا بر طرف شود "باسم یا بصیر"}

ترجمہ: مریض کی سکرات موت کو دور کرنے کے لیے ایک پرہیز گار شخص کو چاہیے کہ وضو کر کے مریض کے سرہانے بیٹھے اور اس رباعی کو ایک سانس میں لکھے اس کے بعد آیہ شفا لکھے اور مریض کے کُرتے میں اندر رکھ دے۔ اس کے بعد اس رباعی کو پڑھنا شروع کرے اور تین بار پڑھے آیہ شفا کے ساتھ اور فرح انگیز کلمات کے ساتھ اور دو گھنٹے صبر کرے۔ اگر افاقہ ہو تو ٹھیک ہے ورنہ اس تحریر کو اُٹھا کر اس مریض کی پیٹھ پر رکھ کر دوبارہ پڑھے، یا تو مریض صحت یاب ہو جائے گا یا پھر اس کی موت واقع ہو جائے گی یا بصیر پڑھنے سے۔

رباعی نمبر ۳۵

بجہت روشنائی چشم مدت سہ روز ہر روز صبح وظہر و شام با آیۂ شفا بخواند اسم یا بصیر

من دوش دعا کردم بادا مینا
تا بہ شود آن دو چشم بادا مینا
از چشم بد اندیش ترا چشم رسید
بر چشم بد اندیش تو بادا مینا

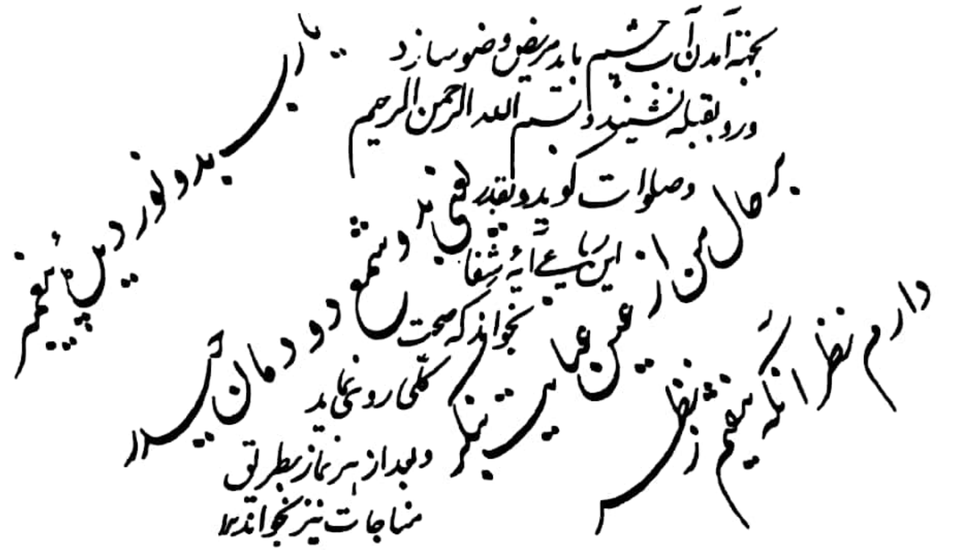
من دوش دعا کردم بادا مینا　　تا بہ شود آن دوش بادا مینا
از چشم بد اندیش ترا چشم رسید　　بر چشم بد اندیش تو بادا مینا

ترجمہ: میں نے کل رات دُعا مانگی کہ وہ قبول ہو جائے تاکہ تیری وہ دونوں بادامی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں۔ دشمن کی بدخواہ آنکھوں سے تجھے نظر لگ گئی، تیری بُرائی چاہنے والی آنکھوں میں شیشے پڑے رہیں۔

{بہ جہت روشنای چشم مدت سہ روز ہر روز صبح وظہر و شام بہ آیہ شفا بخواند اسم "یا بصیر"}

ترجمہ: آنکھوں کی روشنی کے لیے تین روز تک ہر روز صبح، دوپہر اور رات کو آیۂ شفا "یا بصیر" کے ساتھ پڑھے۔

رباعی نمبر ۳۶



یارب بہ دو نور دیدۂ پیغمبرؐ   یعنی بہ دو شمع دودمانِ حیدرؓ

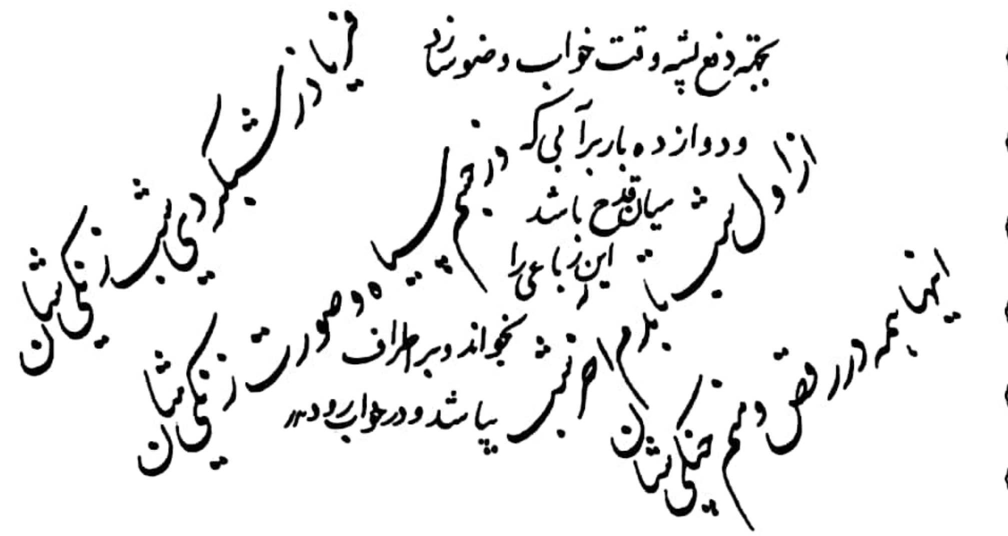
بر حال من از عین عنایت بنگر   دارم نظر آنکہ نیفتم ز نظر

ترجمہ: اے خدا! پیغمبرؐ کے دونوں نور چشم (حسنؑ و حسینؑ) کے صدقے میں یعنی حیدرؓ کے خانوادے کی دو شمعوں (حسنؑ و حسینؑ) کے صدقے میں میرے حال پر مکمل عنایت کی نظر کر۔ میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ کسی کی نظروں سے نہ گروں۔

{بہ جہت آمدن آب چشم باید مریض وضو سازد و قبلہ نشیند و "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" وصلوات گوید و بہ قدر این آیۂ شفا بخواند کہ صحت کلی روی نماید و بعد از ہر نماز بہ طریق مناجات نیز بخواند}

ترجمہ: آنکھ سے پانی آنے کی صورت میں بیمار کو چاہیے کہ وضو کر کے قبلہ رو بیٹھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم اور درود پڑھے اور اس رباعی کی قدر کرتے ہوئے آیۂ شفا پڑھے تاکہ مکمل شفا پائے اور ہر نماز کے بعد اسے مناجات کی طرح بھی پڑھے۔

رباعی نمبر ۳۷



فریاد ز شبگردی شب زنگی شان   وز جسم سیاہ و صورت زنگی شان

از اول شب تا بہ دم آخر شب   اینہا ہمہ در رقص و منم چنگی شان

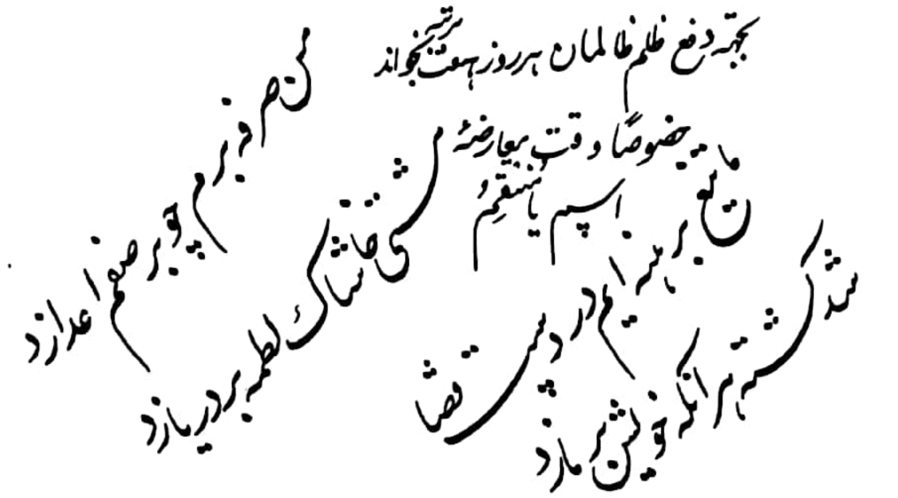
ترجمہ: ان کے رات بھر گھومنے اور گھنٹی بجانے سے فریاد ہے۔ ان کے سیاہ جسم اور کالی صورت سے فریاد ہے۔ اوّل شب سے شب کے آخری حصے تک یہ سب ناچنے میں اور میں انہیں پکڑنے میں مصروف ہوں۔

{ بہ جہت دفع پشہ وقت خواب وضو سازد و دوازدہ بار بر آبی کہ

میان قدح باشد این رباعی را بخواند و بر اطراف بپاشد و در خواب رود }

ترجمہ: مچھروں کو بھگانے کے لیے سوتے وقت وضو کرے اور بارہ مرتبہ اس رباعی کو پڑھ کر پیالے میں رکھے پانی پر دم کرے اور اس پانی کو اپنے ارد گرد چھڑکے اور سو جائے۔

رباعی نمبر ۳۸



من صرفہ برم چو بر صفم اعدازد مشتی خاشاک لطمہ بر دریازد
ما تیغ برہنہ ایم در دست قضا شد کشتہ ہر انکہ خویش برمازد

ترجمہ: میں فائدہ اُٹھاؤں کہ دشمن نے میری صف پر حملہ کیا۔ مٹھی بھر خس و خاشاک نے دریا کو تھپڑ مارا۔ ہم قضا و قدر کے ہاتھ میں برہنہ تلوار کی طرح ہیں۔ ہر وہ شخص مارا گیا جس نے ہم پر حملہ کیا۔

{بہ جہت دفع ظلم ظالمان ہر روز ہفت مرتبہ بخواند خصوصاً وقت معارضہ اُسم ''یا منتقم''}

ترجمہ: ظالموں کے ظلم کو دفع کرنے کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھے، خصوصاً مقابلہ کرتے وقت 'یا منتقم' پڑھے۔

رباعی نمبر ۳۹

بجہت تفریق اعدا در یک مجلس ده بار بخواند مجرب است

این گیدی گبر از کجا پیدا شد
این صورت قبر از کجا پیدا شد
خورشید مرا ز چشم من پنہاں کرد
این لکہ ابر از کجا پیدا شد

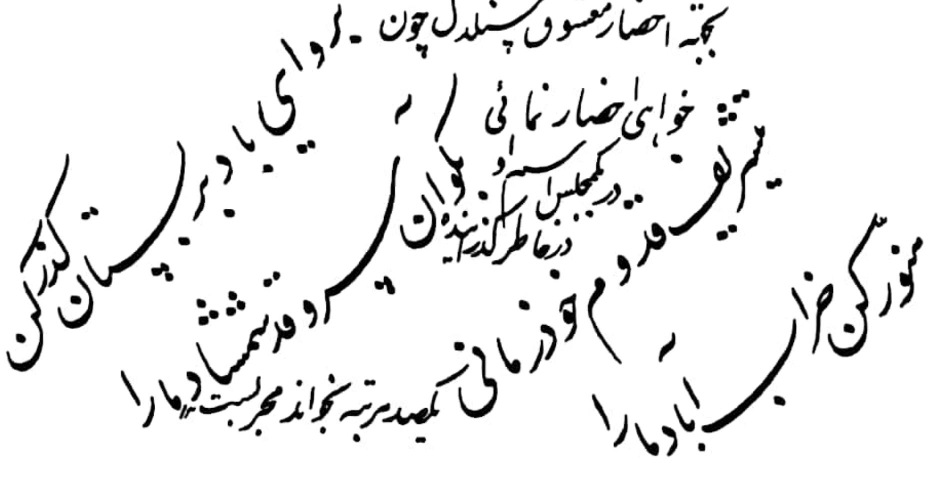
این گیدی گبر از کجا پیدا شد — این صورت قبر از کجا پیدا شد
خورشید مرا ز چشم من پنہاں کرد — این لکہ ابر از کجا پید ا شد

ترجمہ: یہ بد ذات زرتشتی کہاں سے آنکلا۔ یہ مردہ صورت کہاں سے آنکلا۔ میرے سورج کو میری آنکھوں سے چھپادیا۔ یہ بادل کا ٹکڑا کہاں سے آنکلا۔

{ بہ جہت تفریق اعدا در یک مجلس ده بار بخواند مجرب است }

ترجمہ: دشمنوں کو پراگندہ کرنے کے لیے ایک ہی نشست میں دس مرتبہ پڑھے، مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۴۰



برو ای باد بر بستان گذر کن — بگو آن سرو قد شمشاد مارا
بہ تشریف قدوم خود زمانی — منور کن خراب آباد مارا

ترجمہ: اے ہوا جا اور باغ کے پاس سے گزر، ہمارے اس سرو قد شمشاد (معشوق) سے کہہ دے کبھی قدم رنجہ فرما کر ہمارے اس ویرانے کو روشن کرو۔

{بہ جہت احضار معشوق سنگدل چون خواہی احضار نمائی دریک مجلس اسم او در خاطر گذرانیدہ یک صد مرتبہ بخواند مجرب است}

ترجمہ: پتھر دل معشوق سے ملاقات کرنے کے لیے جب چاہو کہ اس سے ملو تو ایک ہی نشست میں اس کا نام ذہن میں سوچ کر ایک سو مرتبہ یہ رباعی پڑھو بہت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۴۱

بجہت فتح و فیروزی بدین رباعی مداومت نمایند

ای باری خدایا بحق ہستی شش چیز مرا عطا فرستی
فتح و فرح و فراخ دستی ایمان و امان و تندرستی

ای باری خدایا بہ حق ہستی   شش چیز مرا عطا فرستی
فتح و فرح و فراغ دستی   ایمان و امان و تندرستی

ترجمہ: اے بارِ الٰہا! اپنے وجود کے صدقے میں مجھے چھے چیزیں عطا فرمادے۔
فتح، فرح، فراخ دستی، ایمان، امان اور تندرستی۔

{ بہ جہت فتح و فیروزی بدین رباعی مداومت نمایند }

ترجمہ: فتح و ظفر حاصل کرنے کے لیے اس رباعی کا ورد جاری رکھیں۔

رباعی نمبر ۴۲

بجہتِ نومیدی از خلق و متوصل شدن بجناب اقدس الٰہی
ہر روز ہشت مرتبہ بخوانند
از اہل زمانہ عار می باید داشت
وز صحبت شان کنار می باید داشت
از پیش کسی کار کسی نکشاید
امید بکردگار می باید داشت

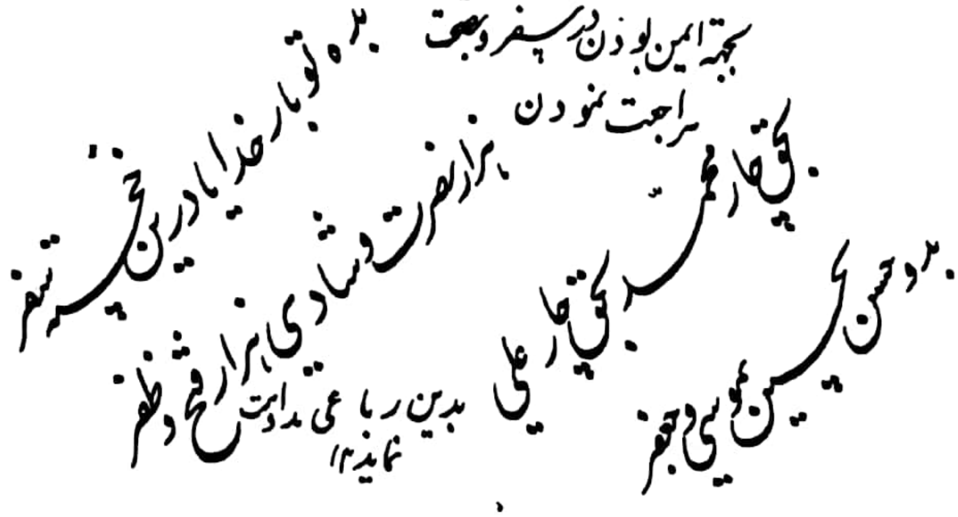
از اہل زمانہ عارمی باید داشت وز صحبت شان کنارمی باید داشت
از پیش کسی کار کسی نگشاید اُمید بہ کردگار می باید داشت

ترجمہ: اہل زمانہ سے عار رکھنا چاہیے اور ان کی صحبت سے کنارہ کشی کرنی چاہیے، کسی شخص کے پاس کسی کا کام حل نہ ہوا، اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔

{بہ جہت نومیدی از خلق و متوصل شدن بہ جناب اقدس الٰہی
ہر روز ہشت مرتبہ بخواند}

ترجمہ: خلق سے نااُمیدی اور اللہ کی ذات سے توسُّل حاصل کرنے کے لیے ہر روز آٹھ مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۴۳



بدہ تو بارِ خدایا درین خجستہ سفر　　ہزار نصرت و شادی ہزار فتح و ظفر

بہ حق چار محمدؐ بہ حق چار علیؑ　　بہ دو حسنؑ بہ حسینؑ بہ موسیٰؑ و جعفرؑ

ترجمہ: اے خدایا! تو اس مبارک سفر میں ہزاروں خوشیاں اور کامیابیاں دے اور ہزارہا فتوحات، چار محمدؐ اور چار علیؑ کے صدقے میں، دو حسنؑ کے صدقے اور ایک حسینؑ اور موسیٰؑ و جعفرؑ کے صدقے میں۔

(چار محمدؐ)۔ ۱۔ محمد مصطفیٰؐ۔ ۲۔ امام محمد باقرؑ۔ ۳۔ امام محمد تقیؑ۔ ۴۔ امام محمد مہدیؑ۔) (چار علیؑ)۔ ۱۔ امام علیؑ مرتضیٰؑ۔ ۲۔ امام علیؑ زین العابدین۔ ۳۔ امام علیؑ رضا۔ ۴۔ امام علیؑ نقی)۔ اور پھر دو امام حسنؑ و امام حسنؑ عسکری۔ امام حسینؑ، امام موسیٰؑ کاظمؑ و امام جعفرؑ صادق (حضرت رسول اکرمؐ اور بارہ امامین علیہم السلام)

{بہ جہت ایمن بودن در سفر و بہ صحت مراجعت نمودن بدین رباعی مداومت نماید}

ترجمہ: سفر میں محفوظ رہنے کے لیے اور صحت حاصل کرنے کے لیے اس رباعی کو مسلسل پڑھے۔

رباعی نمبر ۴۴

بجہت رفع غم سہ نوبت این رباعی را بخواند کہ بسیار مجرب است
غمناکم و از در تو با غم نروم
جز شاد و امیدوار و خرم نروم
از درگہ ہم چو تو کریمی ہرگز
محروم کسی نرفت و من ہم نروم

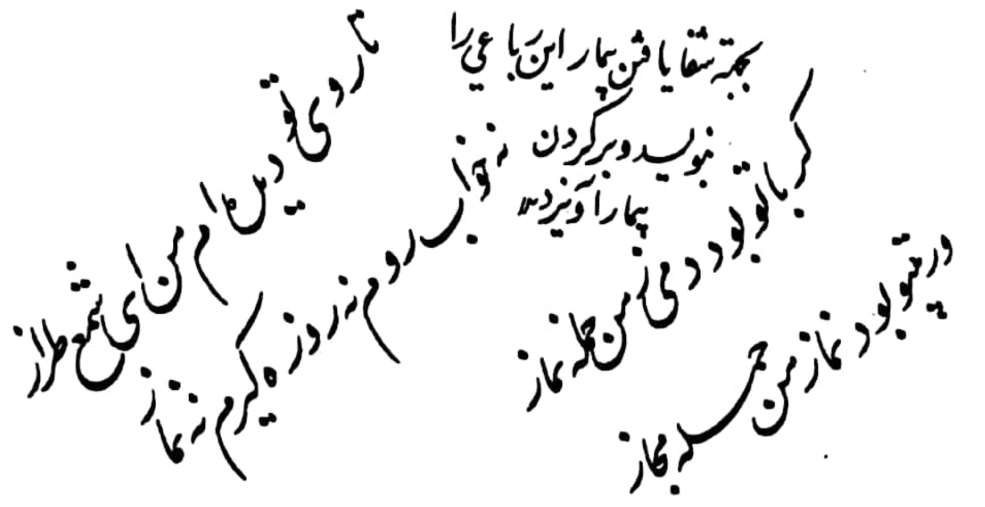
غمناکم و از در تو با غم نروم — جز شاد و اُمیدوار و خرم نروم
از درگہ ہم چو تو کریمی ھرگز — محروم کسی نرفت و من ہم نروم

ترجمہ: میں غمگین ہوں اور تیرے دروازے سے غمزدہ نہیں جاؤں گا، سوائے خوشی و خرمی اور اُمیدواری کے نہیں جاؤں گا۔ تجھ جیسے کریم کی درگاہ سے ہرگز کوئی شخص نااُمید نہیں گیا، چنانچہ میں بھی (نااُمید) نہیں جاؤں گا۔

{ بہ جہت رفع غم سہ نوبت این رباعی رابخواند کہ بسیار مجرب است }

ترجمہ: غم دور کرنے کے لیے اس رباعی کو تین مرتبہ پڑھے بہت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۴۵



تا روی تو دیدہ ام اے شمع طراز　　　نہ خواب روم نہ روزہ گیرم نہ نماز

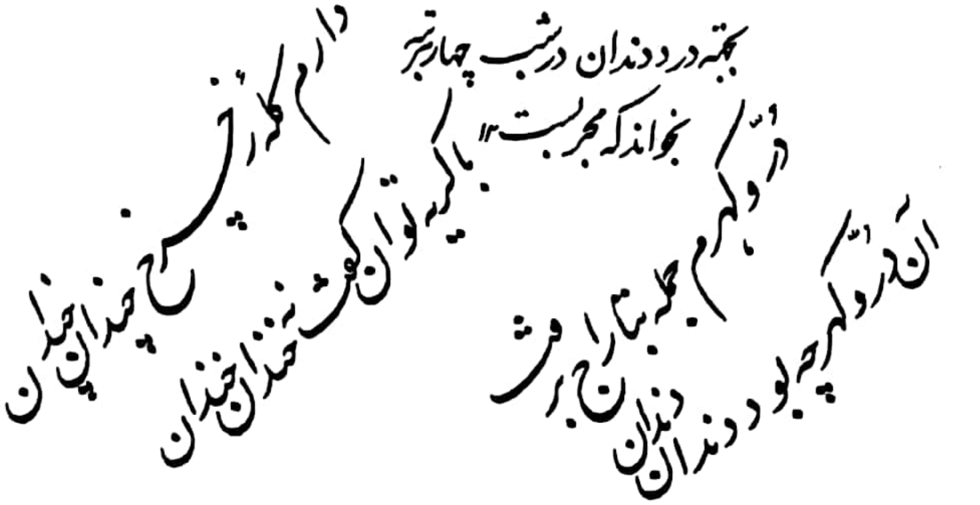
گر با تو بود دمی زمن جملہ نماز　　　ور بی تو بود نماز من، جملہ نماز

ترجمہ: اے شمع طراز جب سے میں نے تیرا چہرہ دیکھا ہے، نہ میں کوئی کام کرتا ہوں، نہ روزہ رکھتا ہوں اور نہ نماز پڑھتا ہوں، اگر تیرے ساتھ میرا ایک لمحہ بھی بسر ہو جائے تو وہ میری مکمل نماز ہے۔ اگر وہ تیرے بغیر ہو تو میری نماز مکمل مجاز بن جائے۔

{ بہ جہت شفایافتن بیمار این رباعی را بنویسد و بر گردن بیمار آویزد }

ترجمہ: بیمار کی شفایابی کے لیے اس رباعی کو لکھ کر مریض کے گلے میں لٹکا دے۔

رباعی نمبر ۴۶



دارم گلہ ز چرخ چندان چندان ‏ با گریہ توان گفت نہ خندان خندان

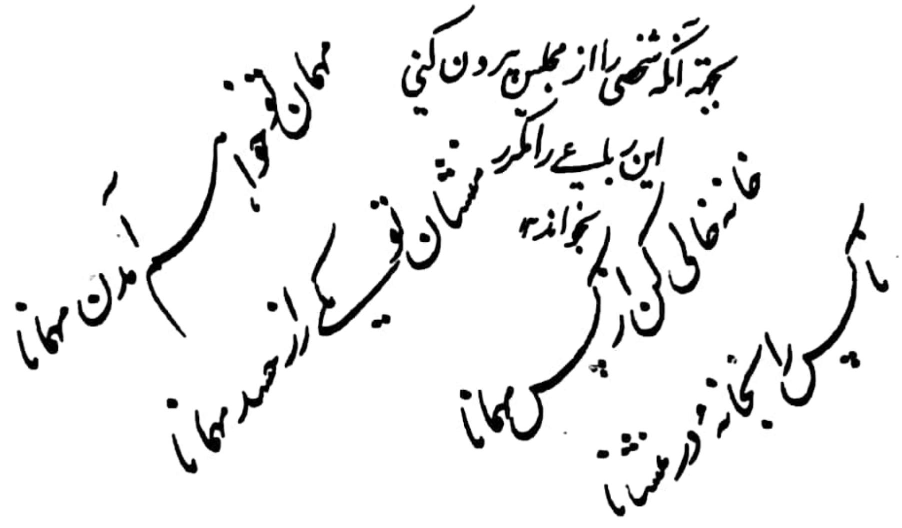
دُر و گہرم جملہ بہ تاراج برفت ‏ آن دُر و گہر چہ بود دندان دندان

ترجمہ: مجھے آسمان سے اِس قدر گلہ ہے جو آنسوؤں کی زبانی بیان کیا جاسکتا ہے مسکراتے ہوئے نہیں۔ میرے تمام دُر اور گوہر لوٹ لیے گئے وہ دُر و گوہر کیا تھے دانت تھے دانت تھے۔

{بہ جہت درد، دندان در شب چہار مرتبہ بخواند کہ مجربست}

ترجمہ: دانت کے درد کے لیے رات کو چار مرتبہ پڑھے کیوں کہ مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۴۷



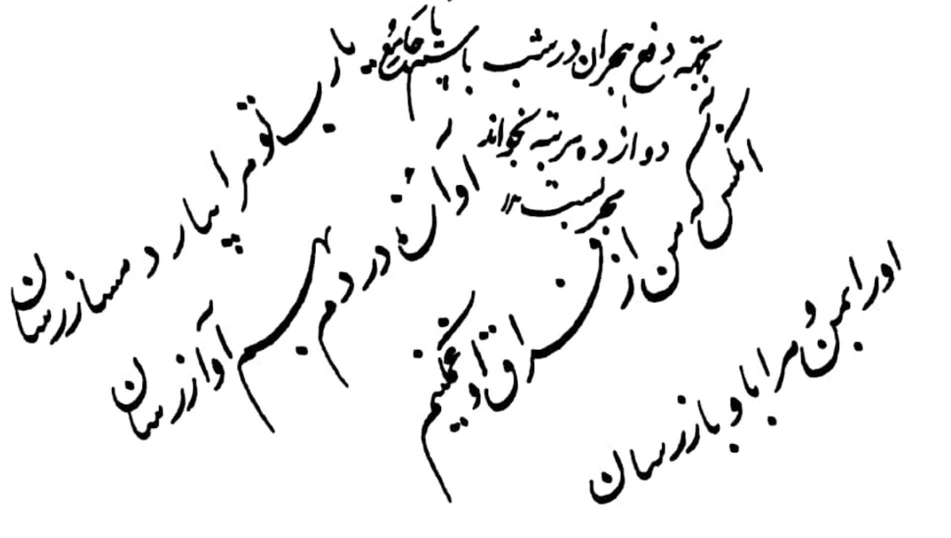
مہمان تو خواہم آمدن مہمانا   منشان تو یکی را ز حسد مہمانا
خانہ خالی کن از کس مہمانا   تا کس را بہ خانہ در منشانا

ترجمہ: اے مہمان تیرے مہمان آنے والے ہیں، تم حسد کی وجہ سے کسی کو بھی مہمان مت بناؤ۔ ہر مہمان سے اپنے دل کو خالی کرلو تاکہ کسی اور کو گھر میں مہمان کی حیثیت سے نہ بٹھاؤ۔

{ بہ جہت آنکہ شخصی را از مجلس بیرون کنی، این رباعی را مکرر بخواند }

ترجمہ: کسی شخص کو محفل سے باہر نکالنے کے لیے، اس رباعی کو بار بار پڑھے۔

رباعی نمبر ۴۸



یارب! تو مرا بہ یار و دمساز رسان	آوازۂ دردِم بہ ہم آواز رسان
آنکس کہ من از فراقِ او غم گینم	او را بہ من و مرا بہ او باز رسان

ترجمہ: اے خدا! تو مجھے میرے محبوب اور میرے دم ساز تک پہنچادے، اور میرے درد کی آواز کو میرے ہم نوا کو پہنچادے۔ وہ شخص کہ جس کے فراق میں، میں غمگین ہوں اُسے میرے پاس اور مجھے اُس کے پاس دوبارہ پہنچادے۔

{ بہ جہت دفع ہجران در شب بہ اسم "یا جامع" دوازدہ مرتبہ بخوانند مجربست }

ترجمہ: ہجر دور کرنے کے لیے رات کو اسم "یا جامع" کے نام کے ساتھ بارہ مرتبہ پڑھے مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۴۹

بجہت احضار مطلوب بدین رباعی
مداومت نماید کہ مجربست

ای دوست کسی باخبر از دردم نیست
آگاہ زحال و چہرۂ زردم نیست
ای دوست ز راہ دوستی ہا کہ مرا
دریاب کہ چون درنگری گردم نیست

ای دوست کسی باخبر از دردم نیست — آگاہ زحال و چہرۂ زَردَم نیست

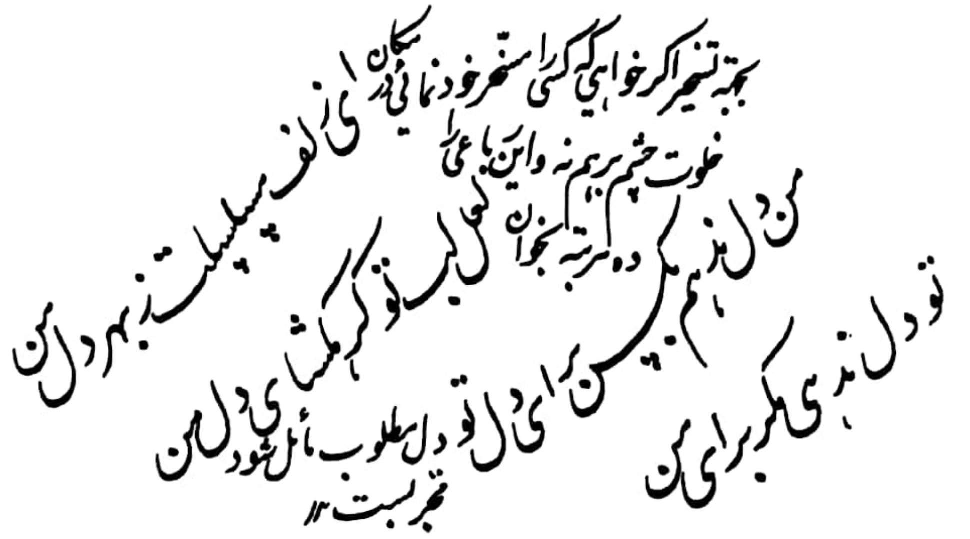
ای دوست ز راہ دوستی ہا کہ مرا — دریاب کہ چون درنگری گردم نیست

ترجمہ: اے دوست کوئی بھی میرے درد سے واقف نہیں ہے۔ وہ میرے زرد چہرے اور میرے حال سے آگاہ نہیں ہے۔ اے دوست دوستانہ طریقوں سے کبھی مجھے پالو، کیوں کہ جب دیکھو گے تو میری خاک بھی نہ ہو گی۔

{ بہ جہت احضار مطلوب بدین رباعی مداومت، نماید کہ مجربست }

ترجمہ: مطلوب کو پانے کے لیے اس رباعی کو مسلسل پڑھے، کیوں کہ یہ مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۵۰



ای زلف مسلسلت ز بہرِ دلِ من　　　لعل لب تو گرہ گشائی دلِ من

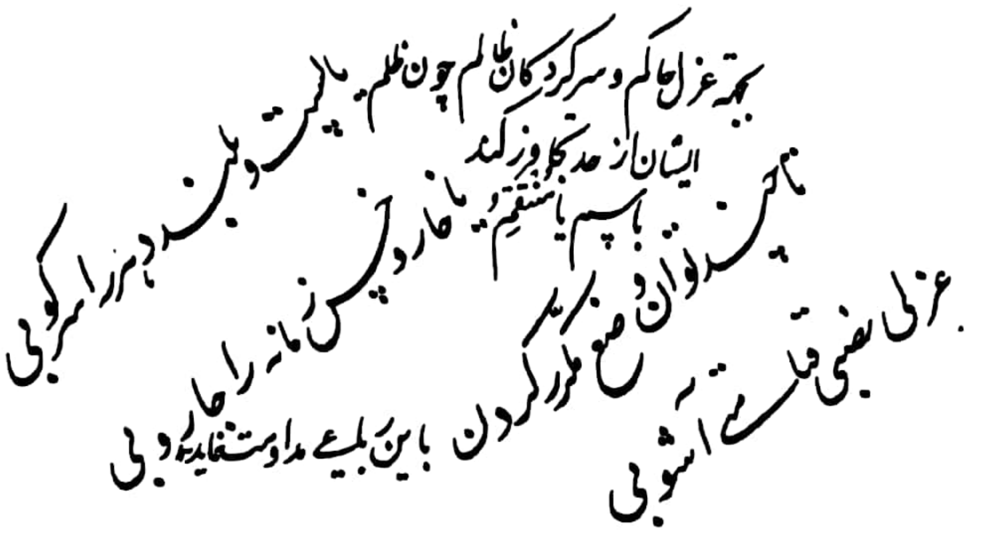
من دل ندہم بہ کس برای دل تو　　　تو دل ندہی مگر برای دلِ من

ترجمہ: اے وہ کہ تیری زلف مسلسل صرف میرے دل کے لیے ہے۔ تیرے سُرخ ہونٹ میرے دل کی گرہ کھولنے والے ہیں۔ تیری دل جوئی کی خاطر کسی کو دل نہیں دوں گا اور تو میرے سوا اپنا دل کسی اور کو نہیں دے گا۔

{بہ جہت تسخیر اگر خواہی کہ کس را مسخر خود نمای در مکان خلوت چشم بر ہم نہ واین رباعی را، دہ مرتبہ بخواند، دلِ مطلوب مائل شود مجربست }

ترجمہ: اگر کسی کو مسخر کرنا چاہتے ہو تو ایک پُر سکون جگہ پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر لو اور اس رباعی کو دس مرتبہ پڑھو۔ مطلوب کا دل مائل ہو گا، یہ مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۵۱



یا پست و بلند دہر را سر کوبی   یا خار و خس زمانہ را جاروبی
تا چند توان وضع مکرر کردن   عزلی نصبی قیامتی آشوبی

ترجمہ: یا زمانے کے پست اور بلند کی سرکوبی کر، یا زمانے کے کوڑے کرکٹ کو صاف کر دے، یہ حالت کب تک مکرر رکھی جاسکتی ہے۔ معزول کرنا، مقرر کرنا، قیامت برپا کرنا اور آشوب زمانہ۔

{بہ جہت عزل حاکم و سرگردگان ظالم چون ایشان
از حد تجاوز کند بہ اسم "یا منتقم" بہ این رباعی مداومت نماید}

ترجمہ: جب ظالم افسر و حاکم کی معزولی کے لیے جب اُن کا ظلم حد سے بڑھ جائے تو "یا منتقم" کے نام کے ساتھ اس رباعی کا ورد جاری رکھے۔

رباعی نمبر ۵۲

بجہت دفع ظلم این رباعی را باسم یا منتقم باید خواند

یا رب تو زمانہ را دلیلی بفرست
نمرودان را پشہ چو فیلی بفرست
فرعون صفتان دست برآوردہ بہ ظلم
موسیٰ و عصا و رود نیلی بفرست

یا رب تو زمانہ را دلیلی بفرست　　نمرودان را پشہ چو فیلی بفرست

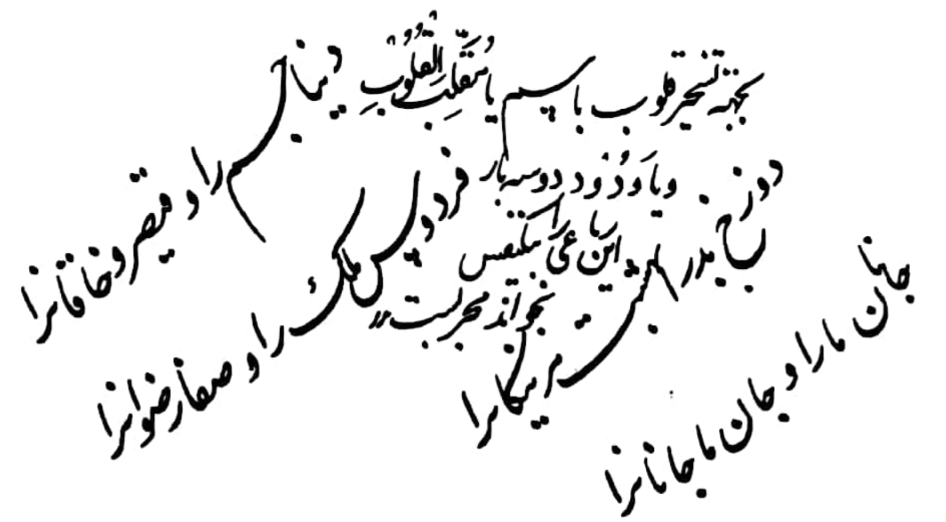
فرعون صفتان دست برآوردہ بہ ظلم　　موسیٰؑ و عصا و رودِ نیلی بفرست

ترجمہ: یااللہ تو زمانے کے لیے کوئی رہنما بھیج، اور نمرودوں کے لیے ہاتھی کے برابر مچھر بھیج، فرعون صفت لوگوں نے ظلم کی جانب ہاتھ بڑھایا ہے۔ موسیٰؑ اور عصا اور دریائے نیل بھیج۔

{بہ جہت دفع ظلم این رباعی را بہ اسم "یا منتقم" باید خواند}

ترجمہ: ظلم دفع کرنے کے لیے اس رباعی کو "یا منتقم" کے نام کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔

رباعی نمبر ۵۳



دُنیا جسم را و قیصرو خاقان را　　　فردوس ملک را و صفا رضوان را

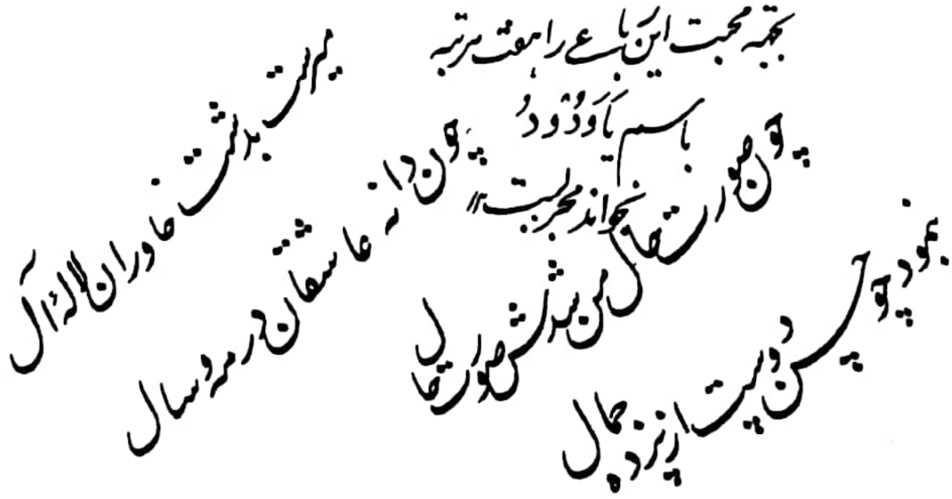
دوزخ بد را بہشت مرنیکان را　　　جانان ما را و جانِ ما جا نان را

ترجمہ: دُنیا تو جمشید (جم)، و قیصر اور خاقان کے لیے ہے، جنت فرشتوں کے لیے اور پاکیزگی جنت دربانِ جنت کے لیے ہے۔ دوزخ بروں کے لیے اور جنت نیکو کاروں کے لیے ہے۔ معشوق لوگ ہمارے لیے، اور ہماری جان معشوقوں کے لیے ہے۔

{ بہ جہت تسخیر قلوب بہ اسم "یامقلب القلوب ویاوُدُوْدُ"
دو سہ بار این رباعی را بہ یک نفس بخوانند مجربست }

ترجمہ: دلوں کو مسخر کرنے کے لیے "یامقلب القلوب" اور یاودود کے نام کے ساتھ یہ رباعی تین مرتبہ ایک ہی سانس میں پڑھنا چاہیے۔

رباعی نمبر ۵۴



می رست بہ دشت خاوران لالہ ءآل　　چوں دانۂ اشک عاشقان در مہ و سال

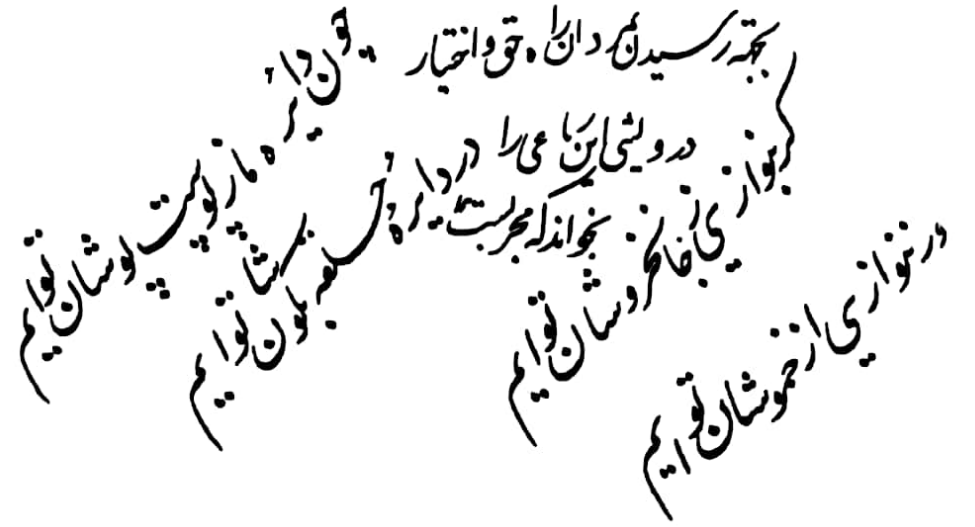
چون صورت حال من شدش صورت حال　　بنمودہ چو حسن دوست از پردہ جمال

ترجمہ: دشت خاوران میں سُرخ لالہ کے پھول ایسے اُگتے تھے جیسے مہینے اور سال بھر میں عاشقوں کے آنسوؤں کے قطرے۔ جب اس کی صورت حال میری صورت حال جیسی ہو گئی تو اُس نے پردۂ جمال سے دوست کے حُسن کی طرح جمال دکھایا۔

{بہ جہت محبت این رباعی راہفت مرتبہ بہ اسم "یاوَدُودُ" بخواند مجربست}

ترجمہ: محبت بڑھانے کے لیے اس رباعی کو سات مرتبہ "یاوَدُودُ" کے نام کے ساتھ ذکر کرے مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۵۵



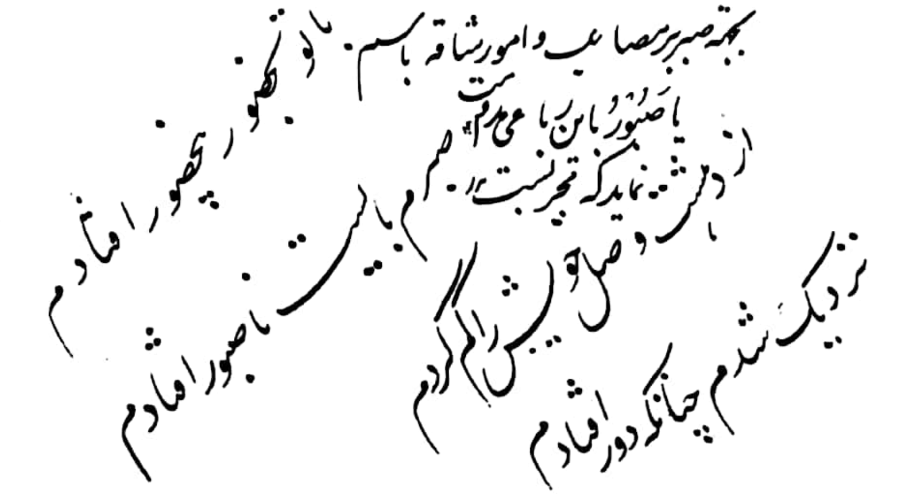
چون دایرهٔ ما ز پوست پوشان توایم　　در دایرهٔ حلقه به گوشان تو ایم
گر بنوازی زجا نخر و شان توایم　　ور ننوازی از خموشان توایم

ترجمہ: ہمارا تعلق تیرے گدڑی پوش فقیروں کے حلقے سے ہے۔ ہم تیرے حلقہ بہ گوش غلاموں کے حلقے میں ہیں۔ اگر تو ہمیں نوازے گا تو ہم تیرے جاں نثاروں میں سے ہوں گے اور اگر تو نہیں نوازے گا تو پھر بھی ہم تیرے خاموش رہنے والوں میں سے ہیں۔

{ بہ جہت رسیدن بہ مردان راہ حق واختیار درویشی این رباعی رابخوانند کہ مجربست }

ترجمہ: درویشی اختیار کرنے اور راہ حق پر چلنے والوں تک رسائی کے لیے اس رباعی کو پڑھنا مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۵۶



با تو بہ حضورِ بی حضور افتادم — صبرم بایست ناصبور اُفتادم

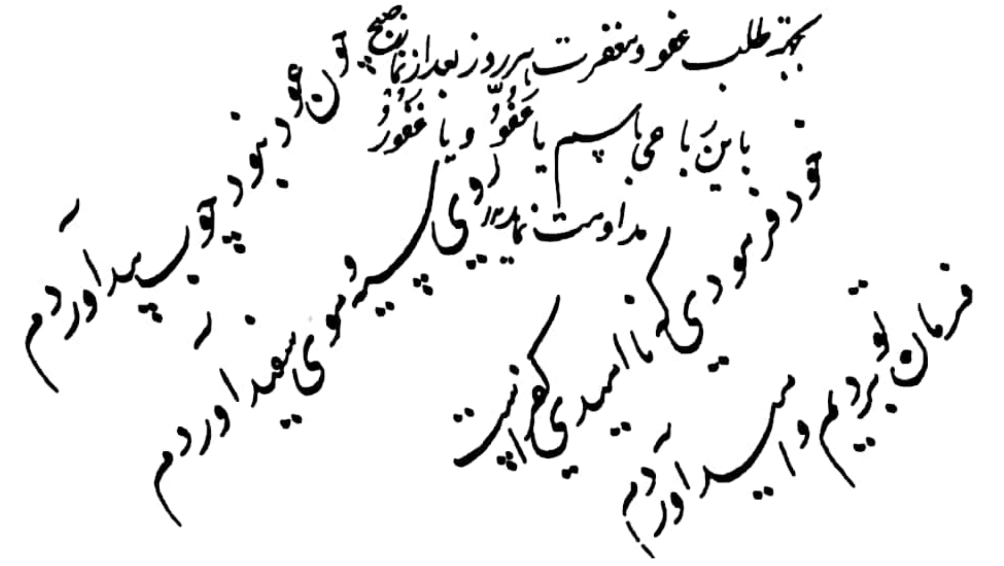
از دہشتِ وصل خویش راگم کردم — نزدیک شدم چنانکہ دور اُفتادم

ترجمہ: تیرے ساتھ حاضر رہ کر غیر حاضر رہا۔ مجھے صبر کرنا چاہیے تھا، مگر میں بے صبر رہا، وصل کی دہشت سے میں نے اپنے آپ کو کھو دیا۔ ایسا نزدیک ہوا کہ میں دور چلا گیا۔

{بہ جہت صبر بر مصائب وامور شاقہ بہ اسم ”یا صبور“
بہ این رباعی مداومت نماید کہ مجربست}

ترجمہ: سخت مشکل کاموں اور مصائب پر صبر کرنے کے لیے ”یا صبور“ کے نام کے ساتھ اس رباعی کو مسلسل پڑھنا مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۵۷



چون عود نبود چوب بید آوردم   روی سیہ و موی سفید آوردم

خود فرمودی کہ نااُمیدی کفراست   فرمان تو بردیم و اُمید آوردم

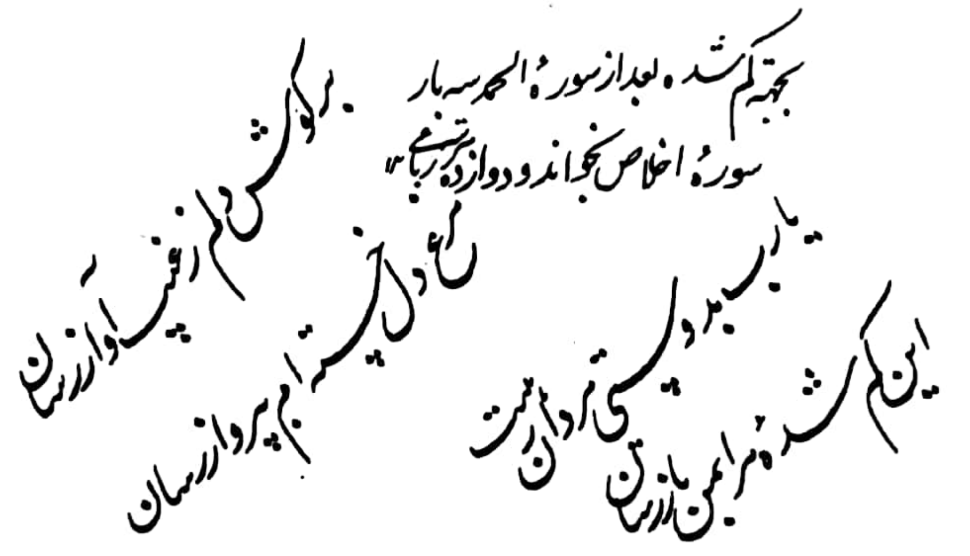
ترجمہ: عود نہ تھا اس لیے بید کی لکڑی لایا ہوں، سیاہ چہرہ اور سفید بال لایا ہوں۔ تو نے خود ہی فرمایا ہے کہ نااُمیدی کفر ہے، ہم نے تیرا حکم مانا اور میں اُمید لے کر آیا ہوں۔

{بہ جہت طلبِ عفو و مغفرت ہر روز بعد از نماز صبح

بہ ایں رباعی بہ اسم "یاعفو" و یاغفور" مداومت نماید}

ترجمہ: عفو و مغفرت حاصل کرنے کے لیے ہر روز نماز صبح کے بعد اس رباعی کو "یاعفو یاغفور" کے ناموں کے ساتھ مسلسل پڑھے۔

رباعی نمبر ۵۸



بر گوش دلم زغیب آواز رسان　　　مرغ دل خستہ ام بہ پرواز رسان

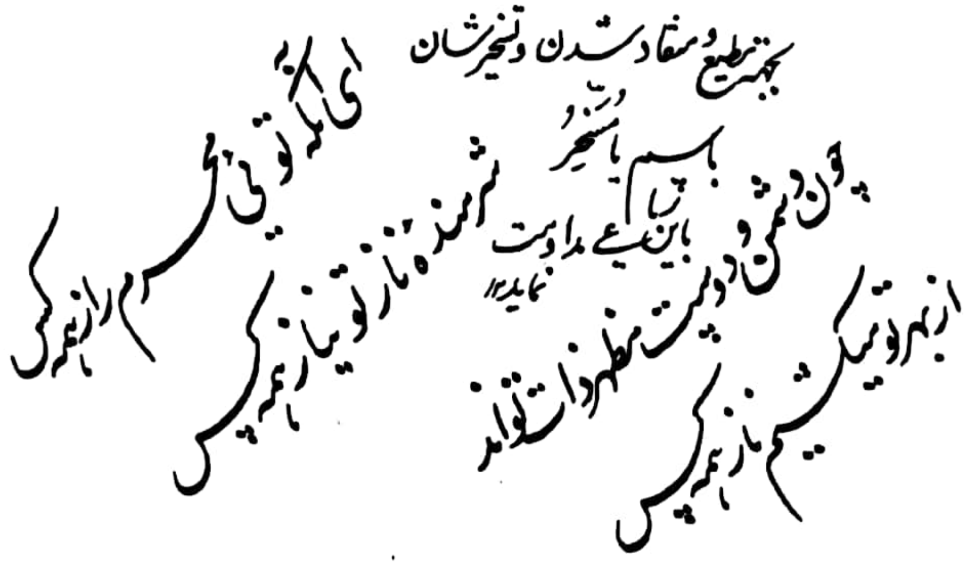
یا رب بہ دوستی مردان رہت　　　این گم شدہ مرا بہ من باز رسان

ترجمہ: اے خدا، میرے گوشِ دل میں غیب کی آواز پہنچا، اور میرے زخمی دل کے پرندے کو قوت پرواز عنایت کر۔ اے اللہ اپنے مردانِ راہ کی دوستی کی بدولت میرے اس گم شدہ سرمایے کو مجھ تک واپس پہنچا۔

{بہ جہت گم شدہ بعد از "سورۃ الحمد" سہ بار "سورۃ اخلاص" بخواند دوازدہ مرتبہ رباعی}

ترجمہ: کھوئی ہوئی چیز کے لیے "سورۃ الحمد" کے بعد تین بار "سورۂ اخلاص" پڑھے اور بارہ مرتبہ یہ رباعی پڑھے۔

رباعی نمبر ۵۹



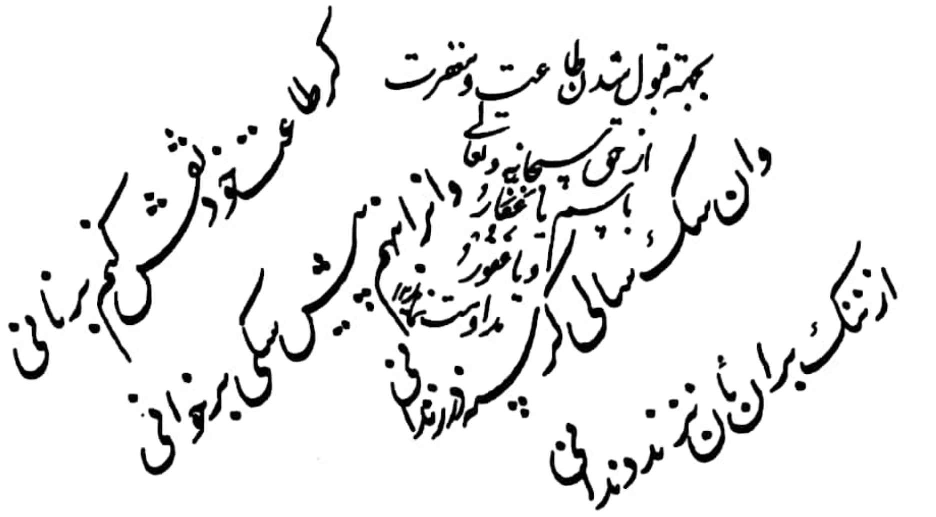
ای آنکہ تو ئی محرم راز ہمہ کس   شرمندۂ ناز تو نیاز ہمہ کس
چون دشمن و دوست مظہر ذات تو اند   از بہر تو می کشیم ناز ہمہ کس

ترجمہ: اے کہ تو ہر ایک کا محرم راز ہے، تمام لوگوں کا عجز وانکسار تیرے ناز کے آگے شرمندہ ہے۔ جب دوست اور دشمن دونوں تیری ذات کے مظہر ہیں، ہم تیری وجہ سے ہر ایک کے ناز اُٹھا رہے ہیں۔

{بہ جہت مطیع و منقاد شدن و تسخیر شان بہ اسم "یا مُسخِرُ" بہ این مداومت نماید}

ترجمہ: مطیع اور فرماں بردار ہونے اور انہیں مسخر کرنے کے لیے "یا مُسخِرُ" کے نام کے ساتھ رباعی کا مسلسل ورد کرے۔

رباعی نمبر ٦٠



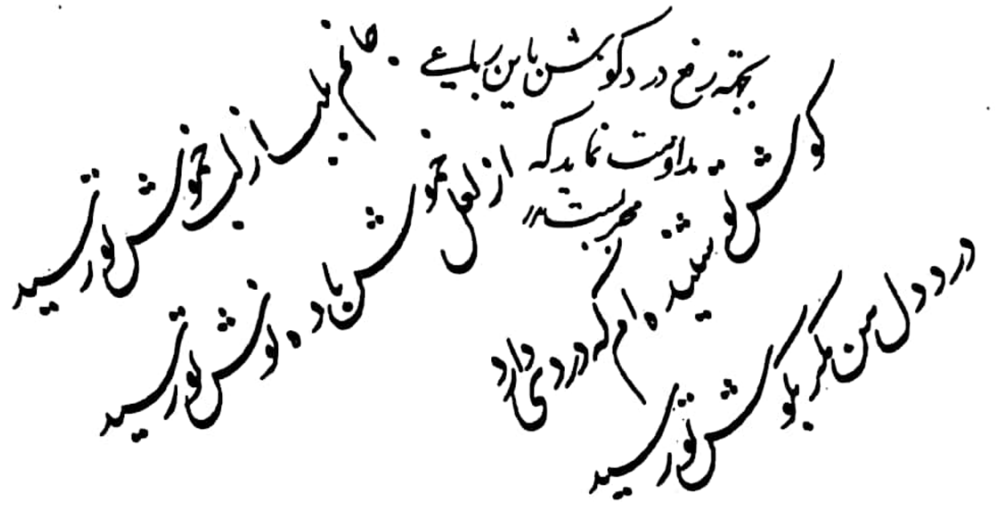
گر طاعت خود نقش کنم بر نانی   وان رابنہم پیش سگی بر خوانی
وان سگ سالی گرسنہ در زندانی   از ننگ بران نان نزند دندانی

ترجمہ: اگر میں اپنی اطاعت ایک روٹی پر نقش کروں اور اس روٹی کو ایک طباق میں ڈال کر کتے کے سامنے رکھ دوں، اور وہ کتا جو ایک سال تک قید میں بھوکا پیاسا رہا ہو، تو وہ بھی شرم کے مارے اس روٹی کو منہ نہیں لگائے گا۔

{بہ جہت قبول شدن طاعت و مغفرت
از حق سبحانہ و تعالیٰ ''یاغفارُ یاغفورُ'' مداومت نماید }

ترجمہ: حق سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں اطاعت کی قبولیت اور مغفرت کے لیے ''یاغفارُ یاغفورُ'' کا ورد جاری رکھے۔

رباعی نمبر ۶۱



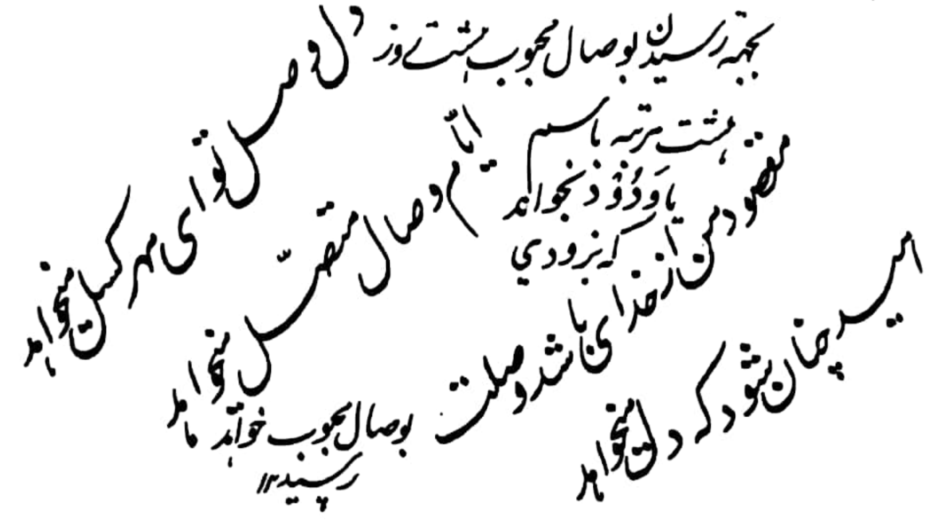
جانم بہ لب از لب خموش تو رسید　　از لعل خموش بادہ نوش تو رسید
گوش تو شنیدہ ام کہ دردی دارد　　درد دل من مگر بہ گوش تو رسید

ترجمہ: میری جان ہونٹوں تک تیرے خاموش ہونٹوں کی وجہ سے پہنچی اور لعلِ خاموش سے تیرے بادہ نوش ہونٹوں تک جا پہنچی۔ میں نے سُنا ہے کہ تیرے کان میں درد ہے، کیا کہیں میرا دردِ دل تو تیرے کانوں تک نہیں پہنچا۔

{بہ جہت رفع درد گوش بہ این رباعی مداومت نماید کہ مجربست}

ترجمہ: کان کا درد دور کرنے کے لیے اس رباعی کا مسلسل ورد کرے، مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۶۲



دل وصل تو ای مہر گسل می خواہد   ایام وصال متصل می خواہد
مقصود من از خدای باشد وصلت   اُمید چنان شود کہ دل می خواہد

ترجمہ: اے محبت توڑنے والے، دل تیرا وصل چاہتا ہے اور ایام وصال متصل چاہتا ہے۔ میرا مقصود و مدعا خداوند عالم سے بس تیرا وصل ہے۔ میری اُمید اسی طرح برآئے جیسا کہ میرا دل چاہ رہا ہے۔

{بہ جہت رسیدن بہ وصال محبوب ہشت روز ہشت مرتبہ بہ
اسم "یاوُدُوْدُ" بخواند کہ بہ زودی بہ وصال محبوب خواہد رسید }

ترجمہ: محبوب کا وصال حاصل کرنے کے لیے آٹھ روز آٹھ بار "یاوُدُود" کے نام کے ساتھ اس رباعی کو پڑھے بہت جلد ہی اپنے محبوب کا وصال حاصل ہو گا۔

رباعی نمبر ۶۳

بجہت رسیدن بوطن خود باین رباعی مداومت کہ مجربست

سودا بسرم ہمچو پلنگ اندر کوہ
غم بر سرِ غم بسان سنگ اندر کوہ
دور از وطن خویش بغربت خوارم
چون شیر بدریا و نہنگ اندر کوہ

سودا بہ سرم ہمچو پلنگ اندر کوہ — غم بر سر غم بسان سنگ اندر کوہ

دور از وطن خویش بہ غربت خوارم — چون شیر بہ دریا و نہنگ اندر کوہ

ترجمہ: میرے سر میں سودا اس طرح ہے جیسے چیتا پہاڑ پر۔ غم بالائے غم اس طرح پڑے ہیں جیسے پتھر پہاڑ پر۔ میں اپنے وطن سے دور غریب الوطنی میں خوار ہو رہا ہوں، جیسے شیر سمندر میں اور وھیل مچھلی پہاڑ پر۔

{بہ جہت رسیدن بہ وطن خود بہ این رباعی مداومت کہ مجربست}

ترجمہ: اپنے وطن پہنچنے کے لیے اس رباعی کا مسلسل ورد کرنا مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۶۴

بجہت محبت والفت این رباعی
بسیار مجربست

ای دیدہ مرا عاشق یاری کردی
حیران رخ لالہ عذاری کردی
کاری کردی کہ ہیچ نتوان گفتن
اللہ اللہ چہ خوب کاری کردی

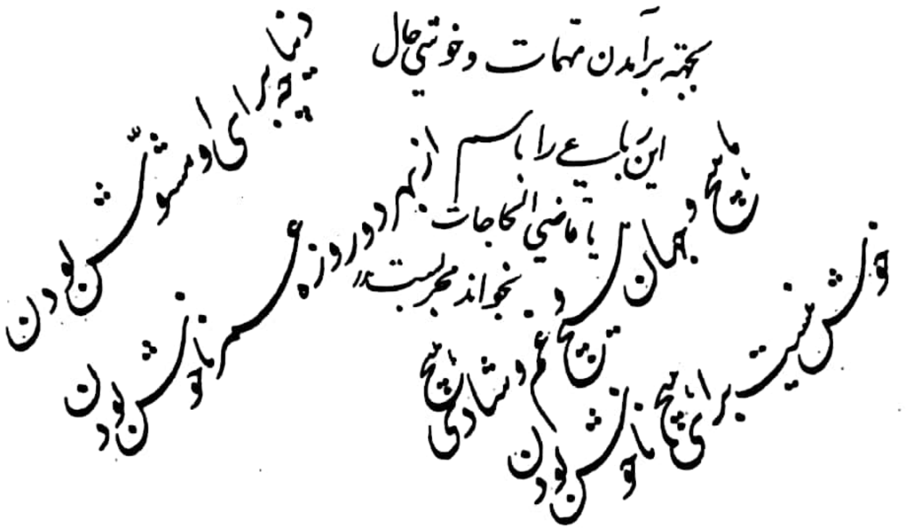
ای دیدہ مرا عاشق یاری کردی   حیران رُخ لالہ عذاری کردی
کاری کردی کہ ہیچ نتوان گفتن   اللہ اللہ چہ خوب کاری کردی

ترجمہ: اے آنکھ، تو نے مجھے دوست کا عاشق بنادیا، اس لالہ عذار کے چہرے کے لیے حیران و ششدر بنادیا، تو نے ایسا کام کیا ہے کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ اللہ اللہ! تو نے کیا خوب کام کیا ہے۔

{ بہ جہت محبت واُلفت این رباعی بسیار مجرب است }

ترجمہ: محبت اور اُلفت بڑھانے کے لیے یہ رباعی بہت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۶۵



دُنیا چہ برای او مشوش بودن   از بہر دو روزہ عمرُ ناخوش بودن

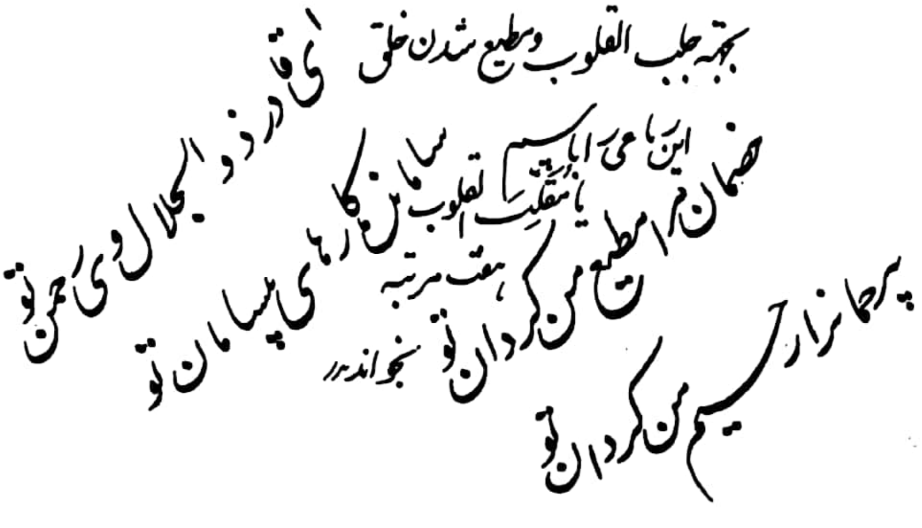
ما ہیچ و جہان ہیچ و غم وشادی ہیچ   خوش نیست برای ہیچ ناخوش بودن

ترجمہ: دُنیا کی حقیقت کیا ہے جس کے لیے اتنی تشویش کی جائے، دوروزہ زندگی کے لیے غمگین رہیں۔ ہم ہیچ ہیں اور دُنیا ہیچ ہے اور غم اور خوشی بھی ہیچ ہے۔ یہ اچھی بات نہیں کہ اس ہیچ کے لیے غمگین رہا جائے۔

{بہ جہت برآمدن مہمات وخوشی خیال این رباعی
رابہ اسم "یا قاضی الحاجات" بخواند مجربست}

ترجمہ: مشکلوں کے حل ہونے اور خوشیاں لانے کے لیے اس رباعی کو "یا قاضی الحاجات" کے نام کے ساتھ پڑھے، نہایت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۶۶



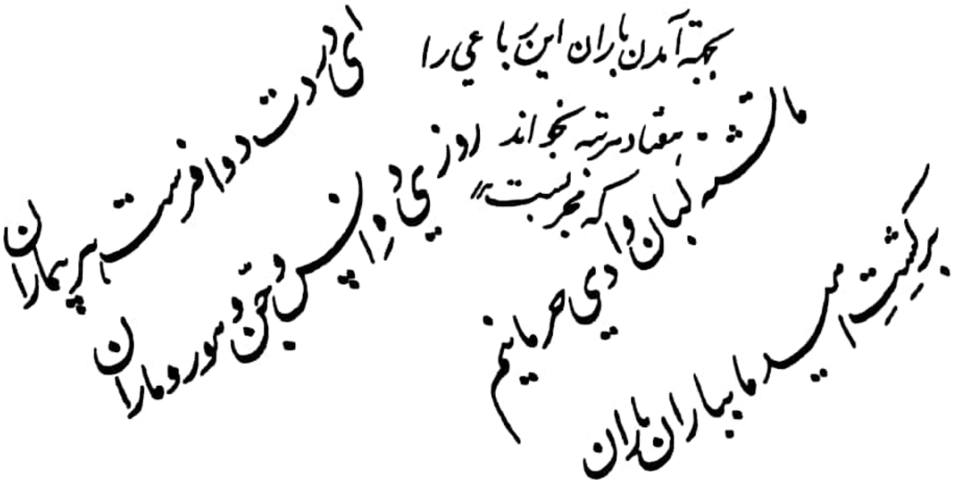
ای قادر ذوالجلال وی رحمن تو — سامانده کارهای بی سامان تو
خصمان مرا مطیع من گردان تو — بی رحمان را رحیم من گردان تو

ترجمہ: اے قادرِ ذوالجلال اور اے رحمن، تو بے سہارا لوگوں کو ساز و سامان دینے والا ہے۔ تو میرے دشمنوں کو میرا فرماں بردار بنادے اور بے رحموں کو مجھ پر رحم کرنے والا بنادے۔

{ بہ جہت جلب القلوب و مطیع شدن خلق این رباعی
را بہ اسم ''یامقلب القلوب'' ہفت مرتبہ بخوانند }

ترجمہ: خلق کو مطیع کرنے اور قلوب کو جلب کرنے کے لیے اس رباعی کو ''یا مقلب القلوب'' کے نام کے ساتھ سات مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۶۷



ای وردت دو افرست ہر بیماران   روزی دہ اِنس و جن و مور و ماران

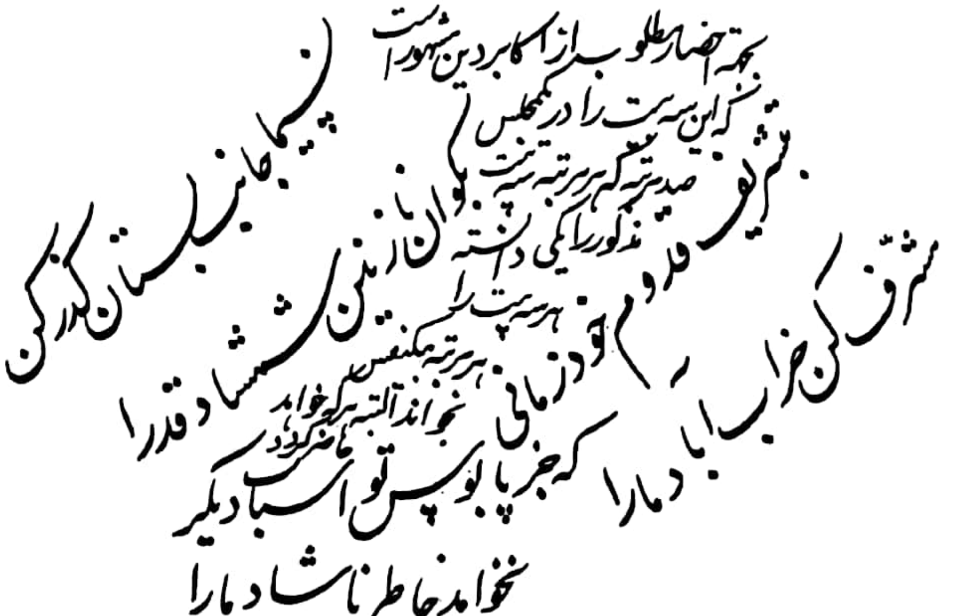
ما تشنۂ لباں وادی حرمانیم   بر کشت اُمید ما بباران باران

ترجمہ: اے درد دینے والے مریضوں کے لیے دوا بھیج ۔ انسانوں ، جنوں ، چیونٹیوں اور سانپوں کو روزی دینے والے ہم وادی حرماں کے تشنہ لب لوگ ہیں، ہماری اُمید کے کھیت میں بارش برسا دے۔

{ بہ جہت آمدن باران این رباعی را ہفتاد مرتبہ بخواند کہ مجربست }

ترجمہ: بارش لانے کے لیے اس رباعی کو ستر مرتبہ پڑھے، مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۶۸



نسیما جانب بستان گذر کن — بگو آن نازنین شمشاد قد را

بہ تشریف قدوم خود زمانی — مشرف کن خراب آباد مارا

کہ جز پابوس تو اسباب دیگر — نخواہد خاطر ناشاد مارا

ترجمہ: اے باد نسیم باغ سے گزر کر اس شمشاد قد نازنین سے کہہ دے کہ کبھی اپنی تشریف آوری سے ہمارے اس ویرانے کو مشرف کرو، کیونکہ تیری قدم بوسی کے علاوہ ہمارا ناشاد دل اور کچھ نہیں چاہتا۔

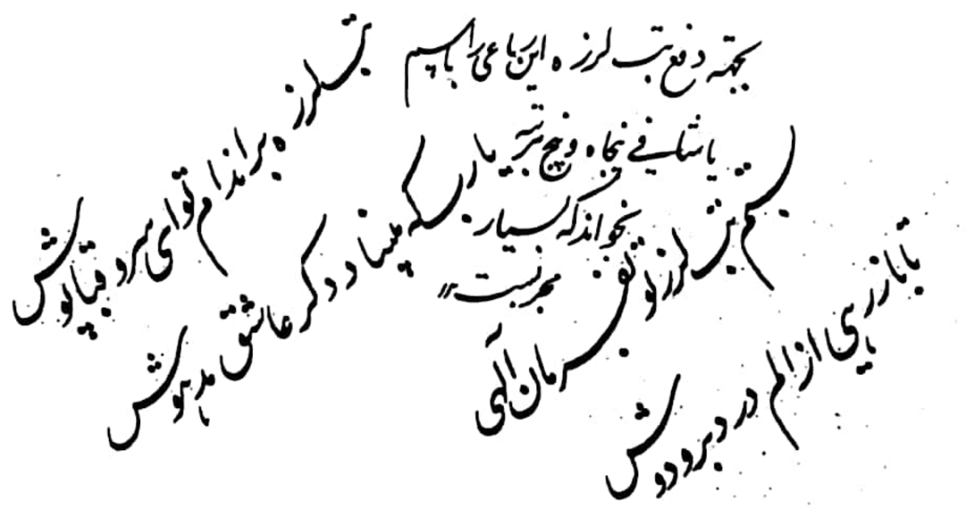
{ بہ جہت احضار مطلوب از اکابر دین مشہور است کہ

این سہ بیت را در یک مجلس صد مرتبہ سہ بیت مذکور را یکی دانستہ

ہر سہ بیت را ہر مرتبہ بہ یک نفس بخواند البتہ ہر کہ خواہد حاضر گردد}

ترجمہ: مطلب حاصل کرنے کے لیے اکابرِ دین سے یہ روایت مشہور ہے۔ کہ یہ تین ابیات ایک ہی نشست میں سو مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ تینوں مذکورہ ابیات کو ایک ہی جان کر ہر مرتبہ ایک ہی سانس میں تینوں کو پڑھے، وہ جسے حاضر کرنا چاہتا ہے وہ حاضر ہو جائے گا۔

رباعی نمبر ۶۹



تب لرزه براندام توای سرو قباپوش   یارب که مبیناد دِگر عاشق مدہوش

بستم تب لرزه تو به فرمان الٰهی   تاباز رہی از الم دردِ برَ و دوش

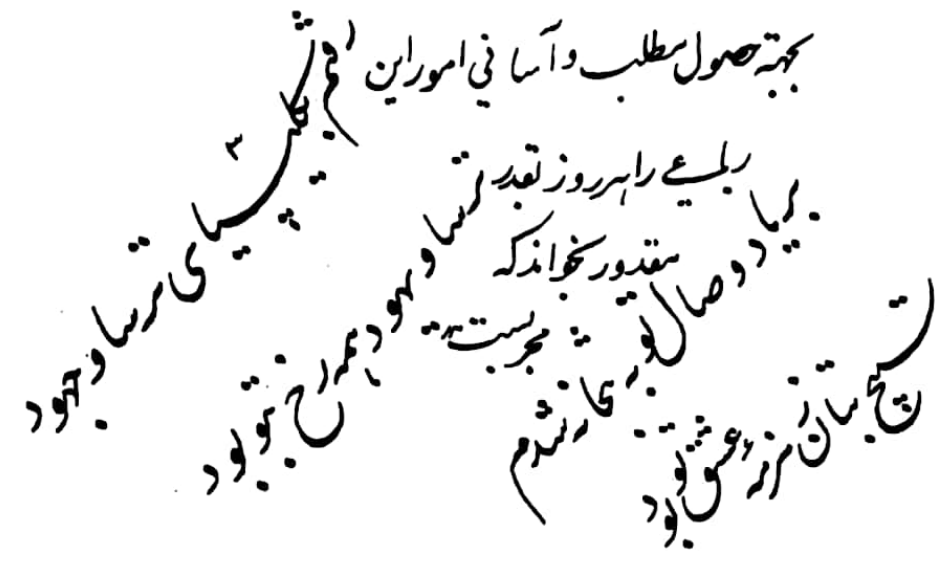
ترجمہ: اے سرو قباپوش تیرے جسم پر لرزشی بخار خدا کرے کہ مدہوش عاشق کبھی نہ دیکھے۔ اللہ کے حکم سے میں نے تیرے بخار کی لرزش کو باندھ دیا ہے تاکہ تو جسم اور کندھوں کے درد سے نجات پالے۔

{به جهت دفع تب لرزه این رباعی را به اسم "یاشافی"

پنجاه و پنج مرتبه بخواند که بسیار مجرب است}

ترجمہ: لرزش والے بخار کو دور کرنے کے لیے اس رباعی کو "یاشافی" کے نام کے ساتھ پچپن مرتبہ پڑھے نہایت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۷۰



رفتم بہ کلیسای ترسا و جہود   ترسا و یہود ہمہ رُخ بہ تو نمود

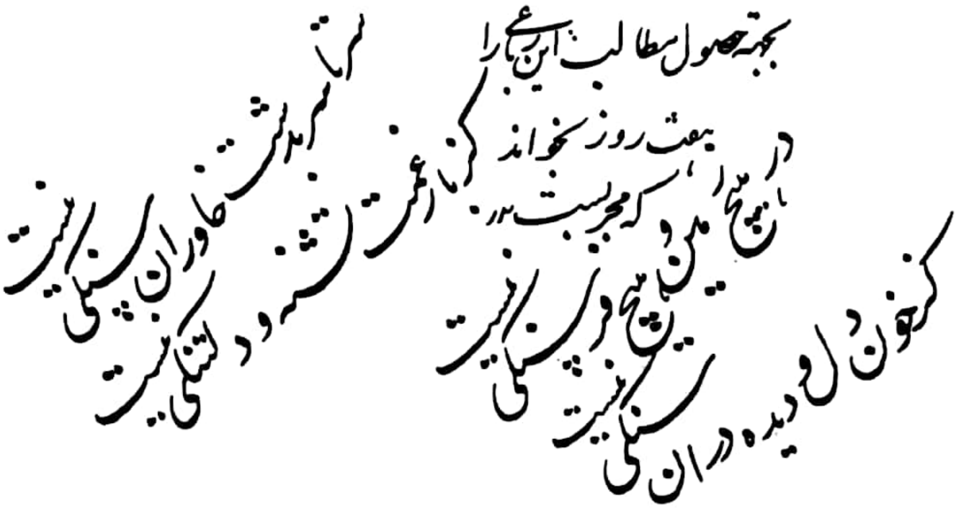
بر یاد وصال تو بہ بتخانہ شدم   تسبیح بتاں زمزمۂ عشق تو بود

ترجمہ: میں مسیحیوں اور یہودیوں کے کلیساؤں میں گیا، مسیحیوں اور یہودیوں میں سے ہر ایک کا رُخ تیری ہی طرف تھا۔ میں تیری یاد میں بت خانے بھی گیا، بتوں کی تسبیح تیرے عشق کا زمزمہ تھا۔

{بہ جہت حصول مطلب و آسانی امور این رباعی را،
ہر روز بہ قدر مقدور بخواند کہ مجربست}

ترجمہ: مطلب و مقصد حاصل کرنے کے لیے اس رباعی کو ہر روز جس قدر ہو سکے پڑھے، بہت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۷۱



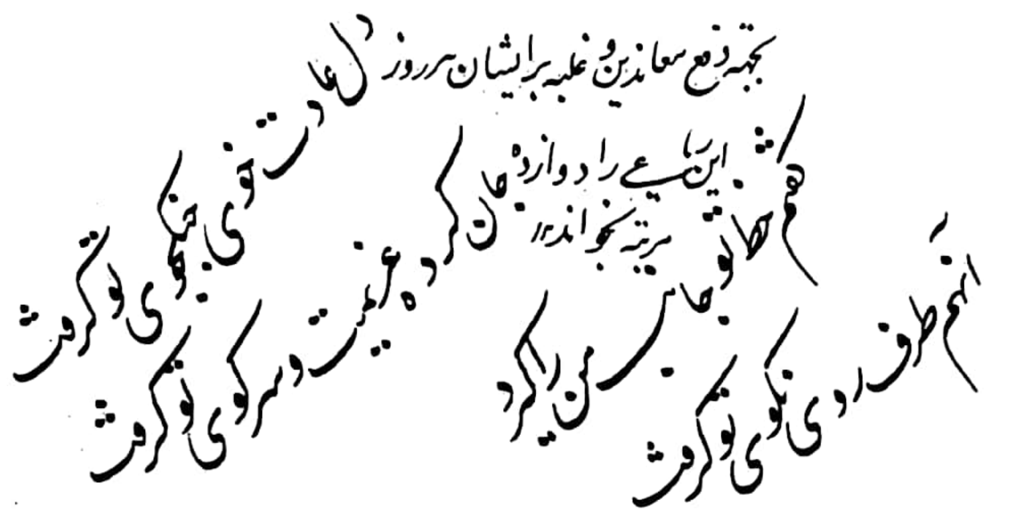
سرتاسر بہ دشت خاوران سنگی نیست		کز بار غمت تشنہ و دلتنگی نیست
در ہیچ زمین و ہیچ فرسنگی نیست		کز خون دل و دیدہ دران سنگی نیست

ترجمہ: دشت خاوراں میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک کوئی ایسا پتھر نہیں جو تیرے غم کے بوجھ کی وجہ سے پیاسا اور افسردہ نہ ہو، کوئی ایسی زمین اور ایسا فرسنگ نہیں جہاں دل اور آنکھ کے خون کا پتھر نہ ہو۔

{بہ جہت حصول مطلب این رباعی را ہفت روز بخواند کہ مجرب ست}

ترجمہ: مطلب و مقصد حاصل کرنے کے لیے اس رباعی کو سات دن پڑھے، مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۷۲



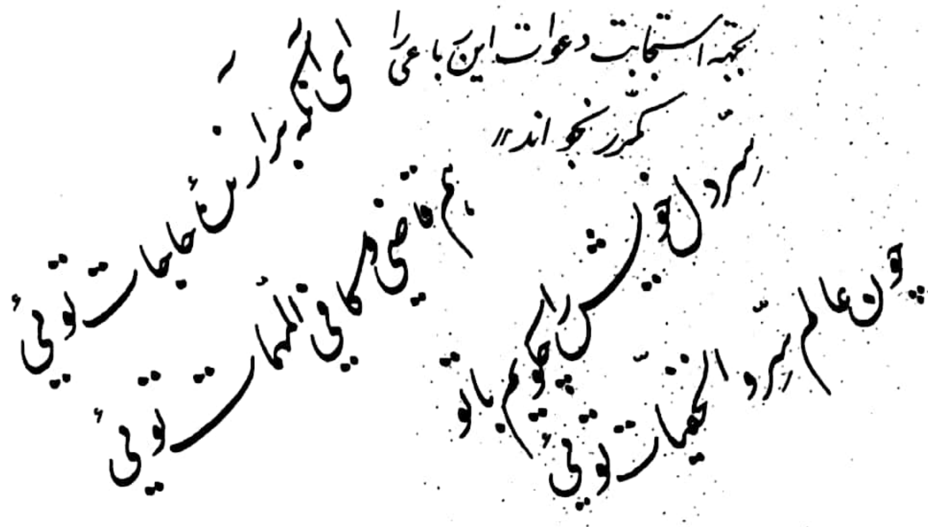
دل عادت وخوی جنگجوی تو گرفت ‏ ‏ ‏ ‏ جان کردہ عزیمت و سر کوی تو گرفت
گفتم خط تو جانب من را گیرد ‏ ‏ ‏ ‏ آن ہم طرف روی نکوی تو گرفت

ترجمہ: دل نے تیری ہی جنگجوئی کی عادت اور خصلت اختیار کر لی ہے۔ جان نے عزم کیا اور تیری گلی کا راستہ روک لیا ہے۔ میں نے کہا کہ تیرا خط میرے پہلو پر قبضہ کر لے گا۔ اس نے بھی تیرے خوبصورت چہرے کا رُخ کیا۔

{بہ جہت دفع معاندین غلبہ برایشان ہر روز این رباعی رادوازدہ مرتبہ بخواند مجربست}

ترجمہ: عناد رکھنے والوں کو دور کرنے اور ان پر غلبہ پانے کے لیے ہر روز اس رباعی کو بارہ مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۷۳



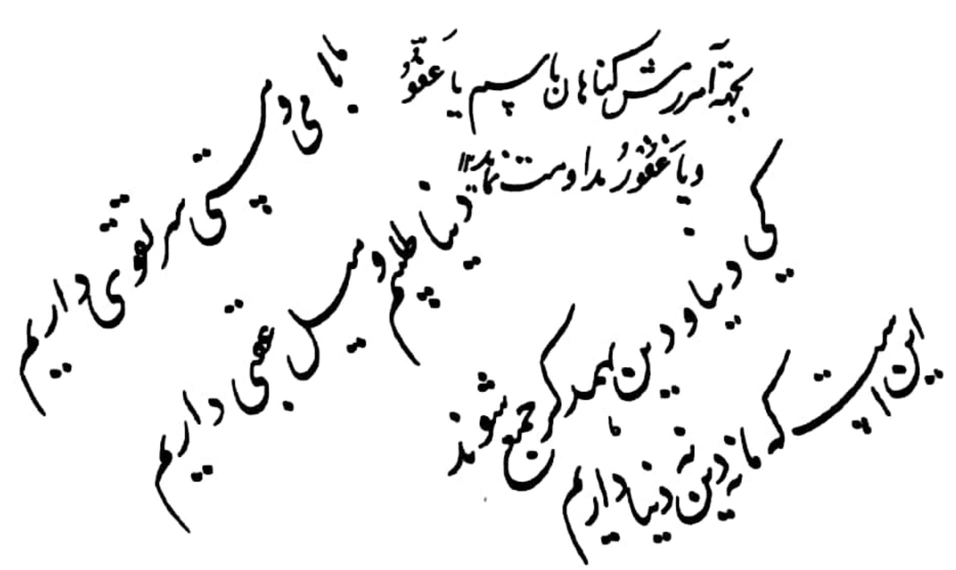
ای آنکہ بر آرندۂ حاجات تویی　　ہم قاضی و کافی المہمات تویی
سرّ دل خویش را چہ گویم باتو　　چون عالم سرّ و الخفیات تویی

ترجمہ: اے کہ تو حاجتوں کا بر لانے والا ہے، تو ہی حاجتوں کو پورا کرنے والا اور مہمات کے لیے کافی ہے۔ میں اپنے دل کا راز تجھ سے کیا کہوں، جب کہ تو دنیا کے رازوں اور پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔

{بہ جہت استجابت دعوات این رباعی را مکرر بخوانند}

ترجمہ: دُعاؤں کی قبولیت کے لیے اس رباعی کو مسلسل پڑھے۔

رباعی نمبر ۷۴



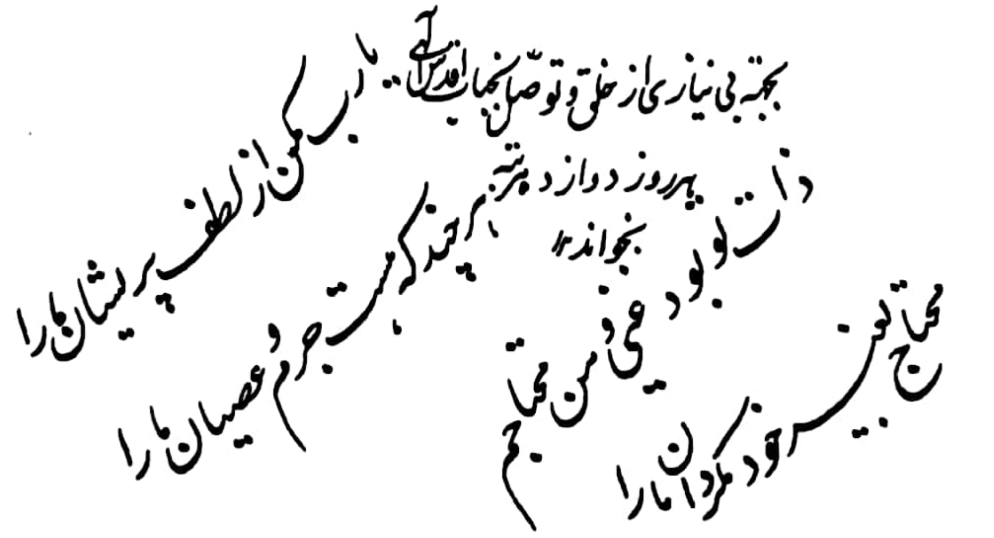
ما با می و مستی سر تقویٰ داریم   دُنیا طلبیم و میل عقبیٰ داریم
دُنیا و دین بہ ہمدگر جمع شوند   این است کہ مانہ دین نہ دُنیا داریم

ترجمہ: ہم شراب اور مستی کے ساتھ تقویٰ بھی رکھتے ہیں ہم دنیا کے طلبگار ہیں اور عقبیٰ کی طرف رغبت بھی رکھتے ہیں دنیا اور دین کب آپس میں ایک ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نہ دین رکھتے ہیں اور نہ دنیا۔

{بہ جہت آمرزش گناہان بہ اسم "یاعفوو یاغفور" مداومت نماید}

ترجمہ: گناہوں کی آمرزش کے لیے اسم "یاعفوو یاغفور" کے ساتھ ورد جاری رکھے۔

رباعی نمبر ۷۵



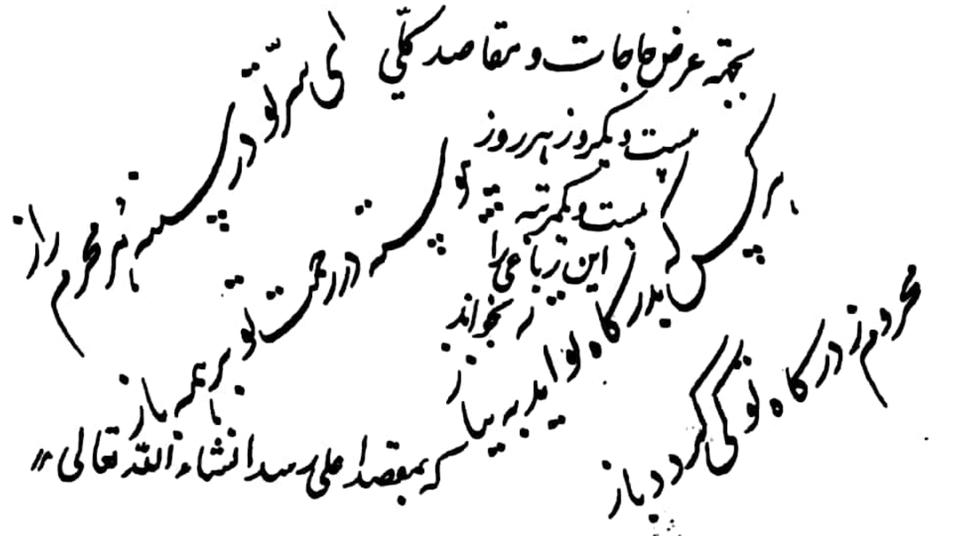
یارب مکن از لطف پریشان مارا　　　ہر چند کہ ہست جرم و عصیان مارا
ذات تو بود غنی و من محتاجم　　　محتاج بہ غیر خود مگردان مارا

ترجمہ: اے اللہ اپنے لطف و کرم سے ہمیں پریشان نہ ہونے دینا۔ اگرچہ ہمارے گناہ اور جرم موجود ہیں تیری ذات غنی ہے اور میں محتاج ہوں۔ تو اپنی ذات کے علاوہ مجھے کسی اور کا محتاج نہ کرنا۔

{ بہ جہت بی نیازی از خلق و توصل بہ جناب اقدس الٰہی ہر روز دوازدہ مرتبہ بخوانند }

ترجمہ: خلق سے بے نیازی اور اللہ سے وصل کے لیے ہر روز بارہ مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ۷۶



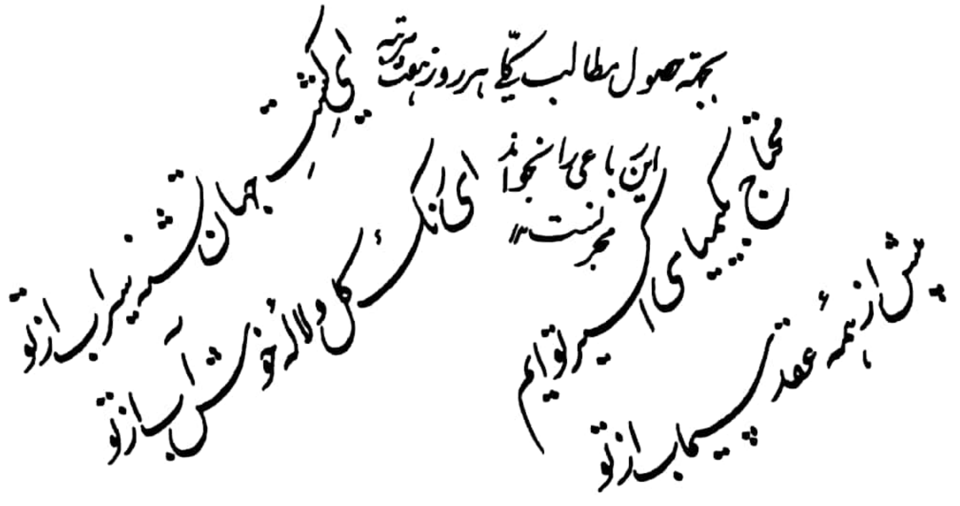
اے سرّ تو در سینۂ ہر محرم راز　　پیوستہ درِ رحمت تو بر ہمہ باز
ہر کس کہ بہ درگاہ تو آید بہ نیاز　　محروم زدرگاہ تو کی گردد باز

ترجمہ: اے کہ تیرا راز ہر محرم راز کے سینے میں ہے۔ تیری رحمت کا دروازہ سب پر ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ تیری بارگاہ میں جو کوئی بھی نیاز مندی سے حاضر ہوگا تو وہ تیری بارگاہ سے کب محروم لوٹے گا۔

{بہ جہت عرضِ حاجات ومقاصد کُلی بیست ویک روز ہر روز بیست ویک مرتبہ این رباعی رابخوانند کہ بہ مقصد اعلیٰ رسد انشاءاللہ تعالیٰ}

ترجمہ: عرضِ حاجات اور تمام مقاصد کے حصول کے لیے اکیس روز تک ہر دن اکیس مرتبہ اس رباعی کو پڑھے، انشاءاللہ تعالیٰ اعلیٰ مقصد کو پہنچے گا۔

رباعی نمبر ۷۷



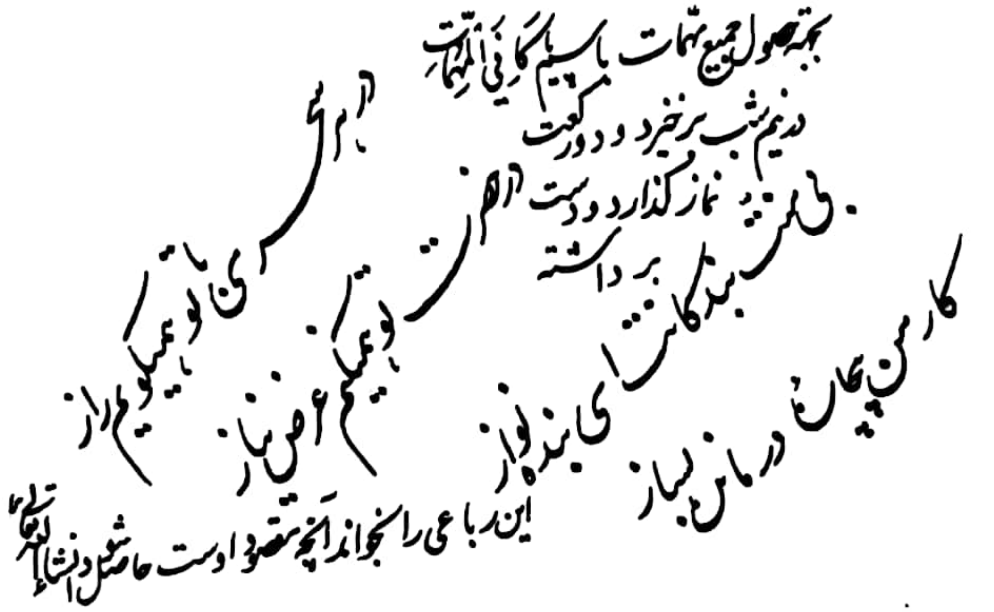
ای گشتہ جہان تشنہ سیراب از تو ای رنگ گل و لالہ خوش آب از تو
محتاج بہ کیمیای اکسیر تو ایم بیش از ہمہ عقد سیماب از تو

ترجمہ: اے وہ کہ پیاسی دنیا کی کھیتی تجھی سے سیراب ہو رہی ہے، اے وہ ذات کہ پھول اور لالہ خوش آب کا رنگ تیری بدولت ہے۔ ہم تیری اکسیر کی کیمیا کے محتاج ہیں۔ سب سے پہلے سیماب کا ملاپ تجھی سے ممکن تھا۔

{ بہ جہت حصول مطالب کلی ہر روز ہفت مرتبہ این رباعی بخواند مجرب است }

ترجمہ: ہر طرح کے تمام مطالب کے حصول کے لیے ہر روز سات مرتبہ اس رباعی کو پڑھے، مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۷۸


بجہت حصول جمیع مہمات باسم یا کافی المہمات درنیم شب برخیزد و دو رکعت نماز گذارد و دست بر داشته

در ہر سحری با تو ہمی گویم راز
در حضرت تو ہمی کنم عرض نیاز
بی منت بندگانت ای بندہ نواز
کار من بیچارۂ درماندہ بساز

این رباعی را بخواند آنچہ مقصود اوست حاصل شود انشاء اللہ تعالیٰ

در ہر سحری با توہمی گویم راز　　در حضرت تو ہمی کنم عرض نیاز

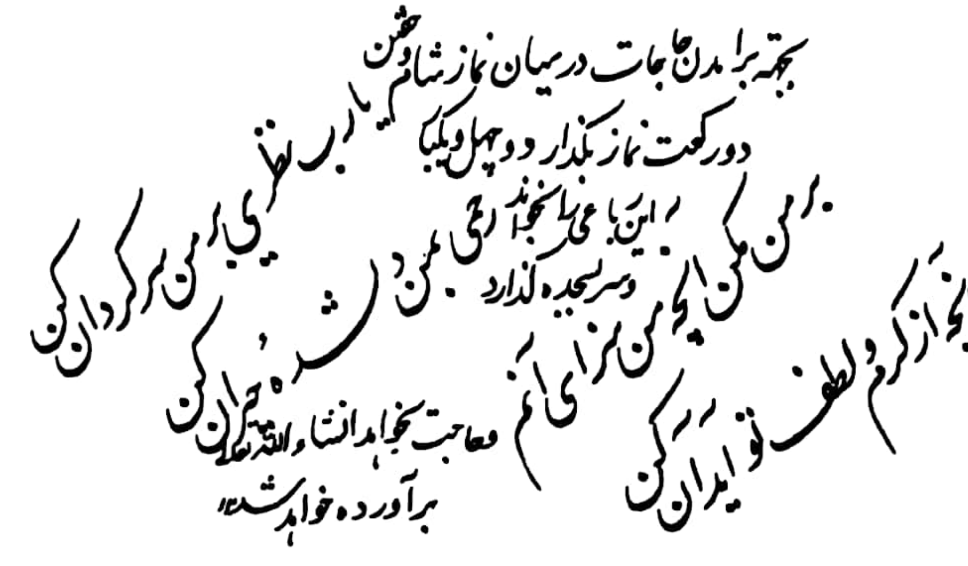
بی منت بندگانت ای بندہ نواز　　کارِ من بیچارۂ درماندہ بساز

ترجمہ: میں ہر روز وقتِ سحر یہ راز کی بات کہتا ہوں، اور تیری جناب میں عرضِ نیاز کرتا ہوں۔ اے بندہ نواز، تو اپنے بندوں کا احسان لیے بغیر مجھ بے چارے اور پریشاں حال کے کام کو بنادے۔

{بہ جہت حصول جمیع مہمات باسم "یاکافی المہمات" درنیم شب برخیزدو دو رکعت نماز گزاردو دست برداشتہ این رباعی بخواند آنچہ مقصود اوست حاصل شود، انشااللہ تعالیٰ}

ترجمہ: جملہ اہم امور کو حاصل کرنے کے لیے "یاکافی المہمات" کا نام لے کر آدھی رات کو اُٹھے اور دو رکعت نمازِ حاجت پڑھے، ہاتھ اُٹھا کر یہ رُباعی پڑھے جو بھی اس کا مقصد ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔

رباعی نمبر ۷۹



بجهة برآمدن حاجات درمیان نماز شام و خفتن دو رکعت نماز بگذارد و چهل و یکبار این رباعی را بخواند و سر بسجده گذارد و حاجت بخواهد انشاء الله تعالی برآورده خواهد شد

یارب نظری بر من سرگردان کن رحمی بمن دلشده حیران کن
بر من مکن آنچه من سزای آنم آنچه از کرم و لطف تو آید آن کن

یارب نظری بر من سر گردان کُن　　　رحمی بمن دلشدۂ حیران کُن

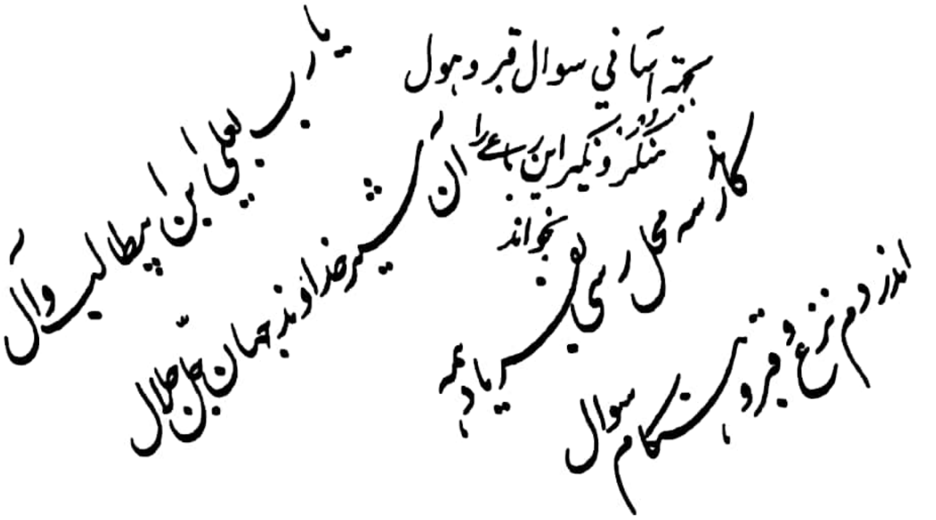
بر من مکن آنچہ من سزای آنم　　　آنچہ از کرم و لطف تو آید آن کُن

ترجمہ: اے پروردگار مجھ پریشاں حال پر نظر کرم کر اور دل فگار اور حیران پر رحم کر۔ تو میرے ساتھ وہ سلوک نہ کر جس کا میں سزاوار ہوں بلکہ جو تیرے لطف و کرم کا تقاضا ہے مجھ سے وہ برتاؤ کر۔

{ بہ جہت برآمدنِ حاجات در میان نماز شام و خفتن دو رکعت نماز حاجت بگزارد، و چہل و یک بار این رباعی را بخواند و سر بسجدہ گزارد، و حاجت بخواند انشاءاللہ تعالیٰ برآوردہ خواہد شد }

ترجمہ: ضرورتوں کی تکمیل کے لیے نماز مغرب اور عشاء کے درمیان دو رکعت نمازِ حاجت پڑھو اور اس رباعی کو ۴۱ مرتبہ پڑھو اور سجدے میں سر رکھ کر اپنی حاجت طلب کرو، انشاءاللہ تعالیٰ وہ پوری ہو گی۔

رباعی نمبر ۸۰



یارب بہ علیؑ ابن ابی طالبؑ و آل　　آن شیر خدا وند جہان جلّ جلال

کاندر سہ محل رسی بہ فریاد ہمہ　　اندر دمِ نزع و قبر و ہنگامِ سؤال

ترجمہ: اے رب تجھے علیؑ ابن ابی طالبؑ اور اُن کی اولاد کا واسطہ، وہ علیؑ جو شیر خدائے ذوالجلال ہے، کہ ان تین مقامات پر تو ہر ایک کی فریادرسی کر، عالمِ نزع، قبر میں اور سوال جواب کے وقت۔

{ بہ جہت آسانی سوالِ قبر وہولِ منکر نکیر این رباعی را بخواند }

ترجمہ: قبر میں سوال کی آسانی اور منکر نکیر کے خوف سے نجات کے لیے اس رباعی کو پڑھو۔

رباعی نمبر ۸۱

بجهت جمیع مطالب و گشایش کارها مکرر این رباعی را بخوانند که مجربست
گر در سفرم توئی رفیق سفرم
ور در حضرم توئی رفیق حضرم
القصه بهر کجا که باشد گذرم
جز تو نبود هیچ مراد دگرم

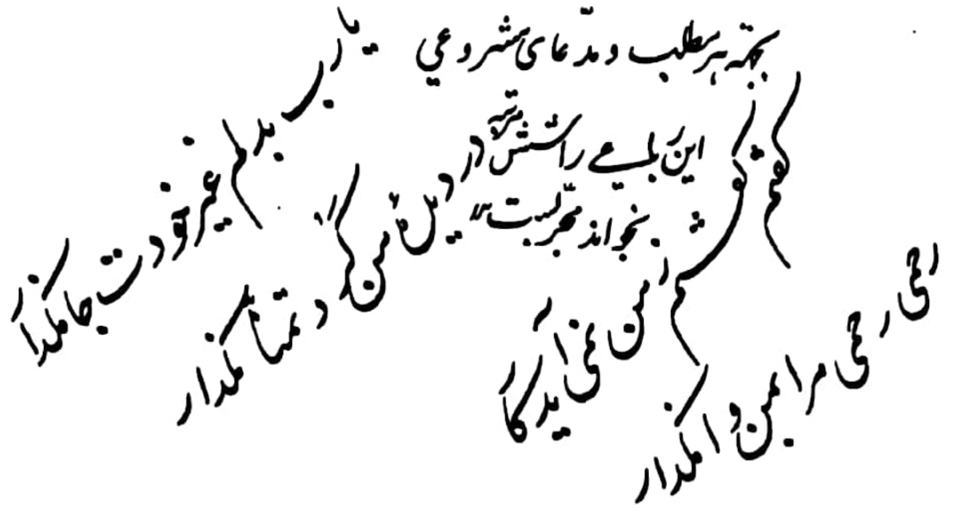
گر در سفرم توئی رفیق سفرم ور در حضرم توئی رفیق حضرم
القصه به ہر کجا کہ باشد گذرم جز تو نبود ہیچ مراد دگرم

ترجمہ: اگر میں سفر میں ہوں تو تو ہی میرا رفیق سفر ہے، اگر میں اپنے شہر میں قیام پذیر ہوں تو تو ہی میرا ساتھی ہے۔ القصہ میرا جہاں کہیں سے بھی گزر ہوتا ہے، پس تیرے سوا میری اور کوئی مراد نہیں۔

{ بہ جہت جمیع مطالب وگشایش کارہا مکرر این رباعی رابخوانند کہ مجربست }

ترجمہ: جمیع مطالب اور وسعت کار کے لیے اس رباعی کو مسلسل پڑھے، مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۸۲



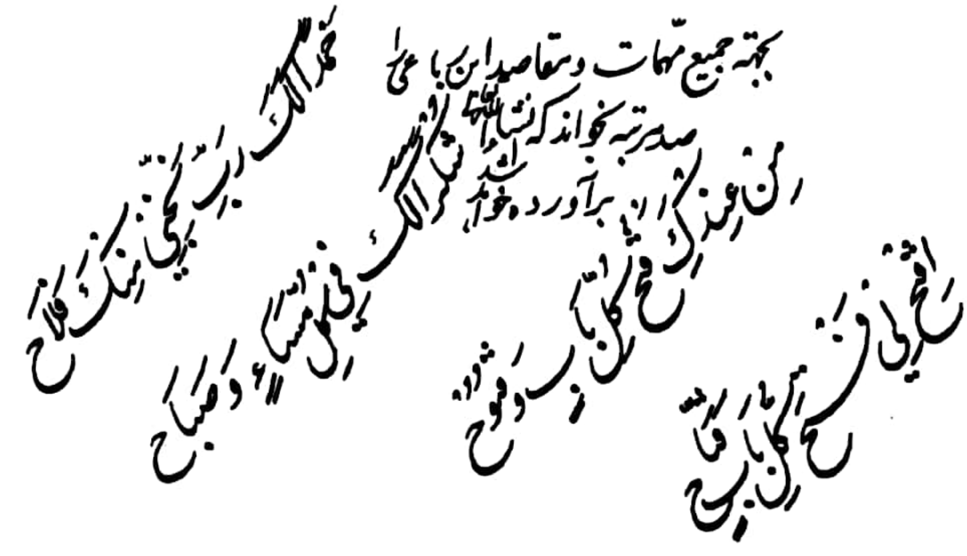
یارب بہ دلم غیر خودت جا مگذار   در دیدۂ من گرد تمنا مگذار
گفتم گفتم زمن نمی آید کار   رحمی رحمی مرا بہ من وا مگذار

ترجمہ: یا اللہ! میرے دل میں اپنے سوا کسی اور کے لیے جگہ نہ چھوڑ، میری آنکھوں میں تمنا کی خاک کو باقی نہ رہنے دے۔ میں نے کہا ہے، کہا ہے کہ کام کرنا میرے بس میں نہیں۔ رحم کر رحم کر، مجھے اپنے حال پر مت چھوڑ۔

{بہ جہت ہر مطلب و مدعا مشروعی این رباعی را شش مرتبہ بخوانند مجربست}

ترجمہ: ہر مقصد اور شرعی مدعا کے لیے اس رباعی کو چھے مرتبہ پڑھے مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۸۳



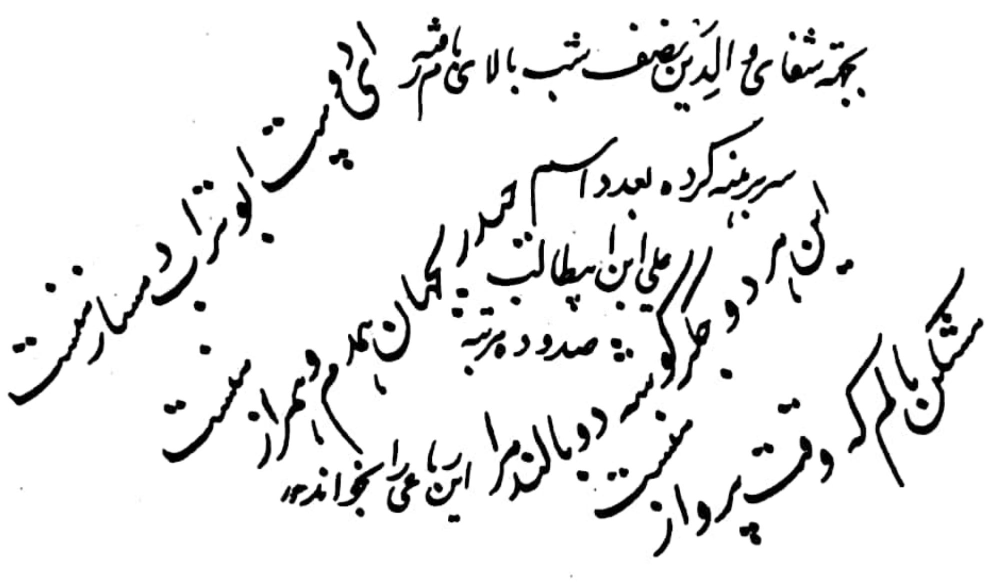
حمداً لکَ رَبِّ نجِّنی مِنکَ فلاح　　شکراً لکَ فی کُلِّ مَسآءٍ وَصَباح
من عِندِکَ فتحُ کُلِّ بابٍ و فتوحُ　　اِفتح لی فتحَ کُلِّ بابٍ فتّاح

ترجمہ: حمد ہے تیرے لیے اے میرے رب! مجھے نجات دے، فلاح تجھی سے ہے۔ ہر شام اور ہر صبح تیرا ہی شکر گزار ہوں، تیری ہی طرف سے ہے ہر دروازے کا کُھلنا اور کشائش ہے۔ اے کھولنے والے، میرے لیے تمام دروازے کھول دے۔

{ بہ جہت جمیع مہمات و مقاصد این رباعی را صد مرتبہ بخواند کہ انشاءاللہ تعالیٰ برآوردہ خواہد شد }

ترجمہ: تمام مشکل کاموں اور مقاصد کے لیے اس رباعی کو سو مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہو گی۔

رباعی نمبر ۸۴



ای دوست ابو ترابؑ دمساز منست — حیدرؑ بہ جہان ہمدم و ہمراز منست
این ہر دو جگر گوشہ دو بالند مرا — مشکن بالم کہ وقت پرواز منست

ترجمہ: اے دوست، ابو ترابؑ میرا دمساز ہے، اور دنیا میں حیدرؑ میرا ہمدم و ہمراز ہے، یہ دونوں جگر گوشے (حسنؑ و حسینؑ) میرے دو پر ہیں۔ میرے پروں کو مت توڑ، کیونکہ اب میری پرواز کا وقت ہے۔

{ بہ جہت شفای والدین نصف شب بالای بام رفتہ سر برہنہ کردہ بہ عدد اسم علیؑ ابن ابی طالبؑ صد ودہ مرتبہ این رباعی را بخواند }

ترجمہ: والدین کی شفایابی کے لیے نصف شب چھت پر جاکر سر برہنہ کر کے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے نام کے عدد کے برابر ایک سو دس مرتبہ اس رباعی کو پڑھے۔

رباعی نمبر ۸۵

بجہت برآمدن حاجات ودفع غم وہم وضو سازد و صلوات فرستد وہفت مرتبہ این رباعی را بخواند

اللہ تو ئی از دلم آگاہ توئی در ماندہ منم دلیل ہر راہ توئی

گر مورچہ دم زند اندر تک چاہ از دم زدن مورچہ آگاہ توئی

اللہ توئی از دلم آگاہ توئی   در ماندہ منم دلیل ہر راہ توئی

گر مورچہ دم زند اندر تک چاہ   از دم زدن مورچہ آگاہ توئی

ترجمہ: تو ہی اللہ ہے اور تو ہی میرے دل سے آگاہ ہے، میں مصیبت زدہ ہوں اور تو ہی ہر راستے کا رہنما ہے۔ اگر کنویں کی گہرائی میں ایک چیونٹی بھی سانس لیتی ہے تو تُو اس چیونٹی کے سانس لینے سے آگاہ ہے۔

{بہ جہت برآمدن حاجات ودفع غم وہم وضو سازد و صلوات فرستد وہفت مرتبہ این رباعی رابخواند}

ترجمہ: حاجات بر لانے اور غموں کو دور کرنے کے لیے وضو کر کے صلوات پڑھے اور سات مرتبہ اس رباعی کو پڑھے۔

رباعی نمبر ۸۶

بجہت دفع ظالم بعدد اسم علی ابن ابی طالب صد مرتبہ این رباعی را بخواند کہ دفع ظلم او میشود انشاء اللہ تعالےٰ

با شیر و پلنگ ہر کہ آمیز کند
از تیر دعای فقر پرہیز کند
آہ دل درویش بہ سوہان ماند
گر خود نبرد برندہ را تیز کند

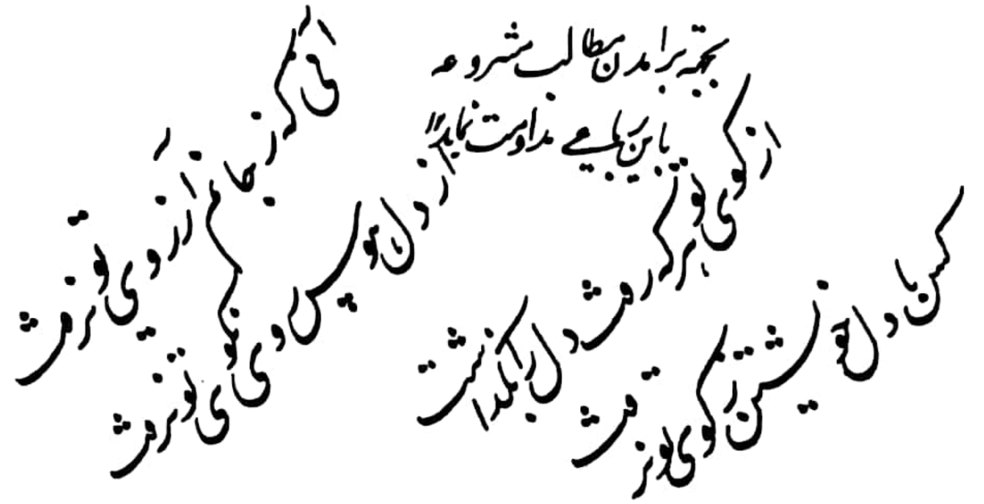
با شیر و پلنگ ہر کہ آمیز کند ‌ ‌ ‌ از تیر دُعای فقر پرہیز کند
آہ دل درویش بہ سوہان ماند ‌ ‌ ‌ گر خود نبرد برندہ را تیز کند

ترجمہ: جو کوئی بھی شیر اور چیتے کے ساتھ مقابلہ کرے گا، وہ دعائے فقر کے تیر سے پرہیز کرے گا درویش کے دل کی آہ سوہان کی طرح ہے۔ اگر وہ خود نہیں کاٹتا تو کاٹنے والی چیز کو تیز کرتا ہے۔

{بہ جہت دفع ظالم بہ عدد اسم علیؑ ابن ابی طالبؑ صد مرتبہ این رباعی را بخواند کہ دفع ظلم او می شود انشاءاللہ}

ترجمہ: ظالم کو دفع کرنے کے لیے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے نام کے عدد کے برابر ایک سو دس مرتبہ اس رباعی کو پڑھے، انشاءاللہ تعالیٰ اس کا ظلم ختم ہو جائے گا۔

رباعی نمبر ۸۷



آنی کہ زجانم آرزوی تو نرفت　　از دل ہوس روی نکوی تو نرفت

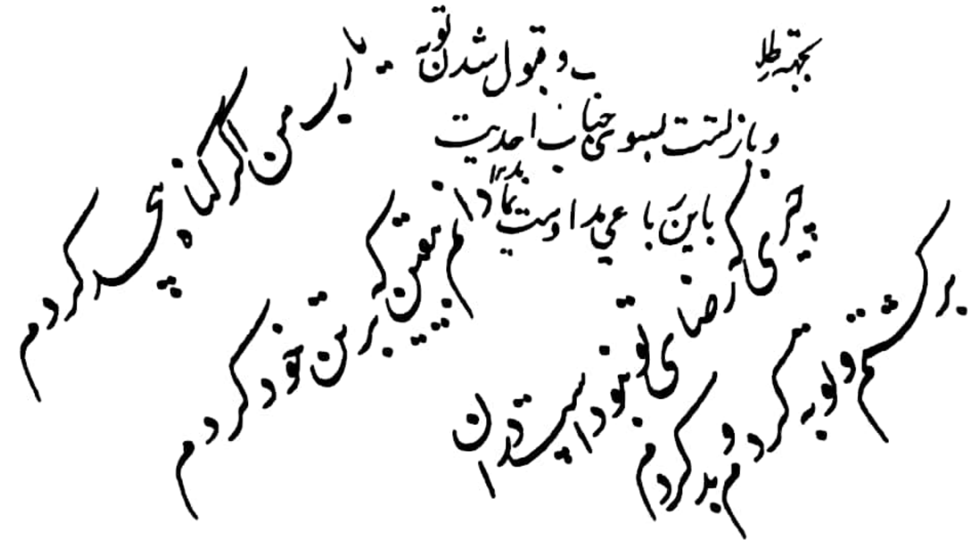
از کوی تو ہر کہ رفت دل را بگذاشت　　کس با دل خویشتن زکوی تو نرفت

ترجمہ: تو وہ ہے کہ میرا دل تیری چاہت میں اب بھی بے قرار ہے، میرے دل سے تیری چاہت نہیں گئی، دل سے تیرے خوبصورت چہرے کی ہوس نہیں گئی۔ تیری گلی سے جو بھی گزرا، اس نے اپنا دل یہیں چھوڑ دیا۔ تیری گلی سے کوئی بھی اپنے دل کے ساتھ واپس نہ گیا۔

{ بہ جہت برآمدن مطالب مشروعہ بہ این رباعی مداومت نماید }

ترجمہ: شرعی مطالب کو برلانے کے لیے اس رباعی کو مسلسل پڑھے۔

رباعی نمبر ۸۸



یا رب من اگر گناه بی حد کردم — دانم به یقین که جور بر تن خود کردم

چیزی که رضای تو نبود است دران — برگشتم و توبه کردم و بد کردم

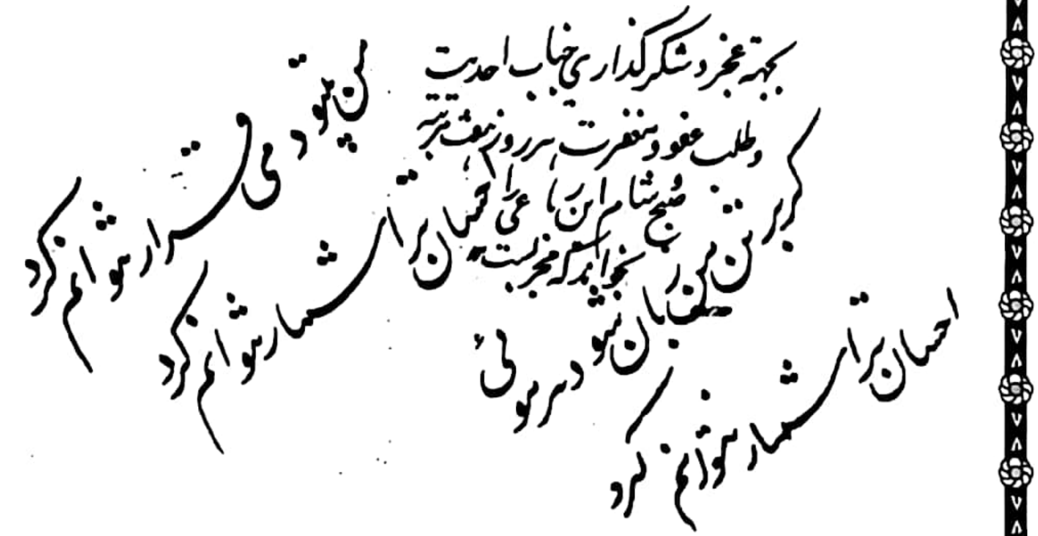
ترجمہ: اے اللہ، اگرچہ میں نے بے حد و حساب گناہ کیے ہیں، مجھے یقین ہے کہ میں نے اپنے جسم پر خود ظلم ڈھایا ہے۔ وہ چیز جس میں تیری رضا نہیں ہے۔ میں لوٹا، میں نے توبہ کی اور پھر برائی کی۔

{به جهت طلب مطلب و قبول شدن توبه و بازگشت

به سوی جناب احدیت به این رباعی مداومت نماید}

ترجمہ: مقصد حاصل کرنے کے لیے اس رباعی کے پڑھنے کو جاری رکھے اور توبہ کی قبولیت اور بارگاہ احدیت کی جانب اٹھنے کے لیے۔

رباعی نمبر ۸۹



من بی تو دمی قرار نتوانم کرد — احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنِ من زبان شود ہر موی — احسان ترا شمار نتوانم کرد

ترجمہ: میں تیرے بغیر ایک لمحہ بھی قرار نہیں پا سکتا، میں تیرے احسانات گن نہیں سکتا۔ اگر میرے جسم کے تمام بالِ زبان بن جائیں (تب بھی) میں تیرے احسانات کا شمار نہیں کر سکتا۔

{ بہ جہت عجز و شکر گزاری جناب احدیت و طلب عفو و مغفرت
ہر روز ہفت مرتبہ صبح و شام این رباعی را بخواند کہ مجربست }

ترجمہ: حضرت واحد سے عجز و شکر گزاری اور طلب عفو و مغفرت کے لیے ہر روز سات مرتبہ صبح اور شام اس رباعی کا ورد کرے، مجرب ہے۔

Scanned by CamScanner

رباعی نمبر ۹۰

بجہت حصول مقاصد شرعی
دوازدہ مرتبہ این رباعی را بخوانند

ای آنکہ دوای دردمندان دانی
درمان علاج مستمندان دانی
حال دل خویش را چگویم باتو
ناگفتہ تو ہزار چندان دانی

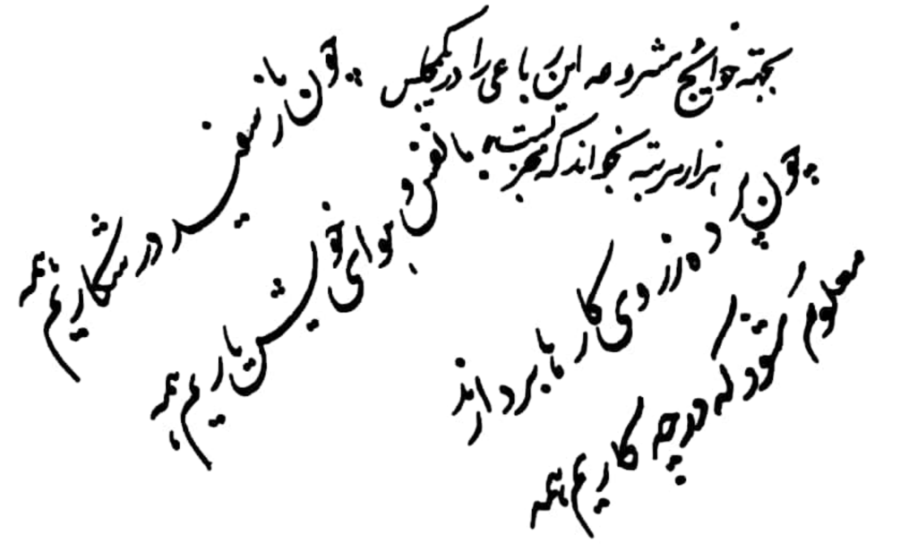
ای آنکہ دوای دردِ مندان دانی   درمیانِ علاج مستمندان توانی
حالِ دل خویش را چہ گویم باتو   نا گفتہ تو ہزار چندان دانی

ترجمہ: اے وہ جو دردمندوں کی دوا کو جانتا ہے، جو محتاجوں کے علاج معالجے سے واقف ہے، میں اپنے دل کا حال تجھ سے کیا بیان کروں۔ نہ کہنے کے باوجود بھی تو ہزار ہا ہزار جانتا ہے۔

{بہ جہت حصول مقاصد مشروعی دوازدہ مرتبہ این رباعی را بخوانند}

ترجمہ: شرعی مقاصد کے حصول کے لیے اس رباعی کو بارہ مرتبہ پڑھا جائے۔

رباعی نمبر ۹۱



چون باز سفید در شکاریم همه　　با نفس و هوای خویش یاریم همه

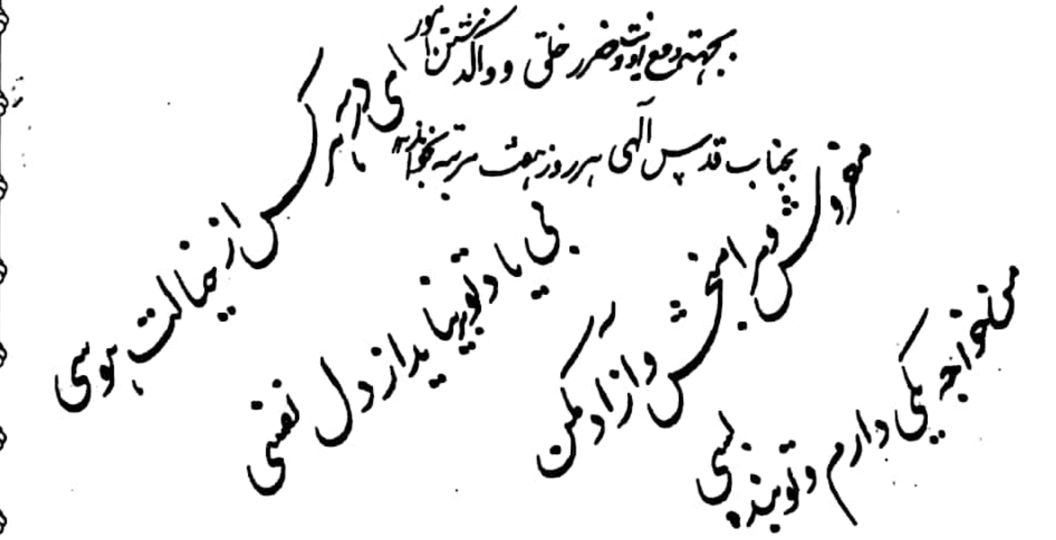
چون پرده ز روی کارها بردارند　　معلوم شود که درچه کاریم همه

ترجمہ: ہم سفید باز کی طرح شکار میں مصروف ہیں، ہم سب اپنے نفس اور خواہشاتِ نفسانی کے ساتھی ہیں، جب ہمارے کاموں سے پردہ اُٹھایا جائے گا، تب معلوم ہو گا کہ ہم کس کام میں مشغول رہے ہیں۔

{به جهت حوائج مشروعه این رباعی را در یک مجلس هزار مرتبه بخواند که مجربست}

ترجمہ: حوائج شرعی کے لیے اس رباعی کو ایک نشست میں ہزار مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۹۲



ای در سر ہر کس از خیالت ہوسی ‌ ‌ ‌ بی یاد تو بر نیاید از دل نفسی

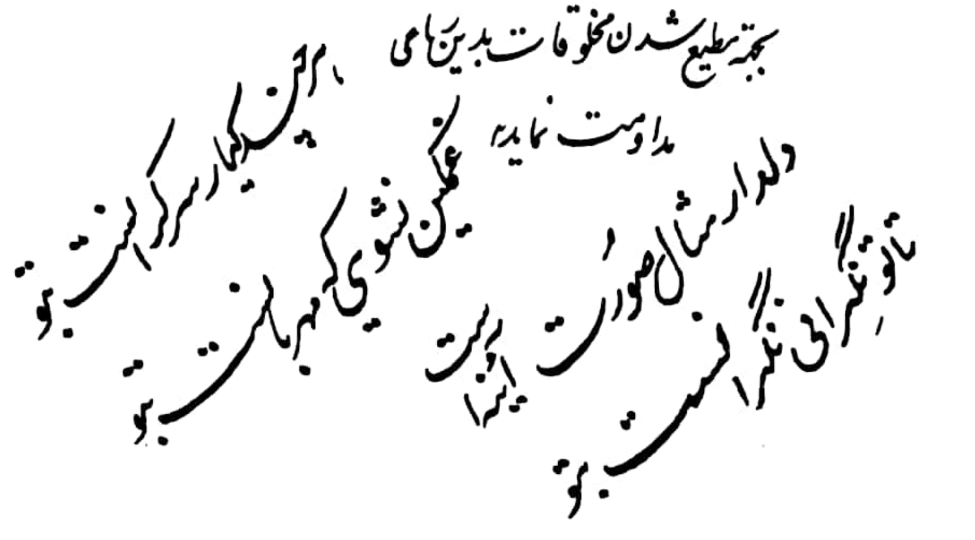
مخروش و مرا مبخش و آزاد مکن ‌ ‌ ‌ من خواجہ یکی دارم و تو بندہ بسی

ترجمہ: ہر ایک کو تیرے ہی خیال کی ہوس ہے۔ تیری یاد کے بغیر میرے دل سے ایک سانس بھی نہیں آتی۔ تو غضب کی بجلی نہ گرا، اور مجھے نہ بخش اور آزاد مت کر۔ میرا ایک ہی مالک ہے اور تیرے بے شمار بندے ہیں۔

{بہ جہت دفع خصومت وضرر خلق وواگذاشتن اُمور بجناب الٰہی ہر روز ہفت مرتبہ بخوانند}

ترجمہ: لوگوں کے نقصان اور دشمنی کو دور کرنے اور تمام امور کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھے۔

رباعی نمبر ٩٣



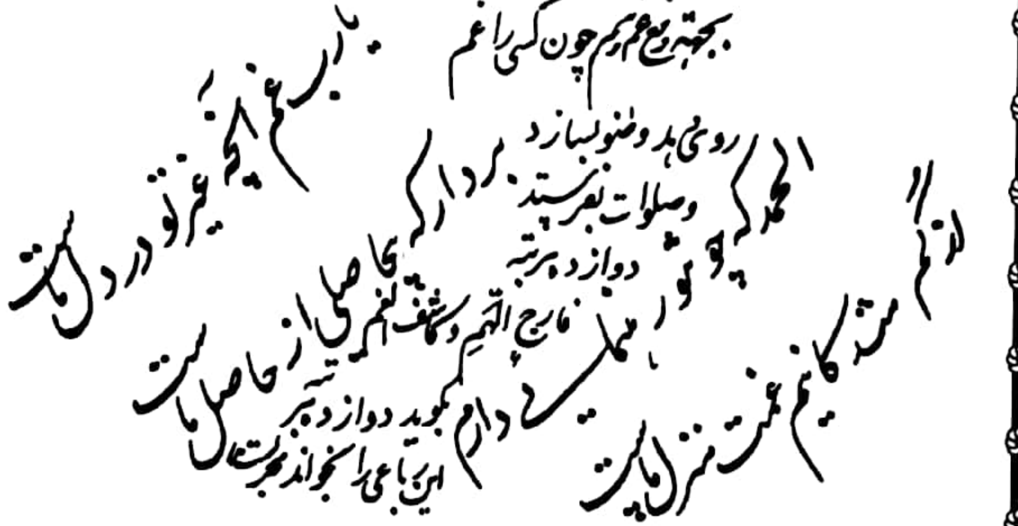
ہر چند کہ یار سر گرانست بہ تو   غمگین نشوی کہ مہر بانست بہ تو
دلدار مثال صورت آئینہ است   تا تو نگرانی نگرانست بہ تو

ترجمہ: اگرچہ محبوب تجھ سے روٹھا ہوا ہے، تو غم مت کر، کیونکہ وہ تجھ پر مہربان ہے۔ معشوق آئینے کی طرح ہے۔ جب تک تو اُسے دیکھے گا وہ تجھے دیکھتا رہے گا۔

{ بہ جہت مطیع شدن مخلوقات بدین رباعی مداومت نماید }

ترجمہ: مخلوقات کو مطیع کرنے کے لیے اس رباعی کو مسلسل پڑھے۔

رباعی نمبر ۹۴



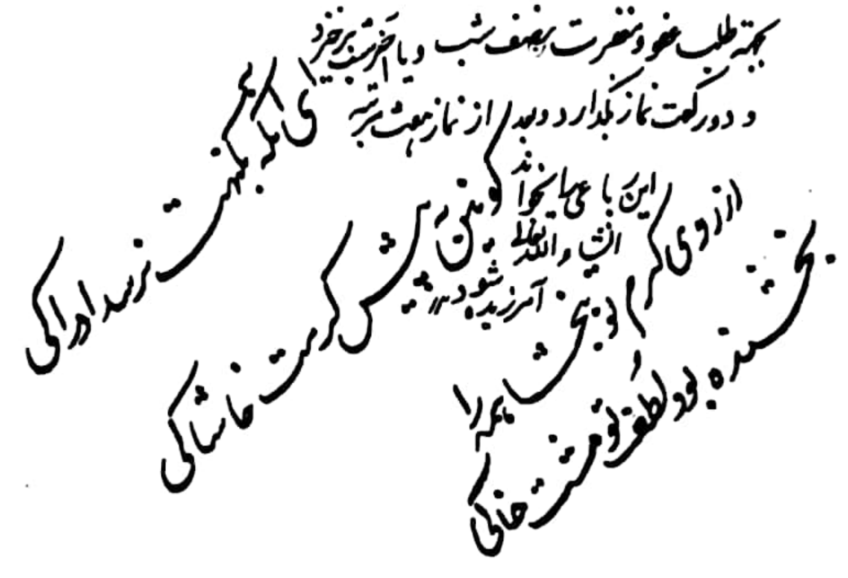
یارب غم آنچہ غیرِ تو در دلِ ماست　　بردار کہ بی حاصلی از حاصل ماست
الحمد کہ چون تو رہنمائی دارم　　از گم شدگانیم غمت منزل ماست

ترجمہ: اے اللہ، تیرے غم کے علاوہ ہمارے دل میں جو غم ہے اسے اُٹھا لے، کیوں کہ بے حاصلی ہی ہمارا حاصل ہے۔ خدا کا شکر کہ ہمارے پاس تجھ جیسا رہنما موجود ہے۔ ہم گم شدہ لوگوں میں سے ہیں اور تیرا غم ہی ہماری منزل ہے۔

{ بہ جہت دفع غم و هم، چون کس را غم روی دہد وضو بسازد و صلوات بفرستد و دوازدہ مرتبہ بخواند "یافارج الھم و کاشف الغم" بگوید دوازدہ مرتبہ این رباعی را بخواند، مجرب ست }

ترجمہ: غموں کو دور کرنے کے لیے، جب کسی کو کوئی غم و اندوہ پہنچے تو وہ وضو کر کے صلوات پڑھے اور بارہ مرتبہ "فَارِجَ الْهَمّ وَكَاشِفَ الْغَمّ" کہے اور بارہ مرتبہ اس رباعی کو پڑھے، بہت مجرب ہے۔

رباعی نمبر ۹۵



ای آنکه به کنهت نرسد ادراکی　　کونین به پیش کرمت خاشاکی

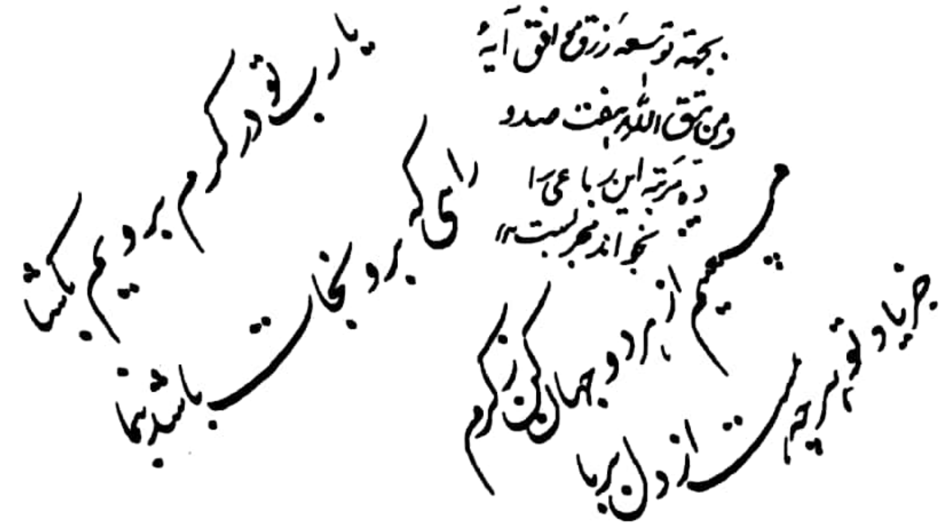
از روی کرم تو ببخشا همه را　　بخشنده بود لطف تو مشت خاکی

ترجمہ:　اے وہ کہ تیری ذات کی گہرائی کو عقل و فہم نہیں پہنچ سکتے۔ تیرے کرم کے آگے یہ دونوں جہاں خس و خاشاک کی مانند ہیں۔ اے بخشنے والے تیرا لطف و کرم ایک مشت خاک (انسان) پر ہو گا۔

{به جهت طلب عفو و مغفرت نصف شب و یا آخر شب برخیز و دو رکعت نماز بگذارد، و بعد از نماز هفت مرتبه این رباعی را بخواند، انشاالله تعالیٰ آمرزیده شود }

ترجمہ: عفو و مغفرت طلب کرنے کے لیے نصف شب یا آخر شب اُٹھے اور دو رکعت نماز پڑھے، اور نماز کے بعد سات مرتبہ اس رباعی کو پڑھے، انشاءاللہ تعالیٰ بخشا جائے گا۔

رباعی نمبر ۹۶



یارب تو درکرم بہ رویم بگشا   راہی کہ برو نجات باشد بنما
مُستغنیم از ہر دو جہان کن زکرم   جز یاد تو ہر چہ ہست از دل برُبا

ترجمہ: اے اللہ تو کرم کے دروازے مجھ پر کھول دے، وہ راستہ جہاں نجات ہو وہ مجھے دکھادے۔ میں دونوں جہانوں سے مستغنی ہوں۔ تو اپنے کرم سے سوائے اپنی یاد کے میرے دل سے اور سب کچھ چھین لے۔

{ بہ جہت توسعہء رزق، موافق آیہء "ومن یتق"
ہفت صد ودہ مرتبہ این رباعی رابخواند مجربست }

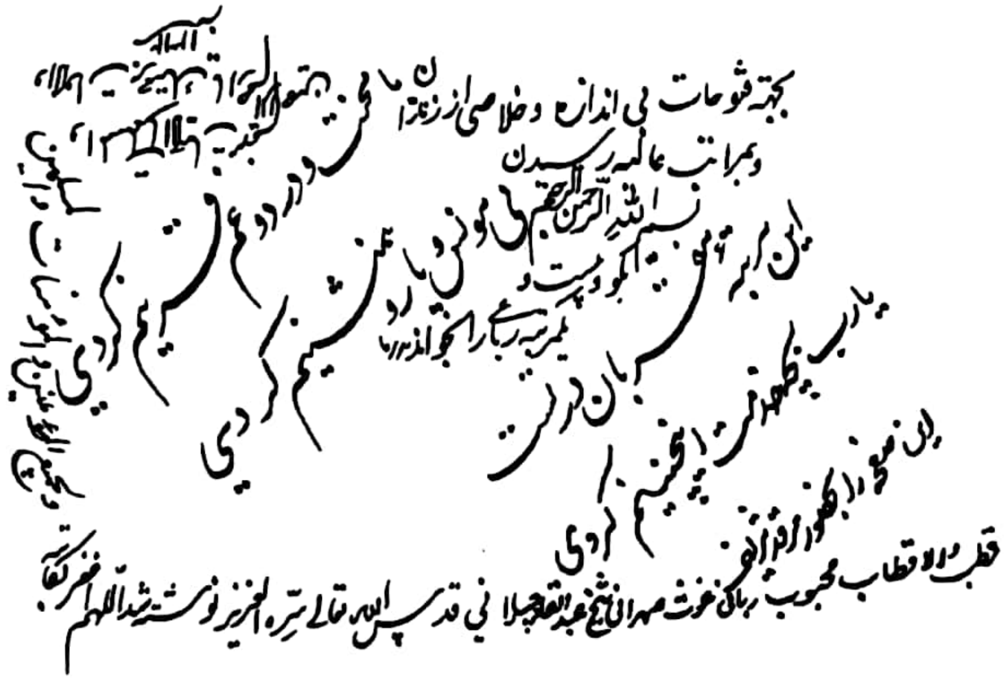
ترجمہ: رزق میں وسعت کے لیے آیہ "ومن یتق اللہ" کے ساتھ سو مرتبہ اس رباعی کو پڑھنا مجرب ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ

(سورۃ الطلاق، آیۃ ۲-۳)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے تو وہ اسی کے لیے نکاسی کا راستہ پیدا کرتا ہے اور اسے روزی دیتا ہے اس طرح کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہے۔

رباعی نمبر ۹۷


بجہت فتوحات بی اندازہ و خلاصی از زندان و بمراتب عالیہ رسیدن
بسم اللہ الرحمن الرحیم بگو و بیست و یک مرتبہ رباعی را بخواند
با محنت و درد و غم قرینم کردی
بی مونس و یار ہم نشینم کردی
این مرتبہ مقربان در تست
یارب بہ چہ خدمت این چنینم کردی

با محنت و درد و غم قرینم کردی ۔۔۔۔ بی مونس و یار ہم نشینم کردی

این مرتبۂ مقرّبان در تست ۔۔۔۔ یارب بہ چہ خدمت این چنینم کردی

ترجمہ: تونے مجھے مشکلات اور درد و غم کا ہم جلیس بنادیا، یا تونے بے یار و مددگار کا ساتھی بنادیا۔ کیا یہ تیرے دروازے کے مقربین کا مرتبہ ہے؟ خدایا، تو نے مجھے کس خدمتگاری کا یہ صلہ دیا ہے؟

{بہ جہت فتوحات بی اندازہ و خلاصی از زندان و بہ مراتب عالیہ رسیدن
"بسم اللہ الرحمن الرحیم" بگو و بیست و یک مرتبہ رباعی را بخواند}

ترجمہ: بے تحاشا فتوحات اور زندان سے رہائی پانے اور اعلیٰ مراتب تک رسائی حاصل کرنے کے لیے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہو اور اکیس مرتبہ یہ رباعی پڑھو۔

{این نسخہ را بہ حضور مرقد شریف قطب الاقطاب محبوب ربانی غوث سبحانی شیخ عبداللہ جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نوشتہ شد۔" **اللّٰھُمَّ اغفر لکاتبہ و الجمیع المومنین و المومنات و المسلمین و المسلمات الاحیاء منھم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین**" ۔۱۳۱۲ھ}۔

ترجمہ: یہ نسخہ غوث سبحانی محبوب ربانی، قطب الاقطاب شیخ عبداللہ جیلانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز کے مرقد شریف پر حاضری کے دوران لکھا گیا۔ اے اللہ! مغفرت فرما اس کے کاتب کی اور جمیع مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات جو زندہ ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں، اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ ۱۳۱۲ھ۔

حوالہ جات مقدمہ

(۱)۔ بوستان، باب چہارم۔ در تواضع۔ بایزید بسطامی

(۲)۔ اسرار التوحید، شفیعی کدکنی، ص۲۰۶

(۳)۔ اسرار التوحید، باہتمام ڈاکٹر ذبیح اللہ صفا، تہران۔ ۱۳۳۲ھ ش ص ۲۳۲

(۴)۔ سورۃ المومن، آیۃ ۶۵

(۵)۔ سورۃ آل عمران، آیۃ۔ ۱۸۶

(۶)۔ سورۃ نساء، آیۃ۔ ۱۰۷

(۷)۔ اسرار التوحید، ص۔ ۱۹۹

(۸)۔ تاریخ خانقاہ در ایران، ص۔ ۶۵، محسن کیانی، تہران، ۱۳۶۹ھ ش۔

(۹)۔ حدود العالم من المشرق الی المغرب، مؤلف گمنام، بہ اہتمام منوچہر ستودہ، تہران۔ ۱۳۴۰ھ، ش، ص۔ ۱۰۷۔

(۱۰)۔ طبقات الصوفیہ، خواجہ عبداللہ انصاری، بہ اہتمام عبدالحی حبیبی، ص۔ ۱۰۔ ۹

(۱۱)۔ تاریخ خانقاہ در ایران۔ ص۔ ۳۔ ۱۵۰

(۱۲)۔ تاریخ خانقاہ در ایران۔ ص۔ ۱۸۶۔ مقدمہ اسرار التوحید، ص۔ ۷۷

(۱۳)۔ آثار البلاد، ذکریا قزوینی، لفظ خاوران کے ذیل میں، ص۔ ۳۶۱، تاریخ خانقاہ، ص۔ ۱۸۷

(۱۴)۔ اسرار التوحید، شفیعی کدکنی، مقدمہ ص۔ صد و سی و چھا

(۱۵)۔ ایضاً، ص۔ ۳۱۶۔ ۳۱۵

(۱۶)۔ ایضاً، ص۔ ۱۹۴

(۱۷)۔ ایضاً، مقدمہ، صد و دو

(۱۸)۔ اسرار التوحید، شفیعی کدکنی، ص۔ ۳۱۷؛ اسرار التوحید چاپ صفا، ص۔ ۳۴۰ (تلخیص کے ساتھ)

(۱۹)۔ ایرانی ادب، ڈاکٹر ظہور الدین احمد، انتشارات مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ص۔ ۶۲

(۲۰)۔ مبانی عرفان و تصوف، دکتر قاسم انصاری۔، کتابخانہء طہوری، ص ۱۱۹
(۲۱)۔ تصوف، ایک تحقیقی مطالعہ، ص۔ ۲۲۱
(۲۲)۔ ادب نامہ ایران، مرزا مقبول بیگ بدخشانی، نگارشات، لاہور ص۔ ۲۲۳
(۲۳)۔ ہرمین ایتھے Hermann Ethe۔ جرمن مستشرق پیدائش۔ یکم فروری ۱۸۴۴
(۲۴)۔ ایرانی ادب، ڈاکٹر ظہور الدین احمد، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ص۔ ۶۱
(۲۵)۔ مجموعہء مقالات سیمینار ابوسعید ابوالخیر، انتشارات بین المللی الہدیٰ، تہران ص ۶۷
(۲۶)۔ رباعیات شیخ ابوسعید ابوالخیر، مطبوعہ دہلی میں یہ مصرع یوں آیا ہے جو صحیح نہیں ہے ''غمناکم وازدرِ باتو غم نروم ''
(۲۷)۔ رباعیات شیخ ابوسعید ابوالخیر، مطبوعہ دہلی، ص۔ ۱۶۳۔۱۶۴
(۲۸)۔ ایضاً، ص۔ ۷۱۔ ۷۲
(۲۹)۔ ایضاً، ص۔ ۴۸ ۔۴۹
(۳۰)۔ ایضاً، ص۔ ۲۵۲
(۳۱)۔ ایضاً، ص ۲
(۳۲)۔ ایضاً، ص۔ ۱۲۰
(۳۳)۔ سورۂ زمر، آیت۔ ۵۳
(۳۴)۔ رباعیات شیخ ابوسعید ابوالخیر مطبوعہ دہلی۔ ص۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰
(۳۵)۔ ایضاً، ص۔ ۲
(۳۶)۔ ایضاً، ص ۱۹۳۔ ۱۹۴
(۳۷)۔ ایضاً، ص۔ ۱۸۲

پيڪاڪ پرنٽرس ۽ پبلشرس پاران ڇپايل ڪتاب

	ڪتاب	ليکڪ/ سهيڙيندڙ/ سنڌيڪار	قيمت
1.	ون يونٽ ۽ سنڌ	پروفيسر اعجاز احمد قريشي	800
2.	ٻه فڪري ڪتاب (انقلابن جي تاريخ ۽ غدر سورما)	ترجمو: امان الله شيخ	200
3.	سفر زندگيءَ جو	قاضي علي محمد الهه رکيو ڏيپلائي	500
4.	ديوان زيب (سنڌي)	نواب گل محمد خان 'زيب' مگسي	550
5.	وقت چوي آءٌ بادشاهه	الطاف حسين قادري	225
6.	سوئي راحت روح جي	پروفيسر محمد رحيم راولاٽي	250
7.	سنڌ بچايو براعظم بچايو	سائين محمد ابراهيم جويو ترجمو: امان الله شيخ	200
8.	سومرن جو شجرو	حاجي فقير محمد سومرو	500
9.	آءٌ جي اهائي ذات	فاطمه زهره قاضي	500
10.	پنو پنو پڙلاءُ	نصير سومرو	200
11.	شاهه لطيف (سنڌ جي آزاديءَ جو پهريون عظيم شاعر)	يوسف شاهين	200
12.	ڏاها هن ڏيهه جا	پروفيسر اعجاز احمد قريشي	300
13.	Cultural Heritage of Sindh	by Anwer Pirzado	250
14.	صديق فقير جو رسالو	لياقت جوڻيجو	250
15.	هوندا سي حيات (سراج الحق: علمي ادبي ڪم)	مرتب: پروفيسر محمد سليم ميمڻ	250
16.	ڳالهيون پيٽ ورن ۾	منير احمد چنا	600
17.	پاڳا پاڳا پونءِ	بلوچ صحبت علي	200
18.	سنڌ جي جديد تاريخ	وي. ايف. آگٿف. سنڌيڪار: ملوڪ لُنڊ	500
19.	هڪ ليکڪ جو تخليقي سفر: امر جيل واليم ٽيون	مرتب مختيار ملاح	350
20.	ڪهاڻيون، ساروٽيون خط.	ليکڪ: سليم نورحسين	200

عريبہ پبليڪشنس پاران ڇپايل ڪتاب

ڪتاب	ليکڪ/ سهيڙيندڙ/ سنڌيڪار	قيمت
1. شهيد راڻي تنهنجي عظمت کي سلام	قاضي آصف	250
2. جواہر صديقہ	محمد حضور بخش صديقي	250
3. احوال النور	محمد حضور بخش صديقي	300
4. بوسہ جلد اوّل (حصہ اوّل، حصہ دوم)	محمد حضور بخش صديقي	300
5. بوسہ جلد دوم (حصہ سوم، حصہ چہارم)	محمد حضور بخش صديقي	300

قادري قلم قبيلو پاران ڇپايل ڪتاب

ڪتاب	ليکڪ	قيمت
1. گلدستاءِ مناجات	فقير ميان غلام محمد گدا	150
2. ديوانِ قادري	فقير ميان علي محمد قادري	350
3. پلي پار جون زيارتون	فقير ميان علي محمد قادري فقير ميان غلام سرور قادري	100
4. ديوانِ فقير	فقير ميان علي محمد قادري	350
5. مجموئہ درد ۽ حسن خيال	الطاف حسين قادري	300
6. لال رخ	الطاف حسين قادري	200
7. مشلِ اياز	اياز قادري	300
8. ڪهاڻي هر دؤر جي ۽ بلودادا	اياز قادري	300
9. زلف اياز	اياز قادري	200
10. Enhancing Beauty from Within	ذوالفقار علي قادري	500
11. سوچين	ذوالفقار علي قادري	500
12. پلئہ پايو سچ	ذوالفقار علي قادري	300
13. ديوان الامام السجاد زين العابدين علي بن الحسين	ذوالفقار علي قادري	

محمد ابرهيم جويو سو سالا جشن ڪاميٽي
هيٺ مختلف ادارن پاران ڇپرايل ڪتاب

1.	مُٺ مُٺ موتين جي — ليکڪ: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: شاھ عبداللطيف يونيورسٽي خيرپور	900
2.	جڙون جنين جيءَ ۾ — ليکڪ: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: شاھ عبداللطيف يونيورسٽي خيرپور	750
3.	سامي جا سلوڪ — سهيڙ: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: شاھ عبداللطيف يونيورسٽي خيرپور	1000
4.	ادب، ٻولي ۽ تعليم — ليکڪ: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: سنڌي لئنگئيج اٿارٽي	600
5.	تعليم جو مسيحائي ڪردار — سنڌيڪار: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: سنڌي لئنگئيج اٿارٽي	600
6.	محمد ابراهيم جويو مهراڻ نمبر ڇپائيندڙ: سنڌي ادبي بورڊ	600
7.	سنڌ جا مون سپنن ۾ سوچي — ليکڪ: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: بينظير ڀٽو شهيد يونيورسٽي ڪراچي	750
8.	سنڌ - پڙاڏو — ليکڪ: محمد ابراهيم جويو ڇپائيندڙ: بينظير ڀٽو شهيد يونيورسٽي ڪراچي	1000
9.	The Betrayal-Sindh Bides The Day For Freedom Written by: Muhammad Ibrahim Joyo Published by: Dr. Muhammad Suleman Shaikh Research & Development Center, Sindh Graduates Association	1000

بجہت دفع جمیع امراض و علل مریض

ای در صفت ذات تو حیران کہ و مہ
از جملہ جہان خدمت درگاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفا ہم تو دہی
یارب تو بفضل خویش بستان و بدہ

مریض دایم بخواند شفا یابد

ای در صفت ذات تو حیران کہ و مہ — از جملہ جہاں خدمت درگاہ تو بہ
علت تو ستانی و شفا ہم تو دہی — یارب تو بہ فضل خویش بستان و بدہ

ترجمہ: چھوٹے اور بڑے سب تیری ذات کی صفات میں حیران ہیں۔ تیری درگاہ کی خدمت پوری دُنیا سے بہتر ہے۔ بیماری بھی تو واپس لیتا ہے اور شفا بھی تو ہی دیتا ہے، اے اللہ! تو اپنے فضل سے بیماری دور کر دے اور شفا عطا کر دے۔

◄◄◄◄●►►►►

{بہ جہت دفع جمیع امراض و علل مریض، مریض دایم بخواند شفا یابد}

ترجمہ: مریض کی جملہ بیماریوں اور امراض کے دفع ہونے کے لئے اگر مریض مسلسل اس کا ورد رکھے گا شفا پائے گا۔

Rs: 300

ISBN # 978-969-9543-32-6